U93059 12-12-09

Title - BAAGH-O-BAHAAR. (Edition-4).

Creator - Meer Amman Dehelvi

Publisher - William Watson (London).

Date - 1860

Pages - 259, 120

Subjects - Urdu Dastan.

باغ و بہار

THE

BĀGH O BAHĀR

FOR THE

EXAMINATION OF MILITARY OFFICERS

AND OTHERS

BY THE

Higher and Lower Standards.

Published by Authority.

UNDER THE EDITORSHIP OF
MAJOR D. C. PHILLOTT, 23RD CAVALRY F.F.,
Secretary, Board of Examiners, Calcutta.

FOURTH EDITION.

CALCUTTA:
PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.
1905.

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* باغ و بہار *

سبحان اللہ! کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مُٹھی خاک سے کیا کیا صورتین اور مٹی کی مورتین پیدا کین! باوجود دو رنگ کے ایک گورا ایک کالا- اور یہی ناک کان ہاتھہ پاؤن سبکو دیئے ہین- تسپر رنگ برنگ کی شکلین جدی جدی بنائین- کہ ایک کی سج دھج سے دوسرے کا ڈیل ڈول ملتا نہین- کروڑون خلقت مین جسکو چاہئے پہچان لیجئے * آسمان اُسکے دریاے وحدت کا ایک بُلبُلا ہی اور زمین پانی کا بتاشا- لیکن یہہ تماشا ہی کہ سمندر

ہزارون لہرین مارتا ہی پر اُسکا بال بیکا نہین کر سکتا * جسکی یہہ قدرت اور سکت ہو -
اُسکی حمد و ثنا مین زبان اِنسان کی گویا گونگی ہی * کہے تو کیا کہے ! بہتر یون ہی کہ جس بات مین دم نہ مار سکے چپکا ہو رہے *

* عرش سے لے فرش تک جسکا کہ یہہ سامان ہی *
* حمد اُسکی گر لکھا چاہون تو کیا اِمکان ہی *
* جب پیمبر نے کہا ہو مین نے پہچانا نہین *
* پھر جو کوئی دعوی کرے اِسکا بڑا نادان ہی *
* رات دن یہہ مہر و مہ پھرتے ہین صنعت دیکھتے *
* ہر اِک واحد کی صورت دیدۂ حیران ہی *
* جسکا ثانی اور مقابل ہی نہ ہو ویگا کبھو *
* ایسے یکتا کو خدائی سب طرح شایان ہی *
* لیکن اِتنا جانتا ہون خالق و رازق ہی وہ *
* ہر طرح سے مجھہ پر اُسکا لطف اور احسان ہی *

اور درود اُسکے دوست پر جسکی خاطر زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور درجہ رسالت کا دیا *

* جسم پاک مصطفیٰ اللہ کا اک نور ہی *
* اس لئے پر چھائین اُس قدکی نہ تھي مشہور ہی *
* جو صلہ میرا کہان اِتنا جو نعت اُسکي کہون *
* پر سخن گویون کا یہہ بھی قاعدہ دستور ہی *
اور اُسکي آل پر صلوٰۃ و سلام جو ہین بارہ اِمام *
* حمد حق اور نعت احمد کو یہان کرا نصرام *
* اب مین آغاز اُسکي کرتا ہون جو ہی منظور کام *
* یا الٰہي واسطے اپنے نبی کی آل کے *
* کر یہہ میري گفتگو مقبول طبع خاص و عام *

منشا اِس تالیف کا یہہ ہی - کہ ایک ہزار دو سو پندرہ سنہ ہجری اور اٹھارہ سی ایک سال عیسوي مُطابق ایک ہزار دو سو سات برس فصلي کے عہد مین اشرف الاشراف مارکویس ولزلی گورنر جنرل لارڈ مارنینگٹن صاحب کے (جنکی تعریف مین عقل حیران اور فہم سرگردان ہی * جتنے وصف سردارون کو چاہئیے اُنکي ذات مین خدا نے جمع کئے ہین * غرض قسمت کی خوبي اِس ملک کی

تھي جو ایسا حاکم تشریف لایا جسکے قدم کے فیض سے ایک عالم نے آرام پایا - مجال نہین کہ کوئي کسي پر زبردستي کر سکے - شیر اور بکري ایک گھاٹ مین پاني پیتے ہین - سارے غریب غربا دعا دیتے ہین اور جیتے ہین) چرچا علم کا پھیلا - صاحبان ذیشان کو شوق ہوا کہ اُردو کي زبان سے واقف ہوکر ہندوستانیون سے گفت و شنود کرین اور ملکي کام کو بہ آگاہي تمام انجام دین - اِسواسطے کتنی کتابین اِسي سال بموجب فرمایش کے تالیف ہوئین *

جو صاحب دانا اور ہندوستان کي زبان بولنے والے ہین - اُنکي خدمت مین گذارش کرتا ہون - کہ قصّہ چار درویش کا ابتدا مین امیر خسرو دہلوي نے اِس تقریب سے کہا کہ حضرت نظام الدین اولیا زري زر بخش جو اُنکے پیر تھے (اور درگاہ اُنکي دلی مین قلعہ سے تین کوس لال دروازے کے باہر متیا دروازے سے آگے لال بنگلے کے پاس ہي) اُنکي طبیعت ماندي

ہوئی - تب مُرشد کے دل بہلانے کے واسطے امیر خسرو یہہ قصہ ہمیشہ کہتے - اور بیمارداری میں حاضر رہتے * اللہ نے چند روز میں شفا دی - تب اُنھوں نے غسل صحت کے دن یہہ دعا دی - کہ جو کوئی اِس قصے کو سنیگا - خدا کے فضل سے تندرست رہیگا - جب سے یہہ قصہ فارسی میں مروج ہوا *

اب خداوند نعمت صاحب مروت نجیبوں کے قدردان - جان گلکرسٹ صاحب نے (کہ ہمیشہ اقبال اُنکا زیادہ رہے جب تک گنگا جمنا بہے) لُطف سے فرمایا کہ قصے کو ٹھیٹھ ہندوستانی گفتگو میں جو اُردو کے لوگ ہندو - مسلمان - عورت - مرد - لڑکے بالے - خاص و عام آپس میں بولتے چالتے ہیں ترجمہ کرو * مُوافق حُکم حضور کے میں نے بھی اُسی مُحاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہی *

پہلے اپنا احوال یہہ عاصی گنہگار میر امّن دِلّی والا بیان کرتا ہی کہ میرے بزرگ ہمایون بادشاہ

کے عہد سے ہر ایک بادشاہ کی رکاب میں پشت
بہ پشت جان فشانی بجا لاتے رہے - اور وہ بھی
پرورش کی نظر سے قدردانی جتنی چاہئے فرماتے رہے *
جاگیر و منصب اور خدمات کی عنایات سے سرفراز
کر کر مالا مال اور نہال کر دیا - اور خانہ زاد موروثی
اور منصبدار قدیمی زبان مبارک سے فرمایا - چنانچہ یہہ
لقب بادشاہی دفتر مین داخل ہوا * جب ایسے
گھر کی (کہ سارے گھر اس گھر کے سبب آباد تھے)
یہہ نوبت پہنچی کہ ظاہر ہی - (عیان را چہ بیان ؟)
تب سورجمل جاٹ نے جاگیر کو ضبط کر لیا - احمد شاہ
دُرّانی نے گھر بار تاراج کیا * ایسی ایسی تباہی
کھاکر ویسے شہر سے (کہ وطن اور جنم بھوم میرا ہی -
اور آنول نال وہین گڑا ہی) جلا وطن ہوا - اور
ایسا جہاز (کہ جسکا ناخدا بادشاہ تھا) غارت ہوا *
مین بیکسی کے سمندر مین غوطہ کھانے لگا - ڈوبتے
کو تنکے کا آسرا بہت ہی - کتنے برس بلدۂ عظیم آباد
مین دم لیا - کچھہ بنی کچھہ بگڑی * آخر وہان سے بھی

پاؤن اُکھڑے - روزگار نے موافقت نکي - عیال و اطفال کو چھوڑ کر تن تنہا کشتي پر سوار ہو اشرف البلاد کلکتے مین آب و دانے کے زور سے آ پہنچا * چندے بیکاري گذري - اِتفاقاً نواب دلاور جنگ نے بلوا کر اپنے چھوٹے بھائي میر محمد کاظم خان کي اتالیقي کے واسطے مقرر کیا * قریب دو سال کے وہان رہنا ہوا - لیکن نباہ اپنا ندیکھا * تب منشي میر بہادر علي جي کے وسیلے سے حُضور تک جان گلکرست صاحب بہادر دام اقبالہ کے رسائی ہوئی * بارے طالع کي مدد سے ایسے جوان مرد کا دامن ہاتھ لگا ہی - چاہئے کہ دن کچھ بھلے آوین - نہین تو یہہ بھي غنیمت ہی کہ ایک ٹکڑا کھا کر پانون پھیلا کر سو رہتا ہون - اور گھر مین دس آدمي چھوٹے بڑے پرورش پاکر دُعا اِس قدر دان کو کرتے ہین - خدا قبول کرے *

حقیقت اُردو زبان کي بزرگون کے منہہ سے یون سني ہی کہ دلّي شہر ہندوؤن کے نزدیک

چوجگی ہی - اُنھون کے راجہ پرجا قدیم سے وہان رہتے تھے اور اپني بھاکھا بولتے تھے * ہزار برس سے مسلمانون کا عمل ہوا - سلطان محمود غزنوي آیا - پھر غوری اور لودي بادشاہ ہوئے - اِس آمد و رفت کے باعث کچھہ زبانون نے ہندو مسلمان کی آمیزش پائي * آخر امیر تیمور نے (جنکے گھرانے مین اب تلک نام نہاد سلطنت کا چلا جاتا ہی) ہندوستان کو لیا - اِن کے آنے اور رہنے سے لشکر کا بازار شہر مین داخل ہوا - اِس واسطے شہر کا بازار اُردو کہلایا * پھر ہمایون بادشاہ پٹھانون کے ہاتھہ سے حیران ہوکر ولایت گئے - آخر وہان سے آنکر پسماندون کو گوشمالی دی - کوئی مفسد باقي نہ رہا کہ فساد برپا کرے *

جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تب چارون طرف کے مُلکون سے سب قوم قدر داني اور فیض رساني اِس خاندان لاثاني کی سنکر حضور مین آکر جمع ہوئے - لیکن ہر ایک کی گویائی اور بولی جُدی جُدی تھي * اِکٹھے ہونے سے آپس مین لین دین سودا سلف سوال جواب کرتے

ایک زبان اُردو کی مقرّر ہوئی * جب حضرت شاہ جہان صاحب قِران نے قلعۂ مبارک اور جامع مسجد اور شہر پناہ تعمیر کروایا - اور تخت طاؤس مین جواہر جڑوایا اور دل بادل ساخیمہ چوبون پر ایستادہ کر طنابون سے کھنچوایا - اور نواب علی مردان خان نہر کو لیکر آیا - تب بادشاہ نے خوش ہو کر جشن فرمایا اور شہر کو اپنا دار الخلافت بنایا * تب سے شاہ جہان آباد مشہور ہوا (اگرچہ دلّی جدُی ہی - وہ پرانا شہر اور یہہ نیا شہر کہلاتا ہی) اور وہان کے بازار کو اُردوے معلّا خطاب دیا *

امیر تیمور کے عہد سے محمد شاہ کی بادشاہت بلکہ احمد شاہ اور عالمگیر ثانی کے وقت تک پیڑھی بہ پیڑھی سلطنت یکسان چلی آئی - ندان زبان اُردو کی منجتے منجتے ایسی منجی کہ کسو شہر کی بولی اُس سے ٹکّر نہین کھاتی * لیکن قدردان مُنصف چاہئے جو تجویز کرے - سو اب خدا نے بعد مُدّت کے جان گلکرسٹ صاحب سا دانا نکُتہ رس پیدا کیا کہ جنھون نے اپنے گیان اور اُگت سے اور تلاش و محنت سے قاعدون کی کتابین تصنیف

کین * اِس سبب سے ہندوستان کی زبان کا ملکون مین رواج ہوا - اور نئے سر سے اِسکی رونق زیادہ ہوئی - نہین تو اپنی دستار و گفتار و رفتار کو کوئی برا نہین جانتا * اگر ایک گنوار سے پوچھئے تو شہر والے کو نام رکھتا ہی - اور اپنے تئین سب سے بہتر سمجھتا ہی * خیر - عاقلان خود میدانند *

جب احمد شاہ ابدالی کابُل سے آیا اور شہر کو لُٹوایا - شاہ عالم پورب کی طرف تھے - کوئی وارث اور مالک ملک کا نہ رہا - شہر بے سر ہو گیا * سچ ہی - بادشاہت کے اقبال سے شہر کی رونق تھی - ایکبارگی تباہی پڑی * رئیس وہان کے مین کہین اور تم کہین ہو کر جہان جسکے سینگ سمائے وہان نکل گئے * جس مُلک مین پہُنچے وہان کے آدمیون کے ساتھہ سنگت سے بات چیت مین فرق آیا - اور بہت ایسے ہین کہ دس پانچ برس کِسُو سبب سے دلّی مین گئے اور رہے - وہ بھی کہان تلک بول سکینگے - کہین نہ کہین چوک ہی جائینگے * اور جو شخص سب آفتین سہکر دلّی کا روڑا ہو کر رہا - اور دس

پانچ پشتین اسی شہر مین گذرین - اور اسنے دربار امراؤن کے اور میلے ٹھیلے عرس چھڑیان سیر تماشا اور کوچہ گردی اس شہر کی مدت تلک کی ہوگی اور وہان سے نکلنے کے بعد اپنی زبان کو لحاظ مین رکھا ہوگا - اسکا بولنا البتہ ٹھیک ہی * یہہ عاجز بھی ہر ایک شہر کی سیر کرتا اور تماشا دیکھتا یہان تک پہنچا ہی *

شروع قصّے کا

اب آغاز قصّے کا کرتا ہون - ذرا کان دھر کر سنو اور منصفی کرو * سیر مین چار درویش کی یون لکھا ہی - اور کہنے والے نے اسطرح کہا ہی - کہ آگے روم کے ملک مین کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیروان کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت اسکی ذات مین تھی * نام اسکا آزادبخت تھا - اور شہر قسطنطنیہ (جسکو استنبول کہتے ہین) اسکا پایہ تخت تھا * اسکے وقت مین رعیت آباد - خزانہ معمور - لشکر مرفّہ - غریب غربا آسودہ - ایسے چین سے گذران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر

مین دن عید اور رات شب برات تھي * اور جتنے چور
چکار - جیب کترے - صبح خیز ے - اٹھائی گیرے - دغا باز تھے سبکو نیست و نابود کرکر نام و نشان انکا
ملک بھر مین نہ رکھا تھا * ساری رات دروازے گھرونکے
بند نہ ہوتے اور دوکانین بازار کي کھلي رہتین * راہي مسافر
جنگل میدان مین سونا اچھالتے چلے جاتے - کوئی نہ پوچھتا
کہ تمھارے منھہ مین کئے دانت ہین اور کہان جاتے ہو ؟

اُس بادشاہ کے عمل مین ہزارون شہر تھے - اور
کئي سلطان نعلبندي دیتے * ایسي بڑي سلطنت پر ایک
ساعت اپنے دل کو خدا کي یاد بندگي سے غافل نہ کرتا -
آرام دنیا کا جو چاہئے سب موجود تھا - لیکن ایک فرزند کہ
زندگاني کا پھل ہی اُسکي قسمت کے باغ مین نہ تھا *
اِس خاطر اکثر فکرمند رہتا - اور پانچون وقت کي نماز کے
بعد اپنے کریم سے کہتا - اے اللہ ! مجھہ عاجز کو تو نے اپني
عنایت سے سب کچھہ دیا - لیکن ایک اِس اندھیرے
گھر کا دیا نہ دیا * یہي ارمان جي مین باقي ہی کہ میرا
نام لیوا اور پاني دیوا کوئي نہین - اور تیرے خزانہ

غیب میں سب کچھہ موجود ہی * ایک بیٹا جیتا جاگتا مجھے دے تو میرا نام اور اِس سلطنت کا نشان قایم رہے *

اِسی اُمید میں بادشاہ کی عمر چالیس برس کی ہوگئی * ایک دن شیش محل میں نماز ادا کرکر وظیفہ پڑھہ رہے تھے - ایکبارگی آئینے کی طرف خیال جو کرتے ہیں - تو ایک سفید بال موچھون میں نظر آیا کہ مانند تارِ مُقَیش کے چمک رہا ہی * بادشاہ دیکھہ کر آبدیدہ ہوئے اور ٹھنڈی سانس بھری * پھر دل میں اپنے سوچ کیا کہ افسوس! تو نے اِتنی عمر ناحق برباد دی - اور اِس دنیا کی حرص میں ایک عالم کو زیر و زبر کیا * اِتنا مُلک جو تو نے لیا اب تیرے کس کام آویگا؟ آخر یہہ سارا اسباب کوئی دوسرا اُڑاویگا * تجھے تو پیغام موت کا آچُکا - اگر کوئی دن جئے بھی تو بدن کی طاقت کم ہوگی - اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ میری تقدیر میں نہیں لکھا کہ وارث چھتر اور تخت کا پیدا ہو * آخر

ایک روز مرنا ہی اور سب کچھ چھوڑ جانا ہی
اِس سے یہی بہتر ہی کہ میں ہی اِسے چھوڑ دون -
اور باقی زندگی اپنے خالق کی یاد میں کاٹون *
یہہ بات اپنے دل مین ٹھہرا کر پائین باغ مین جاکر
سب مجرائیون کو جواب دیکر فرمایا - کہ کوئی آج سے
میرے پاس نہ آوے - سب دیوان عام مین
آیا جایا کرین اور اپنے کام مین مستعد رہین * یہہ
کہکر آپ ایک مکان مین جا بیٹھے اور مُصلّا بچھا کر
عبادت مین مشغول ہوئے * سواے رونے اور
آہ بھرنے کے کچھ کام نہ تھا * اِسی طرح بادشاہ
آزادبخت کو کئی دن گذرے - شام کو روزہ کھولنے
کے وقت ایک چھوہارا کھاتے اور تین گھونٹ پانی
پیتے - اور تمام دن رات جاے نماز پر پڑے رہتے *
اِس بات کا باہر چرچا پھیلا - رفتہ رفتہ تمام ملک مین خبر
گئی کہ بادشاہ نے بادشاہت سے ہاتھ کھینچکر گوشہ
نشینی اختیار کی * چارون طرف غنیمون اور مفسدون
نے سر اُٹھایا - اور قدم اپنی حد سے بڑھایا * جسنے چاہا

مُلک دبا لیا اور سرانجام سرکشی کا کیا * جہان کہین حاکم تھے اُنکے حکم مین خلل عظیم واقع ہوا * ہر ایک صوبے سے عرضی بد عملگی کی حضور مین پہنچی * درباری اُمرا جتنے تھے جمع ہوئے اور صلاح مصلحت کرنے لگے *

آخر یہہ تجویز ٹھہری - کہ نوّاب وزیر عاقل اور دانا ہی - اور پادشاہ کا مقرّب اور معتمد ہی - اور درجے مین بھی سب سے بڑا ہی - اُسکی خدمت مین چلین - دیکھین وہ کیا مناسب جانکر کہتا ہی * سب عمدہ امیر وزیر کے پاس آئے اور کہا - بادشاہ کی یہہ صورت اور مُلک کی وہ حقیقت - اگر چندے اور تغافل ہوا تو اس محنت کا مُلک لیا ہوا مفت مین جاتا رہیگا - پھر ہاتھہ آنا بہت مشکل ہی * وزیر پرانا قدیم نمک حلال اور عقلمند - نام بھی خرد مند اِسم بامسمّی تھا - بولا - اگرچہ بادشاہ نے حضور مین آنے کو منع کیا ہی - لیکن تم چلو مین بھی چلتا ہون - خدا کرے بادشاہ کی مرضی مین آوے جو روبرو بُلاوے * یہہ کہکر سبکو اپنے ساتھہ دیوان عام تک لایا - اُن کو وہان چھوڑکر آپ دیوان

خاص مین آیا - اور بادشاہ کی خدمت مین محلّي کے ہاتھہ کہلا بھیجا - کہ یہہ پیسر غلام حاضر ہی - کئي دنون سے جمالِ جہان آرا نہین دیکھا - اُمیدوار ہون کہ ایک نظر دیکھہ کر قدم بوسي کرون - تو خاطر جمع ہو * یہہ عرض وزیر کی بادشاہ نے سنی - از بسکہ قدامت اور خیرخواہی اور تدبیر اور جان نثاري اُسکي جانتے تھے - اور اکثر اُسکي بات مانتے تھے - بعد تامُّل کے فرمایا - خردمند کو بلا لو * بارے جب پروانگي ہوئی - وزیر حضور مین آیا - آداب بجا لایا اور دست بستہ کھڑا رہا * دیکھا تو بادشاہ کي عجب صورت بن رہي ہی کہ زار بزار رونے اور دُبلا پے سے آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین - اور چہرہ زرد ہو گیا ہی *

خردمند کو تاب نہ رہي - بے اختیار دوڑ کر قدمون پر جا گرا * بادشاہ نے ہاتھہ سے سر اُسکا اُٹھایا اور فرمایا - لو - مجھے دیکھا - خاطر جمع ہوئی ؟ اب جاؤ - زیادہ مجھے نہ ستاؤ - تم سلطنت کرو * خردمند سنکر ڈاڑھہ مار کر رویا اور عرض کي - غلام کو آپ کے تصدق اور سلامتي

سے ہمیشہ بادشاہت میسّر ہی - لیکن جہان پناہ کی یک بیک اِس طرح کی گوشہ گیری سے تمام ملک مین تہلکہ پڑ گیا ہی اور انجام اِسکا اچھا نہین * یہہ کیا خیال مزاجِ مبارک مین آیا؟ اگر اِس خانہ زاد موروثی کو بھی محرم اِس راز کا کیجئے تو بہتر ہی - جو کچھ عقل ناقص مین آوے التماس کرے * غلامون کو جو یہہ سرفرازیان بخشی ہین - اِسی دن کے واسطے کہ بادشاہ عیش و آرام کرین اور نمک پروردے تدبیر مین ملک کی رہین * خدا نخواستہ جب فکر مزاجِ عالی کے لاحق ہوئی تو بندہاے بادشاہی کس دن کام آوینگے؟ بادشاہ نے کہا سچ کہتا ہی - پر جو فکر میرے جی کے اندر ہی سو تدبیر سے باہر ہی *

سُن اے خردمند میری ساری عمر اِسی ملک گیری کے دردِ سر مین کٹی - اب یہہ سن و سال ہوا - آگے موت باقی ہی - سو اِسکا بھی پیغام آیا - کہ سیاہ بال سفید ہو چلے * وہ مثل ہی - ساری رات سوئے - اب صبح کو بھی نہ جاگین؟ اب تک ایک بیٹا پیدا نہوا جو میری خاطر

جمع ہوتي - اِسس لئے دل سخت اُداس ہوا - اور مین سب کچھہ چھوڑ بیٹھا - جسکا جي چاہے ملک لے یا مال لے - مجھے کچھہ کام نہین - بلکہ کوئي دن مین یہہ اِرادہ رکھتا ہون کہ سب چھوڑ چھاڑ کر جنگل اور پہاڑون مین نکل جاؤن اور منہہ اپنا کسو کو نہ دِکھاؤن - اِسي طرح یہہ چند روز کي زندگي بسر کرون * اگر کوئي مکان خوش آیا تو وہان بیٹھہ کر بندگي اپنے معبود کی بجا لاؤن * شاید عاقبت بخیر ہو * اور دنیا کو تو خوب دیکھا - کچھہ مزہ نہ پایا * اتني بات بولکر اور ایک آہ بھر کر بادشاہ چپ ہوئے *

خرد مند اُنکے باپ کا وزیر تھا - جب یے شہزادے تھے تب سے محبّت رکھتا تھا - علاوہ دانا اور نیک اندیش تھا * کہنے لگا - خدا کي جناب سے نااُمید ہونا ہرگز مناسب نہین - جسنے ہیجدہ ہزار عالم کو ایک حکم مین پیدا کیا - تمھین اولاد دینی اُسکے نزدیک کیا بڑي بات ہی ؟ قبلۂ عالم اِس تصورِ باطل کو دل سے دور کرو - نہین تو تمام عالم درہم برہم ہوجاویگا * اور یہہ سلطنت

کہ کس کس محنت اور مشقت سے تمہارے بزرگون نے اور تمنے پیدا کیی ہی! ایک ذرہ مین ہاتھ سے نکل جاویگی - اور بے خبری سے ملک ویران ہوجایگا* خدا نہ خواستہ بدنامی حاصل ہوگی * اسپر بھی بازپرس روز قیامت کے ہوا چاہے - کہ تجھے بادشاہ بناکر اپنے بندون کو تیرے حوالے کیا تھا - تو ہماری رحمت سے مایوس ہوا اور رعیت کو حیران پریشان کیا * اس سوال کا کیا جواب دوگے؟ پس عبادت بھی اُس روز کام نہ آویگی - اس واسطے کہ آدمی کا دل خدا کا گھر ہی - اور بادشاہ فقط عدل کے واسطے پوچھے جاینگے * غُلام کی بے ادبی معاف ہو - گھر سے جانا اور جنگل جنگل پھرنا کام جوگیون اور فقیرون کا ہی - نہ کہ بادشاہون کا * تم اپنے جوگا کام کرو - خدا کی یاد اور بندگی جنگل پہاڑ پر موقوف نہین * آپ نے یہہ بیت سنی ہوگی -

خدا اِس پاس یہہ ڈہونڈھے جنگل مین
ڈھنڈہورا شہر مین - لڑکا بغل مین

اگر منصفی فرمایئے اور اس فدوی کی عرض قبول

کیجئے - تو بہتر یون ہی کہ جہان پناہ ہر دم اور ہر ساعت
دھیان اپنا خدا کی طرف لگا کر دعا مانگا کرین * اُسکی درگاہ
سے کوئی محروم نہین رہا * دنکو بند و بست ملک کا اور
انصاف عدالت غریب غربا کی فرمائین - تو بندے خدا کے
دامن دولت کے سائےمین با امن و امان خوش گذران
رہین - اور رات کو عبادت کیجئے - اور درود پیغمبر
خدا کی روح پاک کو نیاز کرکر درویش گوشہ نشین
متوکلون سے مدد لیجئے - اور روز راتب - اسیر-
عیال دارون - محتاجون - اور رانڈ بیواؤن کو کرو دیجئے *
ایسے اچھے کامون اور نیک نیتو نکی برکت سے خدا چاہے
تو اُمید قوی ہی - کہ تمہارے دل کے مقصد اور مطالب
سب پورے ہون - اور جس واسطے مزاج عالی مکدر
ہو رہا ہی - وہ آرزو بر آوے - اور خوشی خاطر شریف کو
ہو جاوے * پروردگار کی عنایت پر نظر رکھئے - کہ وہ
ایک دم مین جو چاہتا ہی کرتا ہی * بارے خردمند وزیر
کی ایسی ایسی عرض معروض کرنے سے آزاد بخت
کے دل کو ڈھارس بندھی * فرمایا - اچھا تو جو کہتا ہی - بھلا

یہہ بھي کرد یکھےہین - آگے جو اللہ کي مرضي ہی سو ہوگا *
جب بادشاہ کے دل کو تسلی ہوئي - تب وزیر سے پوچھا کہ اور سب امیر و دبیر کیا کرتے ہین اور کس طرح ہین ؟ اُسنے عرض کی - سب ارکان دولت قبلۂ عالم کے جان و مال کو دُعا کرتے ہین * آپ کی فکر سے سب حیران و پریشان ہو رہے ہین * جمال مبارک اپنا دکھائیے تو سب کی خاطر جمع ہووے * چنانچہ اِس وقت دیوانِ عام مین حاضر ہین * یہہ سُنکر بادشاہ نے حکم کیا - اِنشاء اللہ تعالی کال دربار کرونگا - سبکو کہہ دو - حاضر رہین * خردمند یہہ وعدہ سنکر خوش ہوا - اور دونون ہاتھہ اُٹھا کر دعا دي - کہ جب تک یہہ زمین و آسمان برپا ہین - تمہارا تاج و تخت قائم رہے * اور حضور سے رخصت ہوکر خوشي خوشي باہر نکلا - اور یہہ خوش خبري اُمراؤن سے کہي - سب امیر ہنسي خوشي گھر کو گئے * سارے شہر مین آنند ہو گیا - رعیت پرجا مگن ہوئے کہ کال بادشاہ دربارِ عام کریگا * صبح کو سب خانہ زاد اعلی ادنی - اور ارکانِ دولت - چھوتے بڑے اپنے اپنے پائے اور مرتبے پر آکر کھڑے

ہوئے اور منتظر جلوۂ پادشاہی کے تھے *

جب پہر دن چڑھا ایکبارگی پردہ اُٹھا - اور بادشاہ نے برآمد ہوکر تختِ مبارک پر جلوس فرمایا * نوبت خانے مین شادیانے بجنے لگے * سبھون نے نذرین مبارکباد کی گذرانین اور مجراگاہ مین تسلیمات و کورنشات بجالائے * موافق قدر و منزلت کے ہر ایک کو سرفرازی ہوئی - سب کے دلکو خوشی اور چین ہوا * جب دوپہر ہوئی - برخاست ہوکر اندرونِ محل داخل ہوئے - خاصہ نوش جان فرماکر خوابگاہ مین آرام کیا * اُس دن سے پادشاہ نے یہی مقرر کیا کہ ہمیشہ صبح کو دربار کرنا - اور تیسرے پہر کتاب کا شغل یا ورد وظیفہ پڑھنا اور خدا کی درگاہ مین توبہ اِستغفار کرکرا اپنے مطلب کی دعا مانگنی *

ایک روز کتاب مین لکھا دیکھا - کہ اگر کسی شخص کو غم یا فکر ایسی لاحق ہو - کہ اُسکا علاج تدبیر سے نہو سکے - تو چاہئے کہ تقدیر کے حوالے کرے - اور آپ گورستان کی طرف رجوع کرے - درود - طفیل پیغمبر کی روح کے - اُنکو بخشے - اور اپنے تئین نیست و نابود

سمجھہ کر دل کو اِس غفلتِ دنیاوي سے ہُشیار رکھے - اور عبرت سے رووے - اور خدا کي قدرت کو دیکھے - کہ مجھہ سے آگے کیسے کیسے صاحبِ ملک و خزانہ اِس زمین پر پیدا ہوئے ! لیکن آسمان نے سب کو اپني گردش مین لاکر خاک مین ملا دیا * یہہ کہاوت ہی -

چلتي چکّي دیکھہ کر دیا کبیرا رو
دو پاٹن کے بیچ آ - ثابت گیا نہ کو

اب جو دیکھئے سوا ے ایک مٹّي کے ڈھیر کے اُن کا کچھہ نشان باقي نہ رہا - اور سب دولت دنیا - گھربار - آل اولاد - آشنا دوست - نوکر چاکر - ہاتھي گھوڑے - چھوڑکر اکیلے پڑے ہین * یہہ سب اُن کے کچھہ کام نہ آیا - بلکہ اب کوئی نام بھي نہین جانتا کہ یے کون تھے - اور قبر کے اندر کا احوال معلوم نہین کہ کیڑے - مکوڑے - چیونٹي - سانپ اُن کو کھا گئے - یا اُن پر کیا بیتي - اور خدا سے کیسي بني * یے باتین اپنے دل مین سوچ کر ساري دنیا کو پایکھنے کا کھیل جانے * تب اُسکے دل کا غنچہ ہمیشہ شگفتہ رہیگا - کسو حالت مین

پر مردہ نہوگا * یہہ نصیحت جب کتاب میں مطالعہ کی۔
پادشاہ کو خردمند وزیر کا کہنا یاد آیا - اور دونون کو مطابق
پایا * یہہ شوق ہوا کہ اسپر عمل کرون - لیکن سوار ہوکر
اور بھیڑ بھاڑ لیکر پادشاہون کی طرح سے جانا اور پھرنا
مناسب نہیں * بہتر یہہ ہی کہ لباس بدل کر رات
کو اکیلے مقبرون میں یا کسی مرد خدا گوشہ نشین کی
خدمت میں جایا کرون اور شب بیدار رہون - شاید
ان مردون کے وسیلے سے دنیا کی مراد اور عاقبت کی
نجات میسّر ہو *

یہہ بات دل میں مقرر کرکر ایک روز رات کو موتے
جھوتے کپڑے پہن کر کچھہ روپئے اشرفی لیکر چپکے قلعے سے
باہر نکلے اور میدان کی راہ لی - جاتے جاتے ایک گورستان
میں پہنچے - نہایت صدق دل سے درود پڑھ رہے تھے
اور اُس وقت باد تند چل رہی تھی - بلکہ آندھی کہا
چاہئے * ایکبارگی بادشاہ کو دور سے ایک شعلہ سا
نظر آیا - کہ مانند صُبح کے تارے کے روشن ہی * دل میں
اپنے خیال کیا کہ اِس آندھی اور اندھیرے میں یہہ

روشني خالي حکمت سے نہين * آيا يہہ طلسم ہى؟ کہ اگر
پھٹکري اور گندک کو چراغ مين بتي کے آس پاس
چھڑک ديجئے - تو کيسي ہي ہوا چلے چراغ گل نہوگا - يا کسو
ولي کا چراغ ہى کہ جلتا ہى - جو ہو سو ہو چل کر ديکھا
چاہئے * شايد اِس شمع کے نور سے ميرے بھي گھر کا
چراغ روشن ہو - اور دل کي مُراد ملے * يہہ نيت کرکے
اُس طرف کو چلے - جب نزديک پہنچے - ديکھا تو چار فقير
بے نوا کفنيان گلے مين ڈالے - اور سر زانو پر دھرے -
عالم بے ہوشي مين خاموش بيٹھے ہين - اور اُنکا
يہہ عالم ہى جيسے کوئي مسافر اپنے ملک اور قوم سے
بچھڑکر - بيکسي اور مفلسي کے رنج و غم مين گرفتار ہوکر
حيران رہ جاتا ہى * اسي طرح سے يے چارون نقشِ
ديوار ہو رہے ہين - اور ايک چراغ پتھر پر دھرا ٹمٹما
رہا ہى - ہرگز ہوا اُسکو نہين لگتي - گويا فانوس اُسکي
آسمان بنا ہى - کہ بے خطرے جلتا ہى *

آزاد بخت کو ديکھتے ہي يقين آيا کہ مقرر تيري
آرزو اِن مردان خدا کے قدم کي برکت سے بر آويگي -

اور تیری اُمید کا سوکھا درخت اِنکی توجہ سے ہرا ہوکر پھلیگا * انکی خدمت میں چلکر اپنا احوال کہہ - اور مجلس کا شریک ہو - شاید مجھہ پر رحم کھاکر دعا کرین جو بے نیاز کے یہان قبول ہو * یہہ اِرادہ کر کرچاہا کہ قدم آگے دھرے - وہین عقل نے سمجھایا کہ اے بے وقوف! جلدی نہ کر - ذرہ دیکھہ لے - تجھے کیا معلوم ہے کہ یے کون ہین اور کہان سے آئے ہین؟ اور کدھر جاتے ہین؟ کیا جانین یے دیو ہین یا غولِ بیابانی ہین - کہ آدمی کی صورت بنکر باہم مل بیٹھے ہین؟ ہرصورت جلدی کرنا اور اُنکے درمیان جاکر مخل ہونا خوب نہین * ابھی ایک گوشے مین چھپ کر حقیقت اِن درویشون کی جاننا چاہئے * آخر پادشاہ نے یہی کیا کہ ایک کونے مین اُس مکان کے چپکا جا بیٹھا کہ کسو کو اسکے آنے کی آہٹ نہ ملی - اور اپنا دھیان اُن کی طرف لگایا کہ دیکھیے آپس مین کیا بات چیت کرتے ہین * اِتفاقاً ایک فقیر کو چھینک آئی - شکر خدا کا کیا - وہ تینون قلندر اُسکی آواز سے چونک پڑے - چراغ کو اُسکایا -

ٹھیک تو روشن تھا - اپنے اپنے بستروں پر حقے بھر کر پینے لگے * ایک اُن آزادون مین سے بولا - ای یارانِ ہم درد و رفیقانِ جہان گرد! ہم چار صورتین آسمان کی گردش سے اور لیل و نہار کے انقلاب سے دربدر خاک بسر ایک مدت پھرین * الحمد للہ کہ طالع کی مدد اور قسمت کی یاوری سے آج اِس مقام پر باہم ملاقات ہوئی * اور کل کا احوال کچھ معلوم نہین کہ کیا پیش آوے - ایک گمت رہین یا جدا جدا ہوجاوین * رات بڑی پہاڑ ہوتی ہی - ابھی سے پڑ پڑ رہنا خوب نہین - اِس سے بہتر ہی کہ اپنی اپنی سرگذشت جو اِس دنیا مین جس پر بیتی ہو (بشرطیکہ جھوٹھ اُس مین کوڑی بھر نہو) بیان کرے - تو باتون مین رات کٹ جائے * جب تھوڑی شب باقی رہے تب لوٹ پوٹ رہینگے * سبھون نے کہا - یا ہادی! جو کچھ اِرشاد ہوتا ہی ہم نے قبول کیا * پہلے آپ ہی اپنا احوال جو دیکھا ہی شروع کیجئے - تو ہم مستعد ہون *

سیر پہلے درویش کی

پہلا درویش دوزانو ہو بیٹھا اور اپنی سیر کا قصّہ اسطرح سے کہنے لگا * یا معبود اللہ! ذرہ اِدھر متوجہ ہو- اور ماجرا اِس بے سروپا کا سنو *

یہہ سرگذشت میری ذرہ کان دھر سنو
مجھکو فلک نے کردیا زیر و زبر سنو
جو کچھ کہ پیش آئی ہی شدت مرے تئین
اُسکا بیان کرتا ہون - تم سر بسر سنو

ای یاران! میری پیدایش اور وطن بزرگون کا مُلکِ یمن ہی * والد اِس عاجز کا ملک التجار خواجہ احمد نام بڑا سوداگر تھا * اُس وقت مین کوئی مہاجن یا بیپاری اُنکے برابر نہ تھا * اکثر شہرون مین کوٹھیان اور گماشتے خرید فروخت کے واسطے مقرر تھے - اور لاکھون روپئے نقد اور جنس مُلک مُلک کی گھر مین موجود تھی * اُن کے یہان دو لڑکے پیدا ہوئے- ایک تو یہی فقیر جو کفنی سیلی پہنے ہوئے مرشدون کی حضوری مین حاضر اور بولتا

ہی * دوسري ایک بہن جسکو قبلہ گاہ نے اپنے
جیتے جي اور شہر کے سوداگر بچے سے شادي کردي تھي *
وہ اپني سسرال مین رہتي تھي * غرض جسکے گھر مین اتني
دولت اور ایک لڑکا ہو - اُسکے لاڈ پیار کا کیا ٹھکانا ہی ؟
مجھہ فقیر نے بڑے چاو چوز سے ماباپ کے سایے مین
پرورش پائي - اور پڑھنا لکھنا سپاہ گري کا کسب و فن -
سوداگري کا بہي کھاتا روزنامہ سیکھنے لگا * چودہ برس تک
نہایت خوشي اور بےفکري مین گذري - کچھہ دُنیا کا
اندیشہ دل مین نہ آیا * یک بیک ایک ہي سال مین
والدین قضاے الہی سے مرگئے *

عجب طرح کا غم ہوا جسکا بیان نہین کرسکتا * ایک بارگي
یتیم ہو گیا * کوئي سرپر بوڑھا بڑا نہ رہا * اِس مُصیبتِ
ناگہاني سے رات دن رویا کرتا - کھانا پینا سب چھوٹ
گیا * چالیس دن جون تون کرکتے - چہلم مین اپنے بیگانے
چھوٹے بڑے جمع ہوئے * جب فاتحہ سے فراغت ہوئي -
سب نے فقیر کو باپ کي پگڑي بندھائي - اور سمجھایا *
دُنیا مین سب کے ماباپ مرتے آئے ہین - اور اپنے تئین

بھی ایک روز مرنا ہی * پس صبر کرو - اپنے گھر کو دیکھو - اب باپ کی جگہہ تم سردار ہوئے - اپنے کار و بار لین دین سے ہشیار رہو * تسلّی دیکر وے رخصت ہوئے * گماشتے کار و باری نوکر چاکر جتنے تھے آن کر حاضر ہوئے - نذرین دین اور بولے - کوٹھی نقد و جنس کی اپنی نظرِ مبارک سے دیکھہ لیجئے * ایک بارگی جو اُس دولتِ بے انتہا پر نگاہ پرّی - آنکھین کھل گئین * دیوان خانے کی تیاری کو حکم کیا * فرّاشون نے فرش فُروش بچھا کر چھت پر دے چلونین تکلّف کی لگا دین - اور اچھے اچھے خدمتگار دیدارو نوکر رکھے * سرکار سے زرق برق کی پوشاکین بنوا دین * فقیر مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھا * ویسے ہی - آدمی غنڈے بھانگرّے - مُفت پر کھانے پینے والے - جھوٹھے - خوشامدیے آکر آشنا ہوئے اور مُصاحب بنے * اُن سے آٹھہ پہر صحبت رہنے لگی * ہر کہین کی باتین اور زٹلین واہی تباہی اِدھر اُدھر کی کرتے - اور کہتے * اِس جوانی کے عالم مین کیتکی کی شراب یا گُلِ گلاب کھنچوائیے - نازنین معشوقون

کو بلوا کر انکے ساتھہ پیجئیے اور عیش کیجئیے *

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہی * ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا * شراب ناچ اور جوئے کا چرچا شروع ہوا * پھر تو یہہ نوبت پہنچی کہ سوداگری بھول کر تماش بینی کا اور دینے لینے کا سودا ہوا * اپنے نوکر اور رفیقون نے جب یہہ غفلت دیکھی - جو جسکے ہاتھہ پڑا اڑا لیا - گویا لوٹ مچا دی * کچھہ خبر نہ تھی کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہی - کہان سے آتا اور کدھر جاتا ہی؟ مالِ مفت دلِ بے رحم * اِس درخرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نکرتا * کئی برس کے عرصے مین ایک بارگی یہہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگوٹی باقی رہی - دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے - اور چمچا بھر خون اپنا ہر بات مین نثار کرتے تھے - کافور ہو گئیے - بلکہ راہ باٹ مین اگر کہین بھینٹ ملاقات ہوجاتی - تو آنکھین چُرا کر مُنہہ پھیر لیتے - اور نوکر چاکر - خدمت گار - بھیلئیے - ڈھالیت - خاص بردار - ثابت خانی - سب چھوڑ کر کنارے لگے * کوئی بات کا پوچھنے والا نرہا جو کہے - یہہ کیا تمھارا

حال ہوا؟ سوا اے غم اور افسوس کے کوئی رفیق نہ ٹھہرا *
اب دمڑی کی ٹھڈیان میسر نہین جو چبا کر پانی پیون - دو تین فاقے کڑا کے کھینچے - تاب بھوکھ کی نہ لا سکا * لاچار بیحیائی کا برقعہ مُنہہ پر ڈالکر یہہ قصد کیا - بہن کے پاس چلئے * لیکن یہہ شرم دلمین آتی تھی - کہ قبلہ گاہ کی وفات کے بعد نہ بہن سے کچھہ سلوک کیا - نہ خالی خط لکھا - بلکہ اُسنے دو ایک خطوط ماتم پرسی اور اشتیاق کے جو لکھے - اُنکا بھی جواب اِس خواب خرگوش مین نہ بھیجا * اِس شرمندگی سے جی تو نہ چاہتا تھا - پر سوا اُس گھر کے اور کوئی ٹھکانا نظر مین نہ ٹھہرا * جون تون پاپیادہ خالی ہاتھہ گرتا پڑتا ہزار محنت سے وے کئی منزلین کاٹ کر ہمشیر کے شہر مین جا کر اُسکے مکان پر پہنچا * اُس ماجائی نے میرا یہہ حال دیکھہ کر بلائین لین اور گلے مل کر بہت روئی * تیل ماش اور کالے تکے مجھہ پر سے صدقے کئے * کہنے لگی - اگرچہ ملاقات سے دل بہت خوش ہوا - لیکن بھیّا! تیری یہہ کیا صورت بنی؟ اُسکا جواب مین کچھہ نہ دے سکا - آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر چُپکا ہو رہا * بہن نے جلدی خاصی پوشاک

سانو اکر حمام میں بھیجا * نہا دھو کر دو کپڑے پہنے * ایک مکان اپنے پاس بہت اچھا تکلف کا میرے رہنے کو مقرر رکیا * صبح شربت اور لوزیات حلوا سوہن پستہ مغزی ناشتے کو - اور تیسرے پہر میوے خشک و تر پھل پھلاری - اور رات دن دونوں وقت پلاو نان قائے کباب تحفہ تحفہ مزے دار منگوا کر اپنے روبرو کھلا کر جاتی - سب طرح خاطرداری کرتی * میں نے ویسی تصدیع کے بعد جو یہہ آرام پایا - خدا کی درگاہ میں ہزار ہزار شکر بجالایا * کئی مہینے اس فراغت سے گذرے کہ پاؤں اُس خلوت سے باہر نہ رکھا *

ایک دن وہ بہن جو بجاے والدہ کے میری خاطر رکھتی تھی کہنے لگی - ای بیرن ! تو میری آنکھوں کی پتلی اور ماباپ کی موئی متی کی نشانی ہی * تیرے آنے سے میرا کلیجا ٹھنڈا ہوا * جب تجھے دیکھتی ہوں باغ باغ ہوتی ہوں * تو نے مجھے نہال کیا - لیکن مردوں کو خدا نے کمانے کے لیئے بنایا ہی - گھر میں بیٹھے رہنا اُنکو لازم نہیں * جو مرد نکھٹو ہو کر گھر سیتا ہی - اُسکو

دُنیا کے لوگ طعنہ مہنا دیتے ہیں - خصوصاً اِس شہر
کے آدمي چھوتّے برّے بے سبب تمہارے رہنے پر
کہینگے - اپنے باپ کي دولت دُنیا کہو کھاکر بہنوئي کے
تکرون پر آ پرّا * یہہ نہایت بے غیرتي اور میري
تمہاري ہنسائي اور ماباپ کے نام کو سبب لاج لگنے کا
ہی - نہیں تو مین اپنے چمرّے کي جوتیان بناکر تجھے
پہناؤن - اور کلیجے مین ڈال رکھون * اب یہہ صلاح ہی -
کہ سفر کا قصد کرو * خدا چاہے تو دن پھرین - اور اِس
حیراني اور مفلسي کے بدلے خاطرجمعي اور خوشي حاصل ہو *
یہہ بات سُنکر مجھے بھي غیرت آئي - اُسکي نصیحت
پسند کي * جواب دیا - اچھا اب تم ماکي جگہہ ہو - جو کہو
سو کرون * یہہ میري مرضي پاکر گھر مین جاکے پچاس
توڑے اشرفي کے اصیلں لونڈیون کے ہاتھون مین لواکر
میرے آگے لا رکھي - اور بولي - ایک قافلہ سوداگرون کا
دمشق کو جاتا ہی * تم اِن روپیون سے جنس تجارت
کي خرید کرو * ایک تاجر ایمان دار کے حوالے کرکے -
دستاویز پکي لکھوا لو - اور آپ بھي قصد دمشق کا

کرو * وہان جب خیریت سے جا پہنچو - اپنا مال مع منافع سمجھ بوجھ لیجیو - یا آپ پہنچیو * مین وہ نقد لیکر بازار مین گیا - اسباب سوداگری کا خرید کرکر ایک بڑے سوداگر کے سپرد کیا - نوشت خواند سے خاطر جمع کر لی * وہ تاجر دریا کی راہ سے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوا * فقیر نے خشکی کی راہ سے چلنے کی تیاری کی * جب رخصت ہونے لگا - بہن نے ایک سرے پاو بھاری اور ایک گھوڑا جڑاؤ ساز سے تواضع کیا - اور مٹھائی پکوان ایک خاصدان مین بھر کر ہرنی سے لٹکا دیا - اور چھاگل پانی کی شکار بند مین بندھوا دی * امام ضامن کا روپیہ میرے بازو پر باندھا - دہی کا تیکا ماتھے پر لگا کر آنسو پی کر بولی - سدھارو ! تمھین خدا کو سونپا - پیٹھ دکھائے جاتے ہو - اسیطرح جلد اپنا منہہ دکھائیو * مین نے فاتحہ خیر کی پڑھ کر کہا - تمھارا بھی اللہ حافظ ہی - مین نے قبول کیا * وہان سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوا - اور خدا کے توکل پر بھروسا کر کے دو منزل کی ایک منزل کرتا ہوا دمشق کے پاس جا پہنچا *

غرض جب شہر کے دروازے پر گیا- بہت رات جا چکي تھي - دربان اور نگہبانون نے دروازہ بند کیا تھا * مین نے بہت منت کي کہ مسافرہون- دور سے دھاوا مارے آتا ہون - اگر کواڑ کھولدو- شہر مین جا کر دانے گھاس کا آرام پاؤن * اندر سے گھڑک کر بولے- اِس وقت دروازہ کھولنے کا حکم نہین- کیون اتني رات گئے تم آئے؟ جب مین نے جواب صاف اُن سے سنا - شہرپناہ کي دیوار کے تلے گھوڑے پر سے اُتر زین پوش بچھاکر بیٹھا * جاگنے کي خاطر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا * جسوقت آدھي رات اِدھر اور آدھي رات اُدھر ہوئي- سُنسان ہوگیا * دیکھتا کیا ہون کہ ایک صندوق قلعہ کي دیوار سے نیچے چلا آتا ہی * یہہ دیکھکر مین اچنبھے مین ہوا کہ یہہ کیا طلسم ہی؟ شاید خدا نے میري حیراني و سرگرداني پر رحم کھاکر خزانۂ غیب سے عنایت کیا * جب وہ صندوق زمین پر ٹھہرا- ڈرتے ڈرتے مین پاس گیا- دیکھا تو کاٹھہ کا صندوق ہی * لالچ سے اُسے کھولا- کیا دیکھتا ہون ایک معشوق خوبصورت کامني سي عورت-

جسکے دیکھنے سے ہوش جاتا رہے - گھایل لہو مین تر بتر آنکھین بند کیئے پڑی کلبلاتی ہی - آہستہ آہستہ ہونٹھ ہلاتے ہین - اور یہہ آواز منہہ سے نکلتی ہی - ای کم بخت بے وفا! ای ظالم پر جفا! بدلا اِس بھلائی اور محبت کا یہی تھا جو تو نے کیا؟ بھلا ایک زخم اور بھی لگا - مین نے اپنا تیرا اِنصاف خدا کو سونپا * یہہ کہکر اُسی بے ہوشی کے عالم مین دوپٹے کا آنچل منہہ پر لے لیا - میری طرف دھیان نہ کیا *

فقیر اُسکو دیکھہ کر اور یہہ بات سُنکر سُن ہوا * جی مین آیا - کسی بیحیا ظالم نے کیون ایسی نازنین صنم کو زخمی کیا؟ کیا اُسکے دل مین آیا - اور ہاتھہ اِسپر کیون چلایا؟ اسکے دل مین تو محبت ابتک باقی ہی - جو اس جان کندنی کی حالت مین اُسکو یاد کرتی ہی * مین آپ ہی آپ یہہ کہہ رہا تھا - آواز اُسکے کان مین گئی * ایک مرتبہ کپڑا مُنہہ سے سرکا کر مجھکو دیکھا * جسوقت اُسکی نگاہین میری نظرون سے لڑین - مجھے غش آنے اور جی سنسنانے لگا * بزور اپنے کو تھانبا - جرأت کرکے پوچھا - سچ کہو - تم کون ہو

اور کیا ماجرا ہی؟ اگر بیان کرو تو میرے دل کو تسلی ہو * یہہ سنکر - اگرچہ طاقت بولنے کی نہ تھی - آہستے سے کہا - شُکر ہی * میری حالت زخمون کے مارے یہہ کچھہ ہو رہی ہی * کیا خاک بولون؟ کوئی دم کی مہمان ہون - جب میری جان نکل جاوے - تو خدا کے واسطے جوانمردی کرکے مجھہ بدبخت کو اسی صندوق میں کسی جگہہ گاڑ دیجیو - تو مین بھلے بُرے کی زبان سے نجات پاؤن - اور تو داخل ثواب کے ہو * اتنا بول کر چُپ ہوئی *

رات کو مجھہ سے کچھہ تدبیر نہ ہو سکی وہ صندوق اپنے پاس اُٹھا لایا اور گھڑیان گننے لگا - کہ کب اتنی رات تمام ہو تو فجر کو شہر مین جاکر جو کچھہ علاج اُسکا ہوسکے بہ مقدور اپنے کرون * وہ تھوڑی سی رات ایسی پہاڑ ہوگئی کہ دل گھبرا گیا * بارے خدا خدا کر صُبح جب نزدیک ہوئی - مُرغ بولا - آدمیون کی آواز آنے لگی * مین نے فجر کی نماز پڑھکر صندوق کو خورجین مین کسا * جو نہین دروازہ شہر کا کُھلا - مین شہر مین داخل ہوا * ہر ایک آدمی اور دوکاندار سے حویلی کرائے کی

تلاش کرنے لگا * ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایک مکان
خوش قطع - نیا - فراغت کا بھاڑے لیکر جا اُترا * پہلے اُس
معشوق کو صندوق سے نکال کر روئی کے پھاہون پر
ملایم بچھونا کرکے ایک گوشے مین لٹایا اور آدمی اعتباری -
وہان چھوڑ کر فقیر جراح کی تلاش مین نکلا - ہر ایک
سے پوچھتا تھا کہ اِس شہر مین جرّاح کاریگر کون ہی
اور کہان رہتا ہی ؟ ایک شخص نے کہا - ایک حجّام
جرّاحی کے کسب اور حکیمی کے فن مین یکّا ہی اور اِس
کام مین نپٹ پکّا ہی - اگر مُردے کو اُس پاس لیجاوٗ -
خدا کے حُکم سے ایسی تدبیر کرے کہ ایک بار وہ بھی جی
اُٹھے - وہ اِس محلّے مین رہتا ہی - اور عیسیٰ نام ہی *
مین یہہ مُژدہ سُنکر بے اختیار چلا * تلاش کرتے کرتے
پتے سے اُسکے دروازے پر پہنچا * ایک مرد سفید ریش
کو دہلیز پر بیٹھے دیکھا اور کئی آدمی مرہم کی تیاری کے
لیئے کُچھہ پیس رہے تھے * فقیر نے مارے خوشامد کے
ادب سے سلام کیا اور کہا - مین تمھارا نام اور خوبیان
سُنکر آیا ہون * ماجرا یہہ ہی - کہ مین اپنے ملک سے

تجارت کے لیئے چلا - قبیلے کو بہ سبب محبّت کے ساتھہ لیا - جب نزدیک اِس شہر کے آیا - تھوڑی سی دور رہا تھا جو شام پڑ گئی * ان دیکھے ملک میں رات کو چلنا مناسب نہ جانا - میدان میں ایک درخت کے تلے اُتر پڑا * پچھلے پہر ڈاکا آیا - جو کچھہ مال اسباب پایا لوٹ لیا - گہنے کے لالچ سے اُس بی بی کو بھی گھایل کیا * مجھہ سے کُچھہ نہ ہو سکا - رات جو باقی تھی جون تون کر کاٹی - فجر ہی شہر میں آنکر ایک مکان کرائے لیا - اُنکو وہان رکھکر میں تمھارے پاس دوڑا آیا ہون * خدا نے تُمھین بڑا کمال دیا ہی - اس مسافر پر مہربانی کرو - غریب خانے میں تشریف لے چلو - اُسکو دیکھو - اگر اُسکی زندگی ہوئی تو تُمھین بڑا جس ہوگا - اور میں ساری عمر غُلامی کرونگا * عیسی جرّاح بہت رحم دِل اور خُدا پرست تھا - میری غریبی کی باتون پر ترس کھا کر میرے ساتھہ اُس حویلی تک آیا * زخمون کو دیکھتے ہی میری تسلّی کی - بولا کہ خُدا کے کرم سے اِس بیبی کے زخم چالیس دن میں بھر آوینگے - غسل شفا کا کروا دونگا *

غرض اُس مرد خدا نے سب زخموں کو نیم کے پانی سے دھو دھاکر صاف کیا - جو لائق ٹانکوں کے پائے اُنھیں سیا - باقی گھاؤں پر اپنے کھیسے سے ایک ڈبیا نکال کر کتنوں میں پٹی رکھی - اور کتنوں پر پھاہے چڑھاکر پٹی سے باندھ دیا - اور نہایت شفقت سے کہا - میں دونوں وقت آیا کروں گا - تو خبردار رہیو - ایسی حرکت نکرے جو ٹانکے ٹوٹ جائیں * مُرغ کا شوربا بجاے غِذا اُسکے حلق میں چوائیو اور اکثر عرق بید مُشک گلاب کے ساتھ دیا کیجیو جو قوّت رہے * یہہ کہکر رخصت چاہی * میں نے بہت منت کی اور ہاتھ جوڑکر کہا - تُمھارے تشفّی دینے سے میری بھی زندگی ہوئی - نہیں تو سواے مرنے کے کچھ سوجھتا نہ تھا - خُدا تُمھیں سلامت رکھے * عطر پان دیکر رُخصت کیا * میں رات دِن خِدمت میں اُس پری کی حاضر رہتا - آرام اپنے اوپر حرام کیا * خدا کی درگاہ سے روز روز اُسکے چنگے ہونے کی دعا مانگتا *

اِتّفاقاً وہ سوداگر بھی آ پہنچا - اور میرا مال امانت میرے حوالے کیا * میں نے اوسے اونے پونے

بانٹ ڈالا - اور دارو درمن میں خرچ کرنے لگا * وہ مرد
جراح ہمیشہ آتا جاتا - تھوڑے عرصے میں سب زخم بھر کر
انگور کر لائے * بعد کئی دن کے غسل شفا کا کیا - عجب طرح
کی خوشی حاصل ہوئی * خلعت اور اشرفیان عیسیٰ حجّام کے
آگے دھرین اور اُس پری کو تکلّف فرش بچھا کر
مسند پر بٹھایا * فقیر غریبون کو بہت سی خیر خیرات
کی - اُس دن گویا بادشاہت ہفت اقلیم کی اس فقیر کے
ہاتھ لگی - اور اُس پری کا شفا پانے سے ایسا رنگ نکھرا
کہ مکھڑا سورج کی مانند چمکنے اور کندن کی طرح دمکنے لگا -
نظر کی مجال نہ تھی جو اُسکے جمال پر ٹھہرے * فقیر
بسرو چشم اُسکے حکم میں حاضر رہتا - جو جو فرماتی سو بجا لاتا *
وہ اپنے حسن کے غُرور اور سرداری کے دماغ میں جو میری
طرف کبھو دیکھتی تو فرماتی - خبردار ! اگر تجھے ہماری خاطر
منظور ہی تو ہرگز ہماری بات میں دم نہ ماریئو - جو ہم کہین
سو بلاعذر کئے جائیو - اپنا کسی بات میں دخل نہ کریو - نہین
تو پچتاویگا * اُسکی وضع سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ حق
میری خدمت گذاری اور فرمان برداری کا اُسے البتہ

منظور رہی * فقیر بھی اُسکی بے مرضی ایک کام نکرتا۔ اُسکا فرمانا بسر و چشم بجالاتا *

ایک مدّت اِسی راز و نیاز میں کٹی۔ جو اُسنے فرمایش کی وہ نہیں مین نے لا کر حاضر کی * اِس فقیر پاس جو کچھ جنس اور نقد اصل نفع کا تھا۔ سب صرف ہوا * اُس بیگانے ملک میں کون اعتبار کرے جو قرض دام سے کام چلے؟ آخر تکلیف روز مرّے کے خرچ کی ہونے لگی * اِس سے دل بہت گھبرایا۔ فکر سے دُبلا ہوتا چلا۔ چہرے کا رنگ کاہی ہو گیا۔ لیکن کِس سے کہون؟ جو کُچھ دل پر گذرے سو گذرنے۔ قہرِ درویش برجانِ درویش * ایک دن اُس پری نے اپنے شعور سے دریافت کر کے کہا۔ ای فلانے! تیری خدمتون کا حق ہمارے جی میں نقش کالحجر ہی۔ پر اُسکا عوض بالفعل ہم سے نہیں ہو سکتا * اگر واسطے خرچ ضروری کے کچھ درکار ہو تو اپنے دل میں اندیشہ نکر۔ ایک ٹکڑا کاغذ اور دوات قلم حاضر کر * مین نے تب معلوم کیا کہ کسی مُلک کی بادشاہزادی ہی جو اِس دل و دماغ سے گفتگو کرتی ہی *

في الفور آگے قلمدان رکھہ دیا * اُس نازنین نے ایک شقّہ دستخط خاص سے لکھکر میرے حوالے کیا اور کہا - قلعے کے پاس تر پولیا ہی - وہان اُس کوچے مین ایک حویلي بڑي سي ہی - اُس مکان کے مالک کا نام سیدي بہار ہی - تو جاکر اِس رُقعہ کو اُس تلک پہنچا دے *

فقیر مُوافق فرمانے اُسکے نام اور نشان پر منزلِ مقصود تک جا پہُنچا * دربان کي زباني کیفیت خط کي کہلا بھیجي * وونہین سنتے ہي ایک حبشي جوان خوبصورت ایک پھینٹا طرحدار سجے ہوئے باہر نکل آیا * اگرچہ رنگ سانولا تھا پر گویا تمام نمک بھرا ہوا * میرے ہاتھہ سے خط لے لیا - نہ بولا نہ کچھہ پوچھا * اُنھین قدمون پھر اندر چلا گیا - تھوڑي دیر مین گیارہ کشتیان سربمہر زربفت کے تورہ پوش پڑے ہوئے غلامون کے سرپر دھرے باہر آیا * کہا اِس جوان کے ساتھہ جاکر جو کوشے پہنچا دو * مین بھي سلام کر رُخصت ہوا اپنے مکان مین لایا - آدمیون کو دروازے کے باہر سے رخصت کیا * وے کشتیان امانت حضور مین اُس پري کے گذرانیان * دیکھکر فرمایا - یہ گیارہ بدرے اشرفیون کے

لے اور خرچ مین لا - خدا رزاق ہی * فقیر اُس نقد کو لیکر ضروریات مین خرچ کرنے لگا * اگرچہ خاطر جمع ہوئی پر دل مین یہہ خلش رہی - یا الہی - ! یہہ کیا صورت ہی ؟ بغیر پوچھے گچھے اتنا مال نا آشنا صورت اجنبی نے ایک پرزے کاغذ پر میرے حوالے کیا - اگر اُس پری سے یہہ بھید پوچھون - تو اُسنے پہلے ہی منع کر رکھا تھا * مارے ڈر کے دم نہین مار سکتا تھا *

بعد آٹھہ دِن کے وہ معشوقہ مجھہ سے مخاطب ہوئی کہ حق تعالی نے آدمی کو انسانیت کا جامہ عنایت کیا ہی - کہ نہ پھٹے نہ میلا ہو - اگرچہ پُرانے کپڑے سے اُسکی آدمیّت مین فرق نہین آتا - پر ظاہر مین خلق اللہ کی نظرون مین اعتبار نہین پاتا * دو تو ڑے اشرفی کے لیکر چوک کے چوراہے پر یوسف سوداگر کی دوکان مین جا اور کچھہ رقم جواہر کے بیش قیمت اور دو خلعتین زرق برق کی مول لے آ * فقیر وونہین سوار ہوکر اُسکی دوکان پر گیا * دیکھا تو ایک جوان شکیل زعفرانی جوڑا پہنے گدّی پر بیٹھا ہی - اور اُسکا یہہ عالم ہی کہ ایک عالم دیکھنے کے لیئے دوکان

سے بازار تک کھڑا ہی * فقیر کمال شوق سے نزدیک جاکر
سلام علیک کر کر بیٹھا اور جو جو چیز مطلوب تھی - طلب
کی * میری بات چیت اُس شہر کے باشندون کی سی
نہ تھی * اُس جوان نے گرم جوشی سے کہا - جو صاحب کو
چاہیئے سب موجود ہی - لیکن یہہ فرمائیے - کس ملک سے آنا
ہوا؟ اور اِس اجنبی شہر مین رہنے کا کیا باعث ہی؟ اگر
اِس حقیقت سے مطلّع کیجئے تو مہربانی سے بعید نہین *
میرے تئین اپنا احوال ظاہر کرنا منظور نہ تھا * کچھہ بات
بنا کر اور جواہر پوشاک لیکر اور قیمت اُسکی دیکر رخصت
چاہی * اُس جوان نے روکھے پھیکے ہو کر کہا - اے صاحب!
اگر تُم کو ایسی ہی نا آشنائی کرنی تھی - تو پہلے دوستی اتنی
گرمی سے کرنا کیا ضرور تھی؟ بھلے آدمیون مین صاحب
سلامت کا پاس بڑا ہوتا ہی * یہہ بات اِس مزے اور
انداز سے کہی کہ بے اختیار دل کو بھائی اور بے مروت ہو کر
وہان سے اُٹھنا انسانیت کے مناسب نہ جانا *
اُسکی خاطر پھر بیٹھا اور بولا - تمھارا فرمانا سر آنکھون پر -
مین حاضر ہون *

اِتنے کہنے سے بہت خوش ہوا۔ ہنسکر کہنے لگا۔ اگر آج کے دن غریب خانے مین کرم کیجئے تو تمھاری بدولت مجلس خوشی کی جما کر دو چار گھڑی دل بھلاوین۔ اور کچھہ کھانے پینے کا شغل باہم بیٹھہ کر کرین * فقیر نے اُس پری کو کبھو اکیلا نہ چھوڑتا تھا۔ اوسکی تنہائی یاد کرکر چند در چند عذر کیئے۔ پر اُس جوان نے ہرگز نہ مانا * آخر وعدہ اُن چیزون کو پہنچا کر میرے پھر آنے کا لیکر اور قسم کھلا کر رخصت دی * مین دوکان سے اُٹھہ کر جواہر اور خلعتین اُس پری کی خدمت مین لایا * اُسنے قیمت جواہر کی اور حقیقت جوہری کی پوچھی * مین نے سارا احوال مول تول کا اور مہمانی کے بجد ہونے کا کہہ سُنایا * فرمانے لگی۔ آدمی کو اپنا قول و قرار پورا کرنا واجب ہی۔ ہمین خدا کی نگہبانی مین چھوڑ کر اپنے وعدے کو وفا کر۔ ضیافت قبول کرنی سُنّت رسول اللہ کی ہی * تب مین نے کہا۔ میرا دل چاہتا نہین کہ تمھین اکیلا چھوڑ کر جاؤن۔ اور حکم یون ہوتا ہی۔ لاچار جاتا ہون۔ جب تک نہ آؤنگا دل نہین لگا رہیگا * یہہ کہکر پھر اُس جوہری کی دوکان

پر گیا - وہ مونڈھے پر بیٹھا میرا اِنتظار کھینچ رہا تھا *
دیکھتے ہی بولا آؤ مہربان - بڑی راہ دکھائی *
وونہیں اُٹھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور چلا - جاتے جاتے
ایک باغ میں لے گیا * وہ بڑی بہار کا باغ تھا - حوض اور
نہروں میں فوارے چھوٹتے تھے - میوے طرح بطرح کے
پھل رہے تھے - ہر ایک درخت مارے بوجھ کے جھوم
رہا تھا - رنگ برنگ کے جانور اُنپر بیٹھے چہچہے کر رہے
تھے - اور ہر مکان عالیشان میں فرش سُتھرا بچھا تھا * وہان
لب نہر ایک بنگلے میں جا کر بیٹھا - ایک دم کے بعد آپ
اُٹھکر چلا گیا - پھر دوسری پوشاک معقول پہن کر آیا - مین
نے دیکھکر کہا - سُبحان اللہ ! چشم بد دور * سنکر مُسکرایا
اور بولا - مناسب یہہ ہی کہ صاحب بھی اپنا لباس بدل
ڈالین * اُسکی خاطر مین نے بھی دوسرے کپڑے پہنے *
اُس جوان نے بڑی تیپ تاپ سے تیاری ضیافت کی
کی - اور سامان خوشی کا جیسا چاہئے موجود کیا - اور فقیر سے
صحبت گرم کر مزے کی باتین کرنے لگا * اِتنے مین ساقی
صراحی اور پیالہ باور کا لیکر حاضر ہوا - اور گزک کئی قسم کی

لا رکھی - نمک دان چُن دیئے - دَور شراب کا شروع ہوا *
جب دو چار جام کی نوبت پہنچی - چار لڑکے امرد صاحب
جمال زلفین کھولے ہوئے مجلس مین آئے - گانے بجانے لگے *
یہہ عالم ہوا اور ایسا سمان بندھا - کہ اگر تان سین اُس گھڑی
ہوتا تو اپنی تان بھول جاتا اور بیجو باورا سُنکر باولا ہوجاتا * اِس
مزے مین یکبارگی وہ جوان آنسو بھرلایا - دو چار قطرے
بے اختیار نکل پڑے - اور فقیر سے بولا - اب ہمارے
تُمھارے دوستی جانی ہوئی - پس دِل کا بھید دوستون
سے چھپانا کِسو مذہب مین دُرست نہین * ایک بات
بے تکلّف آشنائی کے بھروسے کہتا ہون - اگر حکم کرو تو
اپنی معشوقہ کو بُلوا کر اِس مجلس مین تسلّی اپنے دل کی
کرون - اُسکی جُدائی سے جی نہین لگتا *
یہہ بات ایسے اِشتیاق سے کہی کہ بغیر دیکھے بھالے
فقیر کا دِل بھی مُشتاق ہوا * مین نے کہا مُجھے تُمھاری خوشی
درکار ہی - اِس سے کیا بہتر؟ دیر نہ کیجئے - سچ ہی
معشوقہ بن کچھہ اچّھا نہین لگتا * اُس جوان نے چلون
کی طرف اِشارت کی - وہ نہین ایک عورت کالی کلوتی

بُھتنی سی (جسکے دیکھنے سے اِنسان بے اجل مرجاوے) جوان کے پاس آن بیٹھی * فقیر اُسکے دیکھنے سے ڈر گیا - دِل مین کہا - یہی بالا مجبوبہ ایسے جوان پریزادکی ہی جسکی اُنی تعریف اور اشتیاق ظاہر کیا! ہین لاحول پڑھہ کر چُپ ہو رہا * اُسی عالم مین تین دِن رات مجلس شراب اور راگ رنگ کی جمی رہی * چوتھی شب کو غلبہ نشے اور نیند کا ہوا - مین خواب غفلت مین بے اختیار سو گیا * جب صُبح ہوئی اُس جوان نے جگایا - کئی پیالے خمار شکنی کے پلا کر اپنی معشوقہ سے کہا - اب زیادہ تکلیف دینی مہمان کو دینی خوب نہین *

دونون ہاتھہ پکڑکے اُٹھے - مین نے رُخصت مانگی - خوشی بخوشی اِجازت دی * تب مین نے جلد اپنے قدیمی کپڑے پہن لیئے - اپنے گھر کی راہ لی اور اُس پری کی خدمت مین جا حاضر ہوا * مگر ایسا اِتّفاق کبھو نہوا تھا کہ اُسے تنہا چھوڑ کر شب باش کہین ہوا ہون * اِس تین دن کی غیر حاضری سے نہایت خجِل ہو کر عذر کیا اور قصہ ضیافت کا اور اُسکے نہ رخصت کرنے کا سارا عرض کیا *

وہ ایک دانا زمانے کی تھی - تبسم کرکے بولی - کیا مضایقہ اگر ایک دوست کی خاطر رہنا ہوا؟ ہم نے معاف کیا - تیری کیا تقصیر ہی؟ جب آدمی کسو کے گھر جاتا ہی تب اُسکی مرضی سے پھر آتا ہی * لیکن یہہ مفت کی مہمانیان کھا پی کر چپکے ہو رہو گے یا اِسکا بدلا بھی اُتارو گے؟ اب یہہ لازم ہی کہ جاکر اُس سوداگر بچے کو اپنے ساتھہ لے آؤ اور اُس سے دو چند ضیافت کرو * اور اسباب کا کُچھہ اندیشہ نہین * خدا کے کرم سے ایک دم مین سب لوازمہ تیّار ہو جاویگا اور بخوبی مجلس ضیافت کی رونق پاویگی * فقیر موافق حکم کے جوہری پاس گیا اور کہا - تُمھارا فرمانا مین تو سر آنکھون سے بجالایا - اب تُم بھی مہربانی کی راہ سے میری عرض قبول کرو * اُسنے کہا - جان و دل سے حاضر ہون *

تب مین نے کہا - اگر اِس بندے کے گھر تشریف لے چلو - عین غریب نوازی ہی * اُس جوان نے بہت عذر اور حیلے کیئے - پر مین نے پنڈ نہ چھوڑا جب تلک وہ نہ راضی ہوا * ساتھہ ہی ساتھہ اُسکو اپنے مکان پر لے چلا *

لیکن راہ میں یہی فکر کرتا تھا کہ اگر آج اپنے تئین مقدور ہوتا تو ایسی تواضع کرتا کہ یہہ بھی خوش ہوتا * اب میں اِسے لیئے جاتا ہون - دیکھیئے کیا اِتفاق ہوتا ہی * اسی حیص بیص میں گھر کے نزدیک پہنچا - تو کیا دیکھتا ہون کہ دروازے پر دھوم دھام ہو رہی ہی - گلیارے میں جھاڑو دیکر چھڑکاو کیا ہی - یساول اور عصے بردار کھڑے ہین * مین حیران ہوا - لیکن اپنا گھر جانکر اندر قدم رکھا * دیکھا تو تمام حویلی میں فرش مُکلّف لایق ہر مکان کے جابجا بچھا ہی اور مسندین لگی ہین * پاندان - گُلاب پاش - عطردان - پیکدان - چنگیرین - نرگس دان - قرینے سے دھرے ہین * طاقون پر رنگترے - کنولے - نارنگیان - اور گلابیان رنگ برنگ کی چُنی ہین * ایک طرف رنگ آمیز ابرک کی ٹٹیون مین چراغان کی بہار ہی * ایک طرف جھاڑ اور سروکنول کے روشن ہین - اور تمام دالان اور شہ نشینون میں طلائی شمعدان پر کافوری شمعین چڑھی ہین - اور جڑاؤ فانوسین اوپر دھری ہین * سب آدمی اپنے اپنے عُہدون پر مستعد ہین - باورچی خانے میں دیگین

تھتھنا رہی ہین * آبدارخانے کی ویسی ہی تیاری ہی * کوری کوری تھلیان روپے کی گھڑونچیون پر صافیون سے بند ھین اور بجھرون سے ڈھکی رکھی ہین * آگے چوکی پر ڈونگے کتورنے بمعہ تھالی سرپوش دھرے - برف کے آبخورے لگ رہے ہین - اور شورے کی صُراحیان ہِل رہی ہین *

غرض سب اسباب بادشاہانہ موجود ہی - اور کنچنیان - بھانڈ بھگتئے - کلاونت قوّال - اچّھی پوشاک پہنے ساز کے سُر ملائے حاضر ہین * فقیر نے اُس جوان کو لیجا کر مسند پر بٹھایا - اور دِل مین حیران تھا کہ یا الہی ! اتنے عرصے مین یہہ سب تیّاری کیونکر ہوئی ؟ ہر طرف دیکھتا پھرتا تھا - لیکن اُس پری کا نِشان کہین نہ پایا * اِسی جُستجُو مین ایک مرتبہ باورچی خانے کی طرف جا نکلا - دیکھتا ہون تو وہ نازنین ایک مکان مین گلے مین کرتی - پانون مین تہ پوشی - سرپر سفید رومالی اُوڑھے ہوئے سادی خوزادی بن گہنے پاتے بنی ہوئی * بیت *

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خُدا نے دی
کہ جیسے خوش نُما لگتا ہی دیکھو چاند بِن گہنے

خبر گیری مین ضیافت کی لگ رہی ہی - اور تاکید
ہر ایک کھانے کی کر رہی ہی کہ خبردار با مزہ ہو - اور آب
و نمک بو باس درست رہے * اِس محنت سے وہ گلاب
سا بدن سارا پسینے پسینے ہو رہا ہی *

مین پاس جا کر تصدق ہوا - اور اُس شعور و لیاقت
کو سراہ کر دعائین دینے لگا * یہہ خوشامد سنکر تیوری چڑھا کر
بولی - آدمی سے ایسے ایسے کام ہوتے ہاین کہ فرشتے کی
مجال نہین - مین نے ایسا کیا کیا ہی جو تو حیران ہو رہا
ہی ؟ بس بہت باتین بنانین مجھے خوش نہین آتین *
بھلا کہہ تو یہہ کون آدمیت ہی کہ مہمان کو اکیلا بٹھا کر
اِدھر اُدھر پڑے پھرے ؟ وہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا ؟ جلد
جا - مجلس مین بیٹھ کر مہمان کی خاطرداری کر - اور اُسکی
معشوقہ کو بھی بلوا کر اُسکے پاس بٹھا * فقیر وونہین اُس
جوان کے پاس گیا اور گرم جوشی کرنے لگا * اتنے مین دو
غلام صاحب جمال صراحی اور جام جڑاؤ ہاتھ مین لیئے روبرو
آئے - شراب پلانے لگے * اِس مین مین نے اُس جوان سے
کہا - مین سب طرح مخلص اور خادم ہون - بہتر یہہ ہی

کہ وہ صاحب جمال - کہ جسکی طرف دل صاحب کا مائل ہی -
تشریف لاوے تو بڑی بات ہی - اگر فرماؤ تو آدمی بُلانے
کی خاطر جاوے * یہہ سُنتے ہی خوش ہو کر بولا - بہت اچّھا -
اِس وقت تُم نے میرے دل کی بات کہی * میں نے
ایک خوجے کو بھیجا - جب آدھی رات گئی وہ چڑیاں خاص
چوڈول پر سوار ہو کر بلاے ناگہانی سی آپہنچی *

فقیر نے لاچار خاطر سے مہمان کی اِستقبال کر کر نہایت
تپاک سے برابر اُس جوان کے لابٹھایا * جوان اُسکے
دیکھتے ہی ایسا خوش ہوا جیسے دُنیا کی نعمت ملی * وہ بُھتنی
بھی اُس جوان پریزاد کے گلے لپٹ گئی - سّچ مّچ یہہ
تماشا ہوا جیسے چودھوین رات کے چاند کو گہن لگتا ہی * جتنے
مجلس میں آدمی تھے - اپنی اپنی اُنگلیاں دانتوں میں دابنے
لگے - کہ کیا کوئی بلا اِس جوان پر مُسلّط ہوئی ؟ سب کی
نگاہ اُسی طرف تھی - تماشا مجلس کا بھول کر اُسکا تماشا
دیکھنے لگے * ایک شخص کنارے سے بولا - یارو ! عشق اور
عقل میں ضِد ہی - جو کچھہ عقل میں نہ آوے یہہ کافر
عشق کر دکھاوے - لیلی کو مجنون کی آنکھوں سے دیکھو *

سبھوں نے کہا آمنّا - یہی بات ہی *

یہہ فقیر بموجب حکم کے مہمانداری میں حاضر تھا - ہرچند جوان ہم پیالہ ہم نوالہ ہونے کو مُجوّز ہوتا تھا - پر میں ہرگز اُس پری کے خوف کے مارے اپنا دل کھانے پینے یا سیر تماشے کی طرف رجوع نہ کرتا تھا - اور عُذر مہمانداری کا کرکے اُسکے شامل نہوتا * اِسی کیفیت سے تین شبانہ روز گُذرے * چوتھی رات وہ جوان نہایت جوشش سے مجھے بُلاکر کہنے لگا - اب ہم بھی رُخصت ہونگے - تُمھاری خاطر اپنا سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کر تین دن سے تُمھاری خدمت میں حاضر ہیں - تُم بھی تو ہمارے پاس ایکدم بیٹھکر ہمارا دل خوش کرو * میں نے اپنے جی میں خیال کیا - اگر اِسوقت کہنا اِسکا نہیں مانتا تو آزُردہ ہوگا - پس نئے دوست اور مہمان کی خاطر رکھنی ضرور ہی * تب یہہ کہا - صاحب کا حکم بجالانا منظور - کہ اَلْاَمرُ فوقُ الادب * سنتے ہی اِسکو جوان نے پیالہ تواضع کیا اور میں نے پی لیا - پھر تو ایسا پیہم دور چلا - کہ تھوڑی دیر میں سب آدمی مجلس کے کیفی ہوکر بےخبر ہوگئے اور میں بھی بیہوش ہو گیا *

جب صُبح ہوئی اور آفتاب دو نیزے بلند ہوا - تب
میری آنکھہ کُھلی - دیکھا مین نے نہ وہ تیاری ہی نہ وہ
مجلس نہ وہ پری - فقط خالی حویلی پڑی ہی - مگر ایک کونے
مین کمّل لپٹا ہوا دھرا ہی * جو اُسکو کھولکر دیکھا تو وہ
جوان اور اُسکی رنڈی دونون سر کٹے پڑے ہاین * یہہ
حالت دیکھتے ہی حواس جاتے رہے - عقل کچھہ کام نہین
کرتی کہ یہہ کیا تھا اور کیا ہوا؟ حیرانی سے ہر طرف تک
رہا تھا * اِتنے مین ایک خواجہ سرا (جسے ضیافت کے کام
کاج مین دیکھا تھا) نظر پڑا * فقیر کو اُسکے دیکھنے سے
کچھہ تسلّی ہوئی - احوال اِس واردات کا پوچھا * اُسنے
جواب دیا - تُجھے اسبات کے تحقیق کرنے سے کیا حاصل
جو تو پوچھتا ہی؟ مین نے بھی اپنے دل مین غور کی
کہ سچ تو کہتا ہی - پھر ایک ذرہ تامّل کرکے مین بولا - خیر
نہ کہو - بھلا یہہ تو بتاؤ وہ معشوقہ کس مکان مین ہی؟ تب
اُسنے کہا - البتّہ جو مین جانتا ہون سو کہہ دونگا - لیکن تجھہ سا
آدمی عقلمند بے مرضی حُضور کے دو دن کی دوستی پر
بے مُحابا بے تکلّف ہوکر صحبت مے نوشی کی باہم گرم

کرے - یہہ کیا معنی رکھتا ہی ؟

فقیر اپنی حرکت اور اُسکی نصیحت سے بہت نادم ہوا * سوا اِس بات کے زبان سے کچھہ نہ نکلا - فی الحقیقت اب تو تقصیر ہوئی معاف کیجئے * بارے محلّی نے مہربان ہوکر اُس پری کے مکان کا نشان بتایا اور مجھے رخصت کیا - آپ اُن دونون زخمیون کے گاڑنے دابنے کی فکر مین رہا * مین تہمت سے اُس فساد کی الگ ہوا - اور اِشتیاق مین اُس پری کے ملنے کے لیئے گھبرایا ہوا - گرتا پڑتا ڈھونڈتا شام کے وقت اُس کوچے مین اُسی پتے پر جا پہنچا - اور نزدیک دروازے کے ایک گوشے مین ساری رات تاپتے کٹی - کسو کی آمد و رفت کی آہٹ نہ ملی اور کوئی احوال پرسان میرا نہ ہوا * اُسی بیکسی کی حالت مین صُبح ہوگئی * جب سورج نکلا - اُس مکان کے بالاخانے کی ایک کھڑکی سے وہ ماہرو میری طرف دیکھنے لگی * اُسوقت عالم خوشی کا جو مجھہ پر گذرا - دل ہی جانتا ہی - شُکر خُدا کا کیا *

اِتنے مین ایک خوجے نے میرے پاس آکر کہا - اِس

مسجد میں تو جا کر بیٹھ - شاید تیرا مطلب اِس جگہہ پر آوے اور اپنے دِل کی مُراد پاوے * فقیر فرمانے سے اُسکے وہان سے اُٹھکر اُسی مسجد میں جا رہا - لیکن آنکھیں دروازے کی طرف لگ رہی تھیں کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی ؟ تمام دِن جیسے روزہ دار شام ہونے کا اِنتظار کھینچتا ہی - مین نے بھی وہ روز ویسی ہی بیقراری مین کاٹا * بارے جِس تِس طرح سے شام ہوئی اور دن پہاڑسا چھاتی پر سے ٹلا * ایکبارگی وہی خواجہ سرا (جِن نے اُس پری کے مکان کا پتا دیا تھا) مسجد مین آیا * بعد فراغت نماز مغرب کے میرے پاس آکر اُس شفیق نے (کہ سب راز و نیاز کا محرم تھا) نہایت تسلی دیکر ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے ساتھ لے چلا * رفتہ رفتہ ایک باغیچے مین مجھے بٹھا کر کہا - یہان رہو جب تک تمھاری آرزو بر آوے - اور آپ رُخصت ہو کر شاید میری حقیقت حُضُور مین کہنے گیا * میں اُس باغ کے پھولوں کی بہار اور چاندنی کا عالم اور حوض نہرون مین فوّارے ساون بھادون کے اُچھلنے کا تماشا دیکھ رہا تھا - لیکن جب پھولوں کو دیکھتا

تب اُس گلبدن کا خیال آتا - جب چاند پر نظر پڑتی
تب اُس مہرو کا مکھڑا یاد کرتا - یہہ سب بہار اُسکے بغیر
میری آنکھون مین خار تھی *

بارے خدا نے اُسکے دلکو مہربان کیا * ایک دم کے
بعد وہ پری دروازے سے - جیسے چودھوین رات کا چاند -
بناو کیئے گلے مین پیشواز بادلے کی سنجاف کی - موتیون کا
دردامن ٹکا ہوا - اور سر پر اُوڑھنی جس مین آنچل پالو لہر
گوکھرو لگا ہوا - سر سے پاؤن تک موتیون مین جڑی رَوِش
پر آکر کھڑی ہوئی * اُسکے آنے سے ترو تازگی نئے سر سے
اُس باغ کو اور اِس فقیر کے دل کو ہو گئی * ایکدم
اِدھر اُدھر سیر کر کر شہ نشین مین مُغرق مسند پر تکیہ
لگا کر بیٹھی * مین دوڑ کر پروانے کی طرح جیسے شمع کے گِرد
پھرتا ہی تصدّق ہوا اور غلام کی مانند دونون ہاتھ جوڑ کر
کھڑا ہوا * اِس مین وہ خوجہ میری خاطر بطور سفارش
کے عرض کرنے لگا * مین نے اُس محلّی سے کہا - بندہ
گُنہگار تقصیروار ہی - جو کچھہ سزا میرے لایق ٹھہرے
سو ہو * وہ پری ازبسکہ ناخوش تھی - بد دماغی سے

بولی - کہ اب اِسکے حق مین یہی بھلا ہی - کہ سو توڑے اشرفی کے لیوے - اپنا اسباب درست کرکے وطن کو سِدھارے *

مین یہہ بات سنتے ہی کاٹھہ ہو گیا اور سوکھہ گیا - کہ اگر کوئی میرے بدن کو کاٹتے تو ایک بوند لہو کی نہ نکلے - اور تمام دُنیا آنکھون کے آگے اندھیری لگنے لگی - اور ایک آہ نامُرادی کی بے اختیار جگر سے نکلی - آنسو بھی ٹپکنے لگے * سوائے خدا کے اُس وقت کسو کی توقّع نہ تھی - مایوس محض ہو کر اِتنا بولا - بھلا تنک اپنے دل مین غور فرمائیے - اگر مجھہ کم نصیب کو دنیا کا لالچ ہوتا - تو اپنا جان و مال حُضور مین نہ کھوتا * کیا اکبارگی حق خدمت گذاری اور جان نثاری کا عالم سے اُٹھہ گیا - جو مجھہ سے کم بخت پر اِتنی بے مہری فرمائی؟ خیر اب میرے تئین بھی زندگی سے کچھہ کام نہین - معشوقون کی بیوفائی سے بیچارے عاشق نیم جان کا نباہ نہین ہوتا *

یہہ سُنکر تیکھی ہو تیوری چڑھا کر خفگی سے بولی - چہ خوش! آپ ہمارے عاشق ہین؟ مینڈکی کو بھی زکام

ہوا ! اے بیوقوف ! اپنے حوصلے سے زیادہ باتین بنانین خیالِ خام ہی۔ چھوٹا منہہ بڑی بات * بس چُپ رہ۔ یہہ نکمی بات چیت مت کر۔ اگر کسی اور نے یہہ حرکتِ بے معنی کی ہوتی۔ پروردگار کیسون اُسکی بوٹیان کتوا چیلون کو بانٹتی۔ پر کیا کرون ؟ تیری خدمت یاد آتی ہی * اب اِسی مین بھلا ئی ہی کہ اپنی راہ لے۔ تیری قسمت کا دانہ پانی ہماری سرکار مین یہین تک تھا * پھر مین نے روتے بسورتے کہا ۔ اگر میری تقدیر مین یہی لکھا ہی کہ اپنے دلکے مقصد کو نہ پہنچون اور جنگل پہاڑ مین سر ٹکراتا پھرون ۔ تو لاچار ہون * اِس بات سے بھی دِق ہو کہنے لگی ۔ میرے تئین یہ پھسا ہنڈے چوچلے اور رمز کی باتین پسند نہین آتین ۔ اِس اشارے کی گفتگو کے جو لایق ہو اُس سے جاکر کر * پھر اُسی خفگی کے عالم مین اُٹھکر اپنے دولت خانے کو چلی * مین نے بہتیرا سر پٹکا ۔ متوجہ نہو ئی * لاچار مین بھی اُس مکان سے اُداس اور نا اُمید ہو کر نکلا * غرض چالیس دن تک یہی نوبت رہی * جب شہر کی کوچہ گردی سے اُکتا تا جنگل مین نکل جاتا * جب وہان سے

گھبراتا پھر شہر کی گلیوں میں دیوانہ سا آتا * نہ دن کو کھاتا نہ رات کو سوتا - جیسے دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا * زندگی اِنسان کی کھانے پینے سے ہی - آدمی اناج کا کیڑا ہی * طاقت بدن میں مطلق نہ رہی - اپاھج ہو کر اُسی مسجد کی دیوار کے تلے جا پڑا - کہ ایک روز وہی خواجہ سرا جُمعے کی نماز پڑھنے آیا * میرے پاس سے ہو کر چلا - میں یہہ شعر آہستہ نا طاقتی سے پڑھ رہا تھا *

اِس درد دِل سے موت ہو - یا دِلکو تاب ہو
قسمت میں جو لکھا ہو الہی شتاب ہو

اگرچہ ظاہر میں صورت میری بالکل تبدیل ہو گئی تھی - چہرے کی یہہ شکل بنی تھی - کہ جن نے مجھے پہلے دیکھا تھا - وہ بھی نہ پہچان سکتا کہ یہہ وھی آدمی ہی - لیکن وہ محلّی آواز درد کی سُنکر متوجّہ ہوا - میرے تئیں بغور دیکھکر افسوس کیا اور شفقت سے مخاطب ہوا - کہ آخر یہہ حالت اپنی پہنچائی! میں نے کہا - اب تو جو ہوا سو ہوا - مال سے بھی حاضر تھا - جان بھی تصدّق کی - اُسکی خوشی یون ہی ہوئی تو کیا کرون؟

یہہ سنکر ایک خدمتگار میرے پاس چھوڑ کر مسجد مین گیا - نماز اور خطبے سے فراغت کرکر جب باہر نکلا - فقیر کو ایک میانے مین ڈال کر اپنے ساتھہ خدمت مین اُس پری بے پروا کی لیجاکر چق کے باہر بٹھایا * اگرچہ میری روہت کچھہ باقی نہی تھی - پر مدّت تک شب و روز اُس پری کے پاس اِتّفاق رہنے کا ہوا تھا - جان بوجھہ کر بیگانی ہوکر خوجے سے پوچھنے لگی - یہہ کون ہی ؟ اُس مرد آدمی نے کہا - یہہ وہی کم بخت بد نصیب ہی جو حضور کی خفگی اور عتاب مین پڑا تھا - اُسی سبب سے اِسکی یہہ صورت بنی ہی - عشق کی آگ سے جلا جاتا ہی - ہرچند آنسوؤن کے پانی سے بجھاتا ہی - پر وہ دونی بھڑکتی ہی - کچھہ فایدہ نہین ہوتا - علاوہ اپنی تقصیر کی خجالت سے مُوا جاتا ہی * پری نے ٹھٹھولی سے فرمایا - کیون جھوٹھہ بکتا ہی ؟ بہت دن ہوئے اُسکی خبر وطن پہنچنے کی مجھے خبرداروں نے دی ہی * واللہ اعلم - یہہ کون ہی اور تو کسکا ذکر کرتا ہی ؟ اُسدم خواجہ سرانے ہاتھہ جوڑکر اِلتماس کیا - اگر جان کی امان پاؤن تو عرض کرون *

فرمایا کہہ - تیری جان تجھے بخشی * خوجہ بولا - آپ کی ذات قدردان ہی - واسطے خُدا کے چلون کو درمیان سے اُٹھاکر پہچانئیے اور اِسکی بیکسی کی حالت پر رحم کیجئیے - ناحق شناسی خوب نہین * اِسکے احوال پر جو کچھہ ترس کھائیے بجا ہی اور جاے ثواب ہی - آگے حدّ ادب - جو مزاج مُبارک مین آوے سو ہی بہتر ہی *

اِتنے کہنے پر مسکراکر فرمایا - بھلا - کوئی ہو اسے دارالشّفا مین رکھو - جب بھلا چنگا ہوگا تب اُسکے احوال کی پُرسش کی جائیگی * خوجے نے کہا اگر اپنے دستِ خاص سے گلاب اُسپر چھڑکیئے اور زبان سے کچھہ فرمائیے تو اسکو اپنے جینے کا بھروسا بندھے - نا اُمیدی بُری چیز ہی - دُنیا بہ اُمید قائم ہی * اِس پر بھی اُس پری نے کچھہ نہ کہا * یہہ سوال جواب سنکر مین بھی اپنے جی سے اُکتا رہا تھا - نِدَھڑک بول اُٹھا - کہ اب اِس طور کی زندگی کو دل نہین چاہتا * پانو تو گور مین لٹکا چکا ہون - ایک روز مرنا ہی - اور علاج میرا بادشاہ زادی کے ہاتھہ مین ہی - کرین یا نہ کرین - وہ جانین * بارے مُقلّبُ القُلُوب نے اُس

سنگ دِل کے دِل کو نرم کیا - مہربان ہوکر فرمایا جلد پادشاہی حکیموں کو حاضر کرو * وونہیں طبیب آکر جمع ہوئے * نبض قارورہ دیکھکر بہت غور کی * آخرش تشخیص مین ٹھہرا کہ یہہ شخص کہین عاشق ہوا ہی - سوا اُسے وصل معشوق کے اِسکا کچھہ علاج نہین - جسوقت وہ ملے یہہ صحت پاوے * جب حکیموں کی بھی زبانی یہی مرض میرا ثابت ہوا - حکم کیا اِس جوان کو گرمابے مین لے جاؤ - نہلاکر خاصی پوشاک پہناکر حضور مین لے آؤ * وونہین مجھے باہر لیگئے - حمّام کرو ا اچھے کپڑے پہنا خدمت مین پری کی حاضر کیا * تب وہ نازنین تپاک سے بولی - تو نے مجھے بیٹھے بٹھائے ناحق بدنام اور رُسوا کیا - اب اور کیا کیا چاہتا ہی ؟ جو تیرے دل مین ہی صاف صاف بیان کر *

یا فُقرا ! اُسوقت یہہ عالم ہوا کہ شادی مرگ ہوجاؤن - خوشی کے مارے ایسا پھولا کہ جامے مین نہ سماتا تھا - اور صورت شکل بدل گئی * شکر خدا کا کیا اور اُس سے کہا - اِس دم ساری حکیمی آپ پر ختم ہوئی کہ مجھسے مُردے کو ایکبات مین زندہ کیا - دیکھو تو اُسوقت سے

اِسوقت تک میرے احوال مین کیا فرق ہو گیا ! یہہ کہکر
تین بار گرد پھرا اور سامھنے آکر کھڑا ہوا اور کہا - حضور سے
یون حکم ہوتا ہی کہ جو تیرے جی مین ہو سو کہہ - بندے کو
ہفت اقلیم کی سلطنت سے زیادہ یہہ ہی - کہ غریب
نوازی کرکراس عاجز کو قبول کیجئیے اور اپنی قدم بوسی سے
سرفرازی دیجئیے * ایک لحہ تو سُنکر غوطہ مین گئی - پھر
کن انکھیون سے دیکھکر کہا - بیٹھو - تم نے خدمت اور
وفاداری ایسی ہی کی ہی جو کچھہ کہو سو پھبتی ہی اور
اپنے بھی دل پر نقش ہی - خیر ہمنے قبول کیا *

اُسی دِن اچھی ساعت سُبھہ لگن مین چُپکے چُپکے
قاضی نے نکاح پڑھہ دیا * بعد اِتنی محنت اور آفت کے
خدا نے یہہ دن دکھایا کہ مین نے اپنے دل کا مُدّعا پایا - لیکن
جیسی دِل مین آرزو اُس پری سے ملنے کی تھی - ویسی ہی
جی مین بے کلی اُس واردات عجیب کے معلوم کرنے
کی تھی - کہ آج تک مین نے کچھہ نہ سمجھا کہ یہہ پری کون
ہی ! اور وہ حبشی سانولا سجیلا - جسنے ایک پرزے کاغذ پر
اِتنی اشرفیون کے بورے میرے حوالے کیئے - کون تھا ! اور

تیاري ضیافت کي پادشاہون کے لائق ایک پہر مین کیونکر ہوئي! اور وے دونون بے گناہ اُس مجلس مین کس لیئے مارے گئے! اور سبب خفگي اور بے مروّتي کا (باوجود خدمت گذاري اور ناز برداري کے) مجھ پر کیا ہوا! اور پھر ایک بارگي اِس عاجز کو یون سربلند کیا! غرض اِسي واسطے بعد رسم رسومات عقد کے آٹھ دن تک باوصف اس اِشتیاق کے کسي نوع کي خوشي مین مطلق دل نہ لگایا - فقط رات کو ساتھ سوتا *

ایک دِن غُسل کرنے کے لیئے مین نے خواص کو کہا کہ تھوڑا پاني گرم کردے تو نہاؤن * ملکہ میري طرف دیکھ کر مسکرائي اور چپ ہو رہي * مین بھي خاموش ہو رہا - لیکن وہ پري میري حرکت سے حیران ہوئي - بلکہ چہرے پر آثار خفگي کے نمود ہوئے - یہان تک کہ ایک روز بولي - تُم بھي عجب آدمي ہو - یا اِتنے گرم یا ایسے ٹھنڈے - اسکو کیا کہتے ہین؟ جب آدمي مین کسي کے بوجھ اُٹھانے کي تاب نہ رہے تب ہرگز ایسا کام نہ کرے * اُسوقت مین نے بیدھڑک ہو کر کہا - کہ اي جاني! مُنصفي

شرط ہی - آدمی کو چاہیئے کہ انصاف سے نہ چوکے * بولی - اب کیا اِنصاف رہ گیا ہی ؟ جو کچھہ تھا سو ہوچکا * فقیر نے کہا - واقعی بڑی آرزو اور مراد میری یہی تھی سو مجھے ملی - لیکن دل میرا دبدھے مین ہی - اور دودلے آدمی کی خاطر پریشان رہتی ہی - اُس سے کچھہ ہو نہین سکتا - انسانیت سے خارج ہوجاتا ہی * مین نے اپنے دل مین یہہ قول کیا تھا کہ بعد اِس نکاح کے (کہ عین دل کی شادی ہی) بعضی بعضی باتین - جو خیال مین نہین آتین اور نہین کھلتین - حضور مین پوچھونگا - کہ زبان مبارک سے اُس کا بیان سنون تو جی کو تسکین ہو * اُس پری نے چین بہ جبین ہو کر کہا - کیا خوب ! ابھی سے بھول گئے ؟ یاد کرو - بارہا ہم نے کہا ہی کہ ہمارے کام مین ہرگز دخل نہ کیجیو - اور کسی بات کے متعرّض نہ ہوجیو - خلاف معمول یہہ بے ادبی کرنی کیا لازم ہی ؟ فقیر نے ہنس کر کہا - جیسی اور بے ادبیان معاف کرنے کا حکم ہی - ایک یہہ بھی سہی * وہ پری نظرین بدل کر تیہہ مین آکر آگ کا بگولا بن گئی اور بولی - اب تو

بہت سر چڑھا! جا اپنا کام کر۔ اِن باتون سے تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ مین نے کہا۔ حضور نے مجھہ کمترین کو اپنا شوہر بنا کر سرفراز کیا۔ اور ہر طرح سے میری قدردانی کرکے مجھے نوازا ہی۔ پس جب ایسی بات دل پر روا رکھی تو اور کون سا بھید چھپانے کے لایق ہی؟

میری اِس رمز کو وہ پری وقوف سے دریافت کرکر کہنے لگی۔ یہہ بات سچ ہی۔ پر جی مین یہہ سوچ آتا ہی کہ اگر مجھہ نگوڑی کا راز فاش ہو تو بڑی قباحت ہی* مین بولا۔ یہہ کیا مذکور ہی؟ بندے کی طرف سے یہہ خیال دل مین نہ لاؤ۔ اور خوشی سے ساری کیفیت جو بیتی ہی فرماؤ۔ ہرگز ہرگز مین دل سے زبان تک نہ لاؤنگا۔ کسو کے کان پڑنا کیا امکان ہی؟ جب اُسنے دیکھا کہ اب سوائے کہنے کے اِس عزیز سے چھٹکارا نہین۔ لاچار ہوکر بولی۔ اِن باتونکے کہنے مین بہت سی خرابیان ہین۔ تو خواہ نخواہ درپے ہوا* خیر تیری خاطر عزیز ہی۔ اِس لیئے اپنی سرگذشت بیان کرتی ہون۔ تجھے بھی اِسکا پوشیدہ رکھنا ضرور رہی۔ خبر شرط*

غرض بہت سی تاکید کر کر کہنے لگی - کہ میں بد بخت ملک دمشق کے سلطان کی بیٹی ہوں - اور وہ سلاطینوں سے بڑا بادشاہ ہے * سوائے میرے کوئی لڑکا بالا اُسکے یہاں نہیں ہوا * جسدن سے میں پیدا ہوئی ماباپ کے سائے میں ناز و نعمت اور خوشی خرمی سے پلی * جب ہوش آیا تب اپنے دل کو خوبصورتوں اور نازنینوں کے ساتھ لگایا * چنانچہ ستھری ستھری پری زاد ہمجولی اُمرا زادیاں مصاحبت میں - اور اچھی اچھی قبول صورت ہم عمر خواصیں سہیلیاں خدمت میں رہتی تھیں * تماشا ناچ اور راگ رنگ کا ہمیشہ دیکھا کرتی - دنیا کے بھلے برے سے کچھ سروکار نہ تھا - اپنی بےفکری کے عالم کو دیکھکر سوائے خدا کے شکر کے کچھ منہہ سے نہ نکلتا تھا *

اتفاقاً طبیعت خود بخود ایسی بے مزہ ہوئی کہ نہ مصاحبت کسو کی بھاوے - نہ مجلس خوشی کی خوش آوے * سودائی سا مزاج ہوگیا - دل اُداس اور حیران - نہ کسو کی صورت اچھی لگے نہ بات کہنے سنّنے کو جی چاہے * میری یہہ حالت دیکھکر دائی ددا چھوچھو انّاگا

سب کي سب متفکر ہوئین اور قدم پر گرنے لگین * یہي
خواجہ سرا نمک حلال قدیم سے میرا محرم اور ہمراز ہی -
اُس سے کوئي بات مخفي نہین - میري وحشت دیکھکر بولا -
کہ اگر بادشاہزادي تھوڑا سا شربت ورق الخیال کا نوش جان
فرماوین - تو اغلب ہی - کہ طبیعت بحال ہوجاوے اور
فرحت مزاج مین آوے * اُسکے اِسطرح کے کہنے سے
مجھے بھي شوق ہوا - تب مین نے فرمایا جلد حاضر کرو *
محلّي باہر گیا اور ایک صراحي اُسي شربت کي تکلُّف سے
بنا کر برف مین لگاکر لڑکے کے ہاتھہ لوا کر آیا * مین نے پیا اور
جو کچھہ اُسکا فایدہ بیان کیا تھا ویسا ہي دیکھا * اُسوقت اُس
خدمت کے اِنعام مین ایک بھاري خلعت خوجے کو عنایت
کي - اور حکم کیا کہ ایک صراحي ہمیشہ اِسي وقت حاضر کیا کر *
اُس دن سے یہہ مقرر ہوا کہ خواجہ سرا صراحي اُسي چھوکرے
کے ہاتھہ لوالاوے اور بندي پي جاوے * جب اُسکا
نشہ طلوع ہوتا - تو اُسکي لہر مین اُس لڑکے سے
ٹھٹھا مزاخ کرکر دل بہلاتي تھي * وہ بھي جب ڈھیٹھہ ہوا
تب اچھي اچھي میٹھي باتین کرنے لگا اور اچنبھے کي نقلین

لانے - بلکہ آہ او ہي بھي بھرنے اور سسکیان لینے * صورت تو اُسکي طرح دار لایق دیکھنے کے تھي - بے اختیار جي چاہنے لگا * مین دل کے شوق سے اور راتھکھیایون کے ذوق سے ہر روز اِنعام بخشش دینے لگي - پر وہ کم بخت اُنھین کپڑون سے جیسے ہمیشہ پہنے رہتا تھا حضور مین آتا - بلکہ وہ لباس بھي میلا کچیلا ہوجاتا *

ایک دن پوچھا کہ تجھے سرکار سے اتنا کچھہ ملا - پر تو نے اپني صورت ویسي کي ویسي ہي پریشان بنا رکھي * کیا سبب ہي؟ وے روپے کہان خرچ کیئے یا جمع کر رکھے؟ لڑکے نے یے خاطرداري کي باتین جو سنین اور مجھے اپنا احوال پرسان پایا - آنسو ڈبڈبا کر کہنے لگا - جو کچھہ آپ نے اِس غلام کو عنایت کیا سب اُستاد نے لے لیا - مجھے ایک پیسہ نہین دیا * کہان سے دوسرے کپڑے بناؤن جو پہن کر حضور مین آؤن؟ اِس مین میري تقصیر نہین - مین لاچار ہون * اِس غریبي کے کہنے پر اُسکے ترس آیا * وونہین خواجہ سرا کو فرمایا کہ آج سے اِس لڑکے کو اپني صحبت مین تربیت کرا اور اچھا لباس تیار کروا کر پہنا - اور

لونڈون میں بے فایدہ کھیلنے کودنے نہ دے - بلکہ اپنی خوشی یہہ ہی کہ آداب لایق حضور کی خدمت کے سیکھے اور حاضر رہے * خواجہ سرا موافق فرمانے کے بجا لایا - اور میری مرضی جو اُدھر دیکھی نہایت اُسکی خبرگیری کرنے لگا * تھوڑے دنون میں فراغت اور خوشخوری کے سبب سے اُسکا رنگ و روغن کچھہ کا کچھہ ہو گیا اور کینچلی سی ڈال دی * میں اپنے دل کو ہرچند سنبھالتی - پر اُس کافر کی صورت جی میں ایسی کھپ گئی تھی - یہی جی چاہتا کہ مارے پیار کے اُسے کلیجے میں ڈال رکھون - اور اپنی آنکھون سے ایک پل جدا نکرون *

آخر اُسکو مصاحبت میں داخل کیا - اور خلعتین طرح بطرح کی اور جواہر رنگ برنگ کے پہنا کر دیکھا کرتی * مارے اُسکے نزدیک رہنے سے آنکھون کو سُکھہ کلیجے کو ٹھنڈک ہوتی - ہردم اُسکی خاطرداری کرتی * آخر کو میری یہہ حالت پہنچی کہ اگر ایکدم کچھہ ضروری کام کو میرے سامہنے سے جاتا تو چین نہ آتا * بعد کئی برس کے وہ بالغ ہوا - مسین بھیگنے لگین - چھب تختی درست

ہوئی * تب اُسکا چرچا باہر درباریون مین ہونے لگا * دربان اور روتّے - میوتّرے - باری دار - یساول اور چوبدار اُسکو محل کے اندر آنے جانے سے منع کرنے لگے * آخر اُسکا آنا موقوف ہوا - مجھے تو اُس بغیر کل نہ پرتّی تھی - ایک دم پہارتّ تھا * جب یہہ احوال نا اُمیدی کا سنا - ایسی بدحواس ہوگئی گویا مجھہ پر قیامت توتّی - اور یہہ حالت ہوئی - کہ نہ کچھہ کہہ سکتی ہون - نہ اُس بن رہ سکتی ہون * کچھہ بس نہین چل سکتا - الہی کیا کرون ! عجب طرح کا قلق ہوا * مارے بے قراری کے اُسی محلّی کو (جو میرا بھید و تھا) بلا کر کہا - کہ مجھے غور اور پرداخت اِس لڑکے کی منظور ہی - بالفعل صلاح وقت یہہ ہی کہ ہزار اشرفی پونجی دیکر چوک کے چوراہے مین دوکان جوہری کی کردو - تو تجارت کرکے اُسکے نفع سے اپنی گذران فراغت سے کیا کرے - اور میرے محل کے قریب ایک حویلی اچھے نقشے کی رہنے کے لیئے بنوادو * لونڈی غلام نوکر چاکر جو ضرور ہون مول لیکر اور درماہا مقرّر کرکر اُسکے پاس رکھوادو کہ کسی طرح بے آرام نہو * خواجہ سرا نے اُسکی بود باش

کی اور جوہری پنے اور تجارت کی سب تیاری کر دی * تھوڑے عرصے میں اُسکی دوکان ایسی چمکی اور نمود ہوئی - کہ جو خلعتیں فاخرہ اور جواہر بیش قیمت سرکار میں بادشاہ کی اور امیرونکی درکار و مطلوب ہوتے - اُسی کے یہاں بہم پہنچتے * آہستہ آہستہ یہہ دوکان جمی کہ جو تحفہ ہر ایک ملک کا چاہیئے وہین ملے - سب جوہریون کا روزگار اُسکے آگے مندا ہوگیا * غرض اس شہر میں کوئی برابری اُسکی نہ کرسکتا - بلکہ کسی ملک مین ویسا کوئی نہ تھا *

اِسی کار و بار مین اُسنے تو لاکھون روپے کمائے - پر جدائی اُسکی روز بروز نقصان میرے تن بدن کا کرنے لگی * کوئی تدبیر نہ بن آتی کہ اُسکو دیکھکر اپنے دل کی تسلی کرون * نذان صلاح کی خاطر اُسی واقف کار محلّی کو بلایا اور کہا - کہ کوئی ایسی صورت بن نہیں آتی کہ ذرا اُسکی صورت مین دیکھون اور اپنے دل کو صبر دون * مگر یہہ طرح ہی کہ ایک سُرنگ اُسکی حویلی سے کُھدوا کر محل مین ملا دو * حکم کرتے ہی کئی دنون مین ایسی نقب تیار

ہوئی - کہ جب سانجھہ ہو چُکی ہی وہ خواجہ سرا اُس جوان کو اُسی راہ سے لے آتا * تمام شب شراب کباب وخوشی و خُرّمی مین کٹتی * مین اُسکے ملنے سے آرام پاتی - وہ میرے دیکھنے سے خوش ہوتا * جب فجر کا تارا نِکلتا اور مُوذِّن اذان دیتا - محلّی اُسی راہ سے اُس جوان کو اُسکے گھر پہنچا دیتا * اِن باتون سے سوا اُس خوجے کے اور دو دائیون کے (جنہون نے مجھے دودھ پلایا اور پالا تھا) چوتھا آدمی کوئی واقف نہ تھا *

ایک مُدّت اِسطرح سے گُذری * ایک روز کا یہہ ذِکر ہی - کہ مُوافق معمول کے خواجہ سرا جو اُسکو بلانے گیا - دیکھے تو وہ جوان فکر مند سا چُپکا بیٹھا ہی * محلّی نے پوچھا - آج خیر ہی؟ کیون ایسے دلگیر ہو رہے ہو؟ چلو - حضور نے یاد فرمایا ہی * اُسنے ہرگز کچھہ جواب نہ دیا - زبان نہ ہلائی * خواجہ سرا اپنا سا مُنہہ لیکر اکیلا پھر آیا اور احوال اُسکا عرض کیا * میرے تئین شیطان جو خراب کرے - اِسپر بھی محبت اُسکی دل سے نہ بھولی - اگر یہہ جانتی کہ عشق اور چاہ ایسے نمک حرام

بےوفائی آخر کو بدنام اور رسوا کریگی - اور ننگ و ناموس سب ٹھکانے لگیگا - تو اُمید تھی کہ اُس سے باز آتی اور توبہ کرتی - پھر اُسکا نام نہ لیتی نہ اپنا دل اُس بےحیا کو دیتی * پر ہونا تو یون تھا - حرکت بیجا اُسکی خاطر مین نہ لائی - اور اُسکے نہ آنے کو معشوقون کا چوچلا اور ناز سمجھا * اُسکا نتیجہ یہہ دیکھا کہ اِس سرگذشت سے بغیر دیکھے بھالے تو بھی واقف ہوا - نہین تو مین کہان اور تو کہان ؟ خیر جو ہوا سو ہوا - اِس خردماغی پر اُس گدھے کی خیال نہ کرکے دوبارہ خوجے کے ہاتھ پیغام بھیجا - کہ اگر تو اِس وقت نہین آویگا تو مین کسو نہ کسو ڈھب سے وہان آتی ہون - لیکن میرے آنے مین بڑی قباحت ہی - اگر یہہ راز فاش ہوا تو تیرے حق مین بہت برا ہی * ایسا کام نکر جس مین سوا رسوائی کے اور کچھہ پھل نہ ملے * بہتر یہی ہی کہ جلد آ - نہین تو مجھے پہنچا جان * جب یہہ سندیسا گیا اور اِشتیاق میرا نپٹ دیکھا - بھونڈی سی صورت بنائے ناز نخرے سے آیا *

جب میرے پاس بیٹھا - تب مین نے اُس سے

پوچھا - کہ آج رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث ہی ؟ اِتنی شوخی اور گستاخی تو نے کبھو نکی تھی - ہمیشہ باادب حاضر ہوتا تھا * تب اُسنے کہا - کہ مین گمنام غریب حُضور کی توجّہ سے اور دامن دولت کے باعث اِس مقدور کو پہنچا - بہت آرام سے زندگی کٹتی ہی - آپ کے جان و مال کو دُعا کرتا ہون * یہہ تقصیر پادشاہزادی کے معاف کرنے کے بھروسے اِس گُنہگار سے سرزد ہوئی - امیدوار عفو کا ہون * مین تو جان و دل سے اُسے چاہتی تھی - اُسکی بناوٹ کی باتون کو مان لیا اور شرارت پر نظر نکی - بلکہ پھر دلداری سے پوچھا - کہ کیا تجھکو ایسی مُشکل کٹھن پیش آئی ہی جو ایسا مُتفکّر ہو رہا ہی ؟ اُسکو عرض کر - اُسکی بھی تدبیر ہو جائیگی *

غرض اُسنے اپنی خاکساری کی راہ سے یہی کہا - کہ مُجھکو سب مشکل ہے اور آپکے روبرو سب آسان ہی * آخر اُسکے فحوا اے کلام اور بات کہاؤسے یہہ کُھلا - کہ ایک باغ نہایت سرسبز اور عمارت عالی حوض تالاب کوئے پختہ سمیت غلام کی حویلی کے نزدیک نافِ شہر

میں بکاؤ ہی - اور اُس باغ کے ساتھہ ایک لونڈی بھی
گائن کہ علم موسقی میں خوب سلیقہ رکھتی ہی * لیکن
یے دونوں باہم بکتے ہیں نہ اکیلا باغ - جیسے اونٹ کے
گلے میں بلّی * جو کوئی وہ باغ لیوے اُس کنیز کی بھی
قیمت دیوے - اور تماشا یہہ ہی کہ باغ کا مول لاکھہ روپی -
اور اُس باندی کا بھاو پانچ لاکھہ * فدوی سے اتنے روپی
بالفعل سرانجام نہیں ہوسکتے * میں نے اُسکا دل بہت
بے اختیار شوق میں اُنکی خریداری کے پایا - کہ اِسی واسطے
دل حیران اور خاطر پریشان تھا * باوجودیکہ روبرو
میرے بیٹھا تھا - تب بھی اوسکا چہرہ اور
جی اُداس تھا * مجھے تو خاطرداری اُسکی ہر گھڑی اور
ہر پل منظور تھی - اُسی وقت خواجہ سرا کو حکم کیا - کہ
کل صبح کو قیمت اُس باغ کی لونڈی سمیت چکا کر
قبالہ باغ کا اور خط کنیزک کا لکھوا کر اِس شخص کے
حوالے کرو - اور مالک کو زر قیمت خزانۂ عامرہ سے دلوا دو *
اِس پروانگی کے سنتے ہی جوان آداب بجا لایا اور مُنہہ
پر رونق آئی - ساری رات اُسی قاعدے سے جیسے ہمیشہ

گذرتی تھی ہنسی خوشی سے کٹتی - فجر ہوتے ہی وہ رخصت ہوا * خوجے نے موافق فرمانے کے اوس باغ کو اور لونڈی کو خرید کر دیا * پھر وہ جوان رات کو موافق معمول کے آیا جایا کرتا * ایک روز بہار کے موسم میں (کہ مکان بھی دل چسپ تھا) بدلی گھمنڈ رہی تھی - پھوہیاں پڑ رہیں تھیں - بجلی بھی کوندھ رہی تھی - اور ہوا نرم نرم بہتی تھی - غرض عجیب کیفیت اسدم تھی * جو نہیں رنگ برنگ کے حباب اور گلابیان طاقون پر چنیں ہوئیں نظر پڑیں - دل چاہا کہ ایک گھونٹ لون * جب دو تین پیالون کی نوبت پہنچی وونہیں خیال اُس باغ نو خرید کا گذرا * کمال شوق ہوا کہ ایک دم اِس عالم میں وہان کی سیر کیا چاہیئے * کم بختی جو آوے - اونٹ چڑھے کتّا کاٹے * اچھی طرح بناٹھنا کے ایک دائی کو ساتھ لیکر سرنگ کی راہ سے اُس جوان کے مکان کو گئی - وہان سے باغ کی طرف چلی * دیکھا تو ٹھیک اُس باغ کی بہار بہشت کی برابری کر رہی ہی * قطرے مینہہ کے درختون کی سبز سبز پتیون پر جو پڑے ہیں - گویا

زمرد کی پتریوں پر موتی جڑے ہیں - اور سُرخی پھولوں کی اُس ابر میں ایسی پھپھی لگتی ہی جیسی شام کو شفق پھولے ہی - اور نہریں لبالب مانند فرش آئینے کے نظر آتی ہیں اور موجیں لہراتی ہیں *

غرض اُس باغ میں ہر طرف سیر کرتی پھرتی تھی - کہ دن ہو چکا - سیاہی شام کی نمود ہوئی * اتنے میں وہ جوان ایک روش پر نظر آیا - اور مجھے دیکھکر بہت ادب اور گرم جوشی سے آگے بڑھکے میرے ہاتھہ کو اپنے ہاتھہ پر دھرکر بارہ دری کی طرف لے چلا * جب میں وہاں گئی تو وہاں کے عالم نے سارے باغ کی کیفیت کو دل سے بُھلا دیا * یہہ روشنی کا ٹھاٹھہ تھا - کہ جا بجا قُمقُمے - سرو چراغان - کنول اور فانوس خیال - شمعِ مجلس حیران اور فانوسیں روشن تھیں - کہ شب برات با وجود چاندنی اور چراغان کے اُسکے آگے اندھیری لگتی * ایک طرف آتش بازی - پُھل جھڑی - انار - داؤدی - چھچھوندر - مرواریہ - مہتابی - ہوائی - چرخی - ہتھہ پھول - جاہی - جوہی - تباخے - ستارے چھٹتے تھے *

اِس عرصے مین بادل پھٹ گیا اور چاند نکل آیا - بعینہ جیسے نافرمانی جوڑا پہنے ہوئے کوئی معشوق نظر آجاتا ہی * بڑی کیفیت ہوئی * چاندنی چھٹکتے ہی جوان نے کہا - کہ اب چل کر باغ کے بالاخانے پر بیٹھیئے * مین ایسی احمق ہو گئی تھی کہ جو وہ نگوڑا کہتا سو مین مان لیتی - اب یہہ ناچ نچایا کہ مجھکو اوپر لے گیا * وہ کوٹھا ایسا بلند تھا کہ تمام شہر کے مکان اور بازار کے چراغان گویا اُسکے پائین باغ تھے * مین اُس جوان کے گلے مین بانہہ ڈالے ہوئے خوشی کے عالم مین بیٹھی تھی * اِتنے مین ایک رنڈی نہایت بھونڈی سی - صورت نہ شکل چولھے مین سے نکل - شراب کا شیشہ ہاتھہ مین لیئے ہوئے آ پہنچی * مجھے اُس وقت اُسکا آنا نپٹ بُرا لگا اور اُسکی صورت دیکھنے سے دل مین ہول اُٹھی *

تب مین نے گھبرا کر جوان سے پوچھا کہ یہہ تحفۂ عِلّت کون ہی ؟ تو نے کہان سے پیدا کی ؟ وہ جوان ہاتھہ باندھہ کر کہنے لگا - کہ وہی لونڈی ہی جو اِس باغ کے ساتھہ حضور کی عنایت سے خرید ہوئی * مین نے معلوم

کیا کہ اِس احمق نے بڑی خواہش سے اُسکو لیا ہی - شاید اِسکا دل اُس پر مایل ہی * اسی خاطر سے پیچتاب کھا کر مین چپکی ہو رہی - لیکن دل اُسی وقت سے مُکدّر ہوا اور ناخوشی مزاج پر چھا گئی - تس پر قیامت اُس ایسے ایسے نے یہہ کی کہ ساقی اسی رنڈی کو بنایا * اُسوقت مین اپنا لہو پیتی تھی - اور جیسے طوطی کو کوئی کوّے کے ساتھہ ایک پنجرے مین بند کرتا ہی - نہ جانے کی فُرصت پاتی تھی اور نہ بیٹھنے کو جی چاہتا تھا * قصّہ مُختصر - وہ شراب لہو کی بوند تھی - جسکے پینے سے آدمی حیوان ہو جاوے * دو چار جام ہی دریی اُسی تیزاب کے جوان کو دیئے - اور آدھا پیالہ جوان کی مِنّت سے مین نے بھی زہر مار کیا * آخر وہ پلشت بیحیا بھی بد مست ہو کر اُس مردود سے بیہودہ ادائین کرنے لگی - اور وہ پاجی بھی نشے مین بے لحاظ ہو چلا اور نامعقول حرکتین کرنے لگا *

مجھے یہہ غیرت آئی کہ اگر اُسوقت زمین پھٹے تو مین سما جاون - لیکن اُسکی دوستی کے باعث مین بِلّلّی اُس پر بھی چپ ہو رہی * پر وہ تو اصل کا پاجی تھا -

میرے درگذر کرنیکو نہ سمجھا - نشے کی لہر میں اور بھی دو پیالے چڑھا گیا - کہ رہتا سہتا ہوش جو تھا وہ بھی گم ہوا - اور میری طرف سے مطلق دھڑکا جی سے اُٹھا دیا * نہ اِس بیوفا میں وفا نہ اُس بیحیا میں حیا - جیسی روح ویسے فرشتے * میری اُسوقت یہہ حالت تھی جیسی اوسر چوکی ڈومنی گاوے تال بے تال - اپنے اوپر لعنت کرتی تھی کہ کیون تو یہان آئی جسکی یہہ سزا پائی ؟ آخر کہان تک سہون ؟ میرے سرسے پاؤن تک آگ لگ گئی اور انگارون پر لوٹنے لگی - اس غصے اور طیش مین یہہ کہتا وقت (بیل نہ کودا کودی گون - یہہ تماشہ دیکھے کون ؟) کہتی ہوئی وہان سے اُٹھی *

وہ شرابی اپنی خرابی دل مین سوچا - کہ اگر پادشاہ زادی اِسوقت ناخوش ہوئی تو کال میرا کیا حال ہوگا - اور صبح کو کیا قیامت مچیگی ! اب بنے تو اسکا کام تمام کرڈالون * یہہ اِرادہ اُس غیبانی کی صلاح سے جی مین ٹھہرا کر گلے مین پٹکا ڈال میرے پاؤن آ کر پڑا اور پگڑی سرسے اُتار کر منت وزاری کرنے لگا * میرا دل تو اُسپر لٹو ہو رہا تھا -

دھر لیئے پھرتا پھرتي تھي - اور چکّي کي طرح مین اُسکے خیال رہاین تھي - جو کہتا تھا سو کرتي تھي * جون تون مجھے پھسلا پندھلا کر پھر بٹھلایا - اور اُسي شراب دوآتشہ کے دوچار پیالے بھرکر آپ بھي پیئے اور مجھے بھي دیئے * ایک تو غصے کے مارے جل بھن کر کباب ہو رہي تھي - دوسرے ایسي شراب پي - جلد بیہوش ہو گئي - کچھ حواس باقي نرہے * تب اُس بے رحم - نمک حرام - کتّر سنگدل نے تلوار سے مجھے گھایل کیا - بلکہ اپني دانست مین مار چکا * اُس دم میري آنکھ کھلي تو منھ سے یہي نکلا خیر جیسا ہم نے کیا ویسا پایا - لیکن تو اپنے تئین میرے اِس خون ناحق سے بچائیو *

مبادا ہو کوئي ظالم ترا گریبان گیر
میرے لہو کو تو دامن سے دھو - ہوا سو ہوا

کسي سے یہہ بھید ظاہر نہ کیجیو - ہمنے تو تجھسے جان تک بھي درگذر نہ کي * پھر اُسکو خدا کے حوالے کرکر میرا جي ڈوب گیا - مجھے اپني سدہ بدہ کچھہ نرہي * شاید اُس قصائي نے مجھے مردہ خیال کر اُس صندوق مین ڈال کر

قلعے کی دیوار کے تلے لٹکا دیا - سو تو نے دیکھا * مین کسو کا
بُرا نہ چاہتی تھی - لیکن یہہ خرابیان قسمت مین لکھی
تھین * مٹتی نہین کرم کی ریکھا - ان آنکھون کے سبب
یہہ کچھہ دیکھا * اگر خوب صورتون کے دیکھنے کا دل مین
شوق نہوتا - تو وہ بد بخت میرے گلے کا طوق نہوتا * اللہ
نے یہہ کام کیا کہ تجھہ کو وہان پہنچا دیا - اور سبب میری
زندگی کا کیا * اب حیا جی مین آتی ہی کہ یہہ رسوائیان
کھینچ کر اپنے تئین جیتا نرکھون - یا کسو کو منہہ نہ دکھاؤن *
پر کیا کرون ؟ مرنے کا اِختیار اپنے ہاتھون مین نہین -
خدا نے مار کر پھر جلایا - آگے دیکھیئے کہ کیا قسمت مین
بدا ہی * ظاہر مین تو تیری دوڑ دھوپ اور خدمت کام
آئی جو ویسے زخمون سے شفا پائی * تو نے جان و مال
سے میری خاطر کی اور جو کچھہ اپنی بساط تھی حاضر کی * اُن
دنون تجھے بے خرچ اور دوولا دیکھکر وہ شُقّہ سیدی
بہار کو (جو میر افزا نچی ہی) لکھا * اُس مین یہہ مضمون
تھا کہ مین خیر و عافیت سے ... فلانے مکان مین ہون -
مجھہ بد طالع کی خبر وا... ریفہ کی خدمت مین پہنچا ئیو *

اُسنے تیرے ساتھہ دو کشتیاں نقد کی خرچ کی خاطر
بھیج دیں - اور جب تجھے خلعت اور جواہر کے خرید کرنے
کو یوسف سوداگر بچہ کی دوکان کو بھیجا - مجھے یہہ بھروسا
تھا کہ وہ کم حوصلہ ہر ایک سے جلد آشنا ہو جاتا ہی -
تجھے بھی اجنبی جان کرا غائب ہی کہ دوستی کرنے کے
لیئے اِصرار کر دعوت اور ضیافت کریگا* سو میرا منصوبہ
ٹھیک پڑتا - جو کچھہ میرے دل میں خیال آیا تھا اُس
نے ویسا ہی کیا* تو جب اُس سے قول قرار پھر آنے کا
کرکر میرے پاس آیا اور مہمانی کی حقیقت اور
تجدّ ہونا مجھہ سے کہا - میں دل میں خوش ہوئی - کہ جب تو
اُسکے گھر میں جاکر کھاوے پیویگا - تب اگر تو بھی اُسکو
کو مہمانی کی خاطر بلاویگا وہ دوڑا چلا آویگا* اِس لیئے تجھے
جلد رُخصت کیا* تین دن کے پیچھے جب تو وہاں سے
فراغت کرکے آیا - اور میرے روبرو عذر غیرحاضری کا
شرمندگی سے لایا - میں نے تیری تشفّی کے لیئے فرمایا -
کچھہ مضایقہ نہیں - جب اُسنے رضا دی تب تو آیا*
لیکن بےشرمی خوب نہیں کہ دوسرے کا اِحسان اپنے

سر پر رکھیئے اور اُسکا بدلا نہ کیجئے * اب تو بھی جاکر اُسکی اِستدعا کر - اور اپنے ساتھہ ہی ساتھہ لے آ *

جب تو اُسکے گھر کو گیا تب مین نے دیکھا کہ یہان کچھہ اسباب مہمان داری کا تیار نہین - اگر وہ آجاوے تو کیا کرون ! لیکن یہہ فرصت پائی کہ اِس مُلک مین قدیم سے بادشاہون کا یہہ معمول ہی - آٹھہ مہینے کار و بار مُلکی اور مالی کے واسطے مُلک گیری مین باہر رہتے ہین - اور چار مہینے موسم برسات کے قلعہ مُبارک مین جلوس فرماتے ہین * اُن دِنون دو چار مہینے سے بادشاہ یعنے ولی نعمت مجھہ بدبخت کے بندوبست کی خاطر مُلک گیری کو تشریف لے گئے تھے *

جبتک تو اوس جوان کو ساتھہ لیکر آوے کہ سیدی بہار نے میرا احوال خدمت مین بادشاہ بیگم کی (کہ والدہ مجھہ ناپاک کی ہین) عرض کیا * پھر مین اپنی تقصیر اور گُناہ سے خجل ہوکر اُنکے رو برو جاکر کھڑی ہوئی اور جو سرگذشت تھی سب بیان کی * ہرچند اُنھون نے میرے غائب ہونے کی کیفیت دور اندیشی اور مہرباری سے چھپا

رکھی تھی کہ خدا جانے اسکا انجام کیا ہو - (ابھی یہہ رسوائی ظاہر کرنی خوب نہین - میرے بدلے میرے عیبون کو اپنے پیٹ مین رکھہ چھوڑتا تھا -) لیکن میری تلاش مین تھین * جب مجھے اس حالت مین دیکھا اور سب ماجرا سنا - آنسو بھرلائین اور فرمایا - اے کم بخت ناشدنی! تونے جان بوجھکر نام و نشان بادشاہت کا سارا کھویا - ہزار افسوس ! اور اپنی زندگی سے بھی ہاتھہ دھویا * کاش کے تیرے عوض مین پتھر جنتی تو صبر آتا - اب بھی توبہ کر - جو قسمت مین تھا سو ہوا - اب آگے کیا کریگی ؟ جیویگی یا مریگی ؟ مین نے نہایت شرمندگی سے کہا مجھہ بپتیا کے نصیبون مین یہی لکھا تھا - جو اس بدنامی اور خرابی مین ایسی ایسی آفتون سے بچ کر جیتی رہون * اس سے مرنا ہی بھلا تھا * اگرچہ کلنگ کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگا - پر ایسا کام نہین کیا جس مین ماباپ کے نام کو عیب لگے *

اب یہہ بڑا دکھہ ہی کہ وے دونون بپتیا میرے ہاتھہ سے بچ جاوین اور آپس مین رنگ رلیان مناوین - اور مین انکے ہاتھون سے یہہ کچھہ دکھہ دیکھون *

ضعیف ہی کہ مجھہ سے کچھہ نہو سکے * یہہ اُمیدوار ہون
کہ خانساماں کو پروانگي ہو - تو اسباب ضیافت کا بخوبی
تمام اِس کم بخت کے مکان مین تیار کرے - تو مین
دعوت کے بہانے سے اُن دونون بدبختون کو بلوا کر
اُنکے عملون کی سزا دون - اور عوض لون * جس طرح
اُس نے مجھہ پر ہاتھہ چھوڑا اور گھایل کیا - مین بھی
دونون کو پرزے پرزے کرون - تب میرا کلیجا ٹھنڈا
ہو - نہین تو اُسی غصے کی آگ مین پھک رہی ہون -
آخر جل بل کر بھوبھل ہو جاؤنگی * یہہ سُنکر اَمّا نے آتما کے
نزدیک سے مہربان ہو کر میری عیب پوشی کی - اور سارا لوازمہ
ضیافت کا اُسی خواجہ سرا کے ساتھہ (جو میرا محرم ہی)
کر دیا * سب اپنے اپنے کارخانے مین آکر حاضر ہوئے *
شام کے وقت تو اوس موئے کو لیکر آیا - مجھے اُس
قحبہ باندی کا بھی آنا منظور تھا *

چنانچہ پھر تجھکو تقید کر کر - اُسے بھی بلوا یا * جب
وہ بھی آئی اور مجلس جمی - شراب پی پی کر سب بدمست
اور بیہوش ہوئے - اور اُنکے ساتھہ تو بھی کیفی ہو کر مُردہ سا

پڑا - مین نے قلماقنی کو حکم کیا کہ اُن دونون کا سر تاو ار سے کاٹ ڈال * اُسنے وونہین ایک دم مین شمشیر لگا لکر دونون کے سر کاٹ بدن لال کر دیئے * اور تجھہ پر غصّے کا یہہ باعث تھا کہ مین نے اجازت ضیافت کی دی تھی - نہ دودن کی دوستی پر اعتماد کرکے شریک مے خواری کا ہو * البتہ یہہ تیری حماقت اپنے تئین پسند نہ آئی - اِسواسطے کہ جب تو پی پاکر بے ہوش ہوا - تو پھر توقّع رفاقت کی تجھہ سے کیا ہی ؟ پر تیری خدمت کے حق ایسے میری گردن پر ہین کہ جو تجھہ سے ایسی حرکت ہوتی ہی تو مُعاف کرتی ہون * لے مین نے اپنی حقیقت اِبتداسے اِنتہا تک کہہ سُنائی - اب بھی دل مین کچھہ اور ہوس باقی ہی ؟ جیسے مین نے تیری خاطر کرکے تیرے کہنے کو سب طرح قبول کیا - تو بھی میرا فرمانا اِسی صورت سے عمل مین لا * صلاح وقت یہہ ہی کہ اب اِس شہر مین رہنا میرے اور تیرے حق مین بھلا نہین * آگے تو مختار ہی *

یامعبود الله! شہزادی اِتنا فرماکر چُپ رہی * فقیر

تو دل وجان سے اُسکے حکم کو سب چیزپر مقدم جانتا تھا - اور اُسکی مُحبّت کے جال میں پھنسا تھا - بولا - جو مرضی مُبارک میں آوے سو بہتر - یہہ فدوی بے عُذر بجالاویگا * جب شہزادی نے میرے تئیں فرمان بردار وخدمت گار اپنا پورا سمجھا - فرمایا - دو گھوڑے چالاک او رجانباز (کہ چلنے میں ہوا سے باتیں کریں) پادشاہ کے خاص اصطبل سے منگوا کر تیّار رکھہ * میں نے ویسے ہی پریزاد چارگردے کے گھوڑے چن کر زین بند ھوا کر منگوا لیئے * جب تھوڑی سی رات باقی رہی - پادشاہزادی مردانہ لباس پہن اور پانچوں ہتیار باندھہ کر ایک گھوڑے پر سوار ہوئی - اور دوسرے مرکب پر میں مُسلّح ہوکر چڑھہ بیٹھا اور ایک طرف کی راہ لی *

جب شب تمام ہوئی اور پھر پھٹا ہونے لگا - تب ایک پوکھر کے کنارے پہنچے * اُتر کر منہہ ہاتھہ دھوئے - جلدی جلدی کچھہ ناشتا کرکے پھر سوار ہوکرچلے * کبھو ملکہ کچھہ کچھہ باتیں کرتی اور یوں کہتی - ہم نے تیری خاطر شرم حیا ملک مال ماباپ سب چھوڑا - ایسا نہ ہو کہ

تو بھی اُس ظالم بیوفا کی طرح سلوک کرے * کدھو
مین کچھ احوال اِدھر اُدھر کا راہ کٹنے کے لیئے کہتا اور
اُسکا بھی جواب دیتا - کہ پادشاہزادی! سب آدمی ایک
سے نہین ہوتے * اُس پاجی کی سرشت مین کچھ خلل
ہوگا جو اُس سے ایسی حرکت واقع ہوئی - اور مین نے
تو جان و مال تم پر تصدّق کیا - اور تم نے مجھے ہر طرح
سرفرازی بخشی * اب مین بندہ بغیر داموں کا ہون *
میرے چمڑے کی اگر جوتیان بنوا کر پہنو - تو آہ نکرون *
ایسی ایسی باتین باہم ہوتی تھین اور رات دن چلنے
سے کام تھا * کبھو جو ماندگی کے سبب کہین اُترتے تو
جنگل کے چرند و پرند شکار کرتے - حلال کرکے نمک دان
سے لون نکال چقماق سے آگ جھاڑ بھون بھان کر
کھا لیتے - اور گھوڑونکو چھوڑ دیتے - وے اپنے منہہ
سے گھاس پات چرچگ کر اپنا پیٹ بھر لیتے *

ایک روز ایسے کف دست میدان مین جا نکلے کہ
جہان بستی کا نام نہ تھا اور آدمی کی صورت نظر نہ آتی
تھی - اس پر بھی بادشاہزادی کی رفاقت کے سبب

سے دل عید رات شب برات معلوم ہوتی تھی * جاتے جاتے انچت ایک دریا (کہ جسکے دیکھنے سے کلیجہ پانی ہو) راہ میں ملا * کنارے پر کھڑے ہوکر جو دیکھا - تو جہان تک نگاہ نے کام کیا - پانی ہی تھا - کچھ تھل بیڑا نہ پایا * یا الہی ! اب اِس سمندر سے کیونکر پار اُتریں ! ایکدم اِس دریا - بیچ میں کھڑے رہے * آخر یہہ دل میں لہر آئی کہ ملکہ کو یہین بٹھا کر مین تلاش مین ناؤ نواڑے کی جاؤن - جبتک اسباب گذارے کا ہاتھ آوے - تب تلک وہ نازنین بھی آرام پاوے * تب مین نے کہا ای ملکہ ! حکم ہو تو گھاٹ باٹ اِس دریا کا دیکھون * وہ کہنے لگی - مین بہت تھک گئی ہون - اور بھوکی پیاسی ہو رہی ہون - مین ذرا دم لے لون - جب تک تو پار چلنے کی کچھہ تدبیر کر *

اُس جگہہ ایک درخت پیپل کا تھا - بڑا چھتر باندھے ہوئے - کہ اگر ہزار سوار آوے تو دھوپ اور مینہہ میں اُسکے تلے آرام پاوے * وہان اُسکو بٹھا کر مین چلا - اور چارون طرف دیکھتا تھا کہ کہین بھی زمین پر

یا دریا میں نشان اِنسان کا پاؤن * بُہتیرا سر مارا پر کہیں نہ پایا * آخر مایوس ہوکر وہان سے پھر آیا تو اُس پری کو پیڑ کے نیچے نہ پایا * اُسوقت کی حالت کیا کہون کہ سُرت جاتی رہی * دیوانہ باولا ہو گیا * کبھو درخت پر چڑھ جاتا اور ڈال ڈال پات پات پھرتا - کبھو ہاتھہ پاؤن چھوڑ کر زمین میں گرتا اور اُس درخت کی جڑ کے آس پاس تصدّق ہوتا * کدھو چنگھاڑ مارکر اپنی بےبسی پر رتا * اور کبھو پچّھم سے پورب کو دوڑا جاتا - کدھو اُتّر سے دکھن کو پھر آتا * غرض بُہتیری خاک چھانی لیکن اُس گوہر نایاب کی نشانی نہ پائی * جب میرا کچھہ بس نہ چلا - تب روتا اور خاک سر پر اُڑاتا ہوا تلاش ہر کہین کرنے لگا *

دل میں یہہ خیال آیا کہ شاید کوئی جن اُس پری کو اُٹھا کر لیگیا اور مجھے یہہ داغ دے گیا - یا اُسکے مُلک سے کوئی اُسکے پیچھے لگا چلا آتا تھا - اُسوقت اکیلا پاکر منا منو کر پھر شام کی طرف لے اُبھرا * ایسے خیالون میں گھبرا کر کپڑے وپڑے پھینک پھانک دیئے - ننگا منگا فقیر بن کر شام کے ملک میں صبح سے شام تک

ڈھونڈھتا پھرتا اور رات کو کہیں پڑ رہتا * سارا جہان روند مارا - پر اپنی بادشاہ زادی کا نام و نشان کسی سے نہ سنا - نہ سبب غائب ہونے کا معلوم ہوا * تب دل میں یہہ آیا کہ جب اُس جان کا تو نے کچھہ پتا نہ پایا - تو اب جینا بھی حیف ہی * کسی جنگل میں ایک پہاڑ نظر آیا - تب اُس پر چڑھ گیا اور یہہ ارادہ کیا کہ اپنے تئیں گرا دون - کہ ایک دم میں سر مُنہہ پتّھرون سے ٹکراتے ٹکراتے پھوٹ جاویگا - تو ایسی مصیبت سے جی چھُوٹ جاویگا *

یہہ دل میں کہکر چاہتا ہون کہ اپنے تئیں گراؤن - بلکہ پاؤن بھی اُٹھہ چکے تھے - کہ کسو نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا * اِتنے میں ہوش آگیا - دیکھتا ہون تو ایک سوار سبزپوش مُنہہ پر نقاب ڈالے مجھے فرماتا ہی - کہ کیون تو اپنے مرنے کا قصد کرتا ہی ؟ خُدا کے فضل سے نا اُمید ہونا کُفر ہی * جب تلک سانس ہی - تب تلک آس ہی * اب تھوڑے دنون میں روم کے ملک میں تین درویش تُجھہ سے دُکھی ایسی ہی مصیبت میں پھنسے ہوئے اور ایسے ہی

تماشے دیکھے ہوئے تجھہ سے ملاقات کرینگے * اور وہان کے
بادشاہ کا آزادبخت نام ہی - اُسکو بھی ایک بڑی
مشکل درپیش ہی * جب وہ بھی تم چارون فقیرون
کے ساتھہ ملیگا تو ہر ایک کے دل کا مطلب اور مُراد جو
ہی بخوبی حاصل ہو گی *

مین نے رکاب پکڑ کر بوسہ دیا - اور کہا - اے خدا
کے ولی! تمھارے اتنے ہی فرمانے سے میرے دلِ پُر اضطرار
کو تسلی ہوئی - لیکن خدا کے واسطے یہہ فرمائیے کہ آپ کون
ہین اور اسم شریف کیا ہی؟ تب اُنھون نے کہا
مرتضی علی میرا نام ہی - اور میرا یہی کام ہی کہ جسکو
جو مشکل کٹھن پیش آوے تو مین اُسکو آسان
کردون * اتنا فرماکر نظرون سے پوشیدہ ہو گئے * بارے
اِس فقیر نے اپنے مولا مشکل کشا کی بشارت سے
خاطرجمع کر قصد قسطنطنیہ کا کیا * راہ مین جو کچھہ مصیبتین
قسمت مین لکھی تھین کھینچتا ہوا اُس بادشاہزادی
کی ملاقات کے بھروسے خدا کے فضل سے یہان تک
آپہنچا - اور اپنی خوش نصیبی سے تمھاری خدمت مین

مُشرّف ہوا * ہمارے تمھارے آپس مین ملاقات تو ہوئي- باہم صحبت اور بات چیت مُیسّر آئي * اب چاہیئے کہ پادشاہ آزادبخت سے بھي روشناس اور جان پہچان ہو * بعد اِسکے مقرر ہم پانچون اپنے مقصد دلي کو پہنچینگے * تُم بھي دعا مانگو اور آمین کہو * یا ہادي! اِس حیران سرگردان کي سرگذشت یہہ تھي جو حضوري مین درویشون کي کہہ سنائي * اب آگے دیکھیئے کہ کب یہہ محنت اور غم ہمارا پادشاہ زادي کے ملنے سے خوشي وخُرّمي سے بدل ہو * آزادبخت ایک کونے مین چھپا ہوا چپکا دھیان لگائے پہلے درویش کا ماجرا سُنکر خوش ہوا- پھر دوسرے درویش کي حقیقت کو سننے لگا *

سیر دوسرے درویش کی

جب دوسرے درویش کے کہنے کی نوبت پہنچی - وہ چارزانو ہو بیٹھا اور بولا -

ای یارو! اِس فقیر کا تک ماجرا سنو
مین اِبتدا سے کہتا ہون تا اِنتہا سنو
جس کا علاج کر نہین سکتا کوئی حکیم
ہیگا ہمارا درد نپٹ لا دوا سنو

ای دلق پوشو! یہہ عاجز پادشاہ زادہ فارس کے مُلک کا ہی - ہر فن کے آدمی وہان پیدا ہوتے ہاین - چُنانچہ اصفہان نصف جہان مشہور ہی * ہفت اقلیم مین اُس اقلیم کے برابر کوئی ولایت نہین - کہ وہان کا ستارہ آفتاب ہی اور وہ ساتون کواکب مین نیّرِ اعظم ہی * آب وہوا وہان کی خوش اور لوگ روشن طبع اور صاحب سلیقہ ہوتے ہاین * میرے قبلہ گاہ نے

جو پادشاہ اُس ملک کے تھے (لڑکپن سے قاعدے اور قانون سلطنت کے تربیت کرنے کے واسطے بڑے بڑے دانا اُستاد ہر ایک علم اور کسب کے چنکر میری اتالیقی کے لیئے مقرر کیئے تھے - تو تعلیم کامل ہر نوع کی پاکر قابل ہون * خدا کے فضل سے چودہ برس کے سِن و سال مین سب علم سے ماہر ہوا * گفتگو معقول نشست برخاست پسندیدہ اور جو کچھہ بادشاہون کو لایق اور درکار ہی سب حاصل کیا - اور یہی شوق شب و روز تھا کہ قابلون کی صحبت مین قصّے ہر ایک ملک کے اور احوال اُلوالعزم پادشاہون اور نام آوروں کے سناکرون *

ایک روز ایک مصاحب دانا نے (کہ خوب تواریخ دان اور جہان دیدہ تھا) مذکور کیا - کہ اگرچہ آدمی کی زندگی کا کچھہ بھروسا نہین - لیکن اکثر وصف ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے اِنسان کا نام قیامت تک زبانون پر بخوبی چلا جائیگا * مین نے کہا - اگرتھوڑا سا احوال اُسکا مفصّل بیان کرو تو مین بھی سُنون - اور اُسپر عمل کرون * تب وہ شخص حاتم طائی کا ماجرا اِس طرح

سے کہنے لگا - کہ حاتم کے وقت مین ایک بادشاہ عرب کا
نوفل نام تھا - اُسکو حاتم کے ساتھہ بسبب نام آوری کے
دُشمنی کمال ہوئی * بہت سا لشکر فوج جمع کرکر لڑائی کی
خاطر چڑھہ آیا * حاتم تو خدا ترس اور نیک مرد تھا - یہہ
سمجھا کہ اگر مین بھی جنگ کی تیاری کرون - تو خدا کے
بندے مارے جائینگے - اور بڑی خونریزی ہوگی * اِسکا
عذاب میرے نام لکھا جائیگا * یہہ بات سوچ کرتن تنہا
اپنی جان لیکر ایک پہاڑ کی کھوہ مین جا چھپا * جب حاتم
کے غایب ہونے کی خبر نوفل کو معلوم ہوئی - سب
اسباب اور گھربار حاتم کا قُرق کیا - اور منادی کروادی -
کہ جو کوئی ڈھونڈھہ ڈھانڈھہ کر پکڑ لاوے - پانسو اشرفی
بادشاہ کی سرکار سے انعام پاوے * یہہ سنکر سب کو
لالچ آیا - اور جستجو حاتم کی کرنے لگے *

ایک روز ایک بوڑھا اور اُسکی بڑھیا دو تین
بچے چھوٹے چھوٹے ساتھہ لیئے ہوئے لکڑیان توڑنے کے
واسطے اُس غار کے پاس (جہان حاتم پوشیدہ تھا)
پہنچے - اور لکڑیان اُس جنگل سے چننے لگے * بڑھیا

بولی - کہ ہمارے دن کچھہ بھلے آتے - تو حاتم کو کہیں ہم دیکھہ پاتے - اور اُسکو پکڑ کر نوفل کے پاس لیجاتے - تو وہ پانچ سو اشرفی دیتا - اور ہم آرام سے کھاتے - اِس دُکھہ دَھندے سے چھوٹ جاتے * بوڑھے نے کہا - کیا ٹر ٹر کرتی ہی ؟ ہمارے طالع میں یہی لکھا ہی کہ روز لکڑیاں توڑیں اور سرپر دھر بازار میں بیچیں - تب کون روٹی میسّر آوے یا ایک روز جنگل سے باگھہ لیجاوے * لے اپنا کام کر - ہمارے ہاتھہ حاتم کاہے کو آویگا - اور پادشاہ سے اِتنے روپے دلاویگا ؟ عورت نے ٹھنڈی سانس بھری اور چپکی ہورہی *

یے دونوں کی باتیں حاتم نے سنیں - مردمی اور مروّت سے بعید جانا کہ اپنے تئیں چھپائیے اور جان کو بچائیے - اور اِن دونوں بیچاروں کو مطلب تک نہ پہنچائیے * سچ ہی - اگر آدمی میں رحم نہیں تو وہ اِنسان نہیں - اور جسکے جی میں درد نہیں وہ قصائی ہی *

درد دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیئے کُچھہ کم نہ تھے کرّو بیان

غرض حاتم کی جوانمردی نے نہ قبول کیا کہ اپنے کانون سے سُنکر چپکا ہورہے * وو نہین باہر نکل آیا اور اُس بوڑھے سے کہا - کہ اے عزیز! حاتم مین ہی ہون - میرے تئین نوفل کے پاس لیچل - وہ مجھے دیکھیگا اور جو کچھہ روپی دینے کا اقرار کیا ہی - تجھے دیویگا * پیرمرد نے کہا - سچ ہی - کہ اِس صورت مین بھلائی اور بہبودی میری البتّہ ہی - لیکن وہ کیا جانے تجھہ سے کیا سلوک کرے؟ اگر مارڈالے تو مین کیا کرون؟ یہہ مجھسے ہرگز نہ ہوسکیگا کہ تجھہ کو اپنی طمع کی خاطر دشمن کے حوالے کرون * وہ مال کی دن کھاؤنگا اور کب تک جیونگا؟ آخر مرجاونگا - تب خدا کو کیا جواب دونگا؟ حاتم نے بہتیری منّت کی - کہ مجھے لیچل - مین اپنی خوشی سے کہتا ہون - اور ہمیشہ اِسی آرزو مین رہتا ہون - کہ میرا جان و مال کسو کے کام آوے تو بہتر ہی - لیکن وہ بوڑھا کسی طرح راضی نہ ہوا کہ حاتم کو لیجاوے اور انعام پاوے * آخر لاچار ہوکر حاتم نے کہا - اگر تو مجھے یون نہین لیجاتا - تو مین آپ سے آپ بادشاہ پاس جاکر کہتا ہون - کہ اِس بوڑھے نے مجھے

جنگل میں ایک پہاڑ کی کھوہ میں چھپا رکھا تھا * وہ بوڑھا
ہنسا اور بولا - بھلائی کے بدلنے برائی ملے - تو یا نصیب !
اِس ردو بدل کے سوال وجواب میں آدمی اور بھی
آپہنچے - بھیڑ لگ گئی * اُنھون نے معلوم کیا کہ حاتم
یہی ہی - تُرت پکڑ لیا - اور حاتم کو لیچلے * وہ بوڑھا
بھی افسوس کرتا ہوا پیچھے پیچھے ساتھہ ہو لیا * جب
نوفل کے روبرو لیگئے - اُسنے پوچھا - کہ اِسکو کون پکڑ
لایا؟ ایک بدذات سنگ دل بولا - کہ ایسا کام سوائے
ہمارے کون کرسکتا ہی ؟ یہہ فتح ہمارے نام ہی -
ہمنے عرش پر جھنڈا گاڑا ہی * ایک اور لنترانی والا
ڈینگ مارنے لگا - کہ میں کئی دن سے دوڑ دھوپ کر
جنگل سے پکڑ لایا ہون - میری محنت پر نظر کیجیئے - اور
جو قرار ہی سو دیجئے * اِسیطرح اشرفیون کے لالچ سے
ہر کوئی کہتا تھا کہ یہہ کام مجھہ سے ہوا * وہ بوڑھا چُپکا
ایک کونے میں لگا سبکی شیخیان سن رہا تھا - اور حاتم
کی خاطر کھڑا روتا تھا * جب اپنی اپنی دلاوری اور مردانگی
سب کہہ چکے - تب حاتم نے پادشاہ سے کہا - اگر سچ

پوچھو تو یہہ ہی - کہ وہ بوڑھا جو الگ سب سے کھڑا ہی مجھکو لایا ہی * اگر قیافہ پہچانتا جانتے ہو تو دریافت کرو - اور میرے پکڑنے کی خاطر جو قبول کیا ہی پورا کرو - کہ سارے ڈیل مین زبان حلال ہی - مرد کو چاہیئے جو کہے سو کرے - نہین تو جیبہہ حیوان کو بھی خدا نے دی ہی - پھر حیوان اور اِنسان مین کیا تفاوت ہی ؟

نوفل نے اُسن لکڑہارے بوڑھے کو پاس بلا کر پوچھا - کہ سچ کہہ اصل کیا ہی ؟ حاتم کو کون پکڑ لایا ؟ اُسں بیچارے نے سر سے پاؤن تک جو گذرا تھا راست کہہ سُنایا - اور کہا - کہ حاتم میری خاطر آپ سے آپ چلا آیا ہی * نوفل یہہ ہمت حاتم کی سُنکر مُتعجّب ہوا - کہ بلے بے تیری سخاوت ! اپنی جان کا بھی خطرہ نکیا - جتنے جھوٹھہ دعوی حاتم کے پکڑ لانے کے کرتے تھے - حکم کیا کہ اُنکی تُنڈیان کس کر پان سو اشرفی کے بدلے پان پان سی جوتیان اُنکے سرپر لگاؤ کہ اُنکا بھیجا نکل پڑے * وو نہین تڑ تڑ پیزاریں پڑنے لگین کہ ایک دم مین سر اُنکے گنجے ہو گئے * سچ ہی - جھوٹھہ بولنا ایسا ہی گناہ ہی

که کوئي گناه اُسکو نهین پهنچتا * خدا سبکو اس بلا سے محفوظ رکھے - اور جھوٹھه بولنے کا چسکا نه دے * بهت آدمي جھوٹھه موٹھه بکے جاتے هین - لیکن آزمایش کے وقت سزا پاتے هین *

غرض اُن سب کو موافق اُنکے اِنعام دیکر - نوفل نے اپنے دل مین خیال کیا - که حاتم سے شخص سے (که ایک عالم کو اُس سے فیض پهنچتا هی - اور محتاجو نکي خاطر جان اپني دریغ نهین کرتا - اور خدا کي راه مین سرتاپا حاضر هی) دشمني رکھني اور اُسکا مدعي هونا مرد آدمیت اور جوانمردي سے بعید هی * وو هین حاتم کا هاتھه بڑي دوستي اور گرم جوشي سے پکڑ لیا اور کها - کیون نهو! جب ایسے هو تب ایسے هو * تواضُع تعظیم کرکر پاس بٹھایا - اور حاتم کا ملک واملاک اور مال و اسباب جو کچھه ضبط کیا تھا - وو نهین چھوڑ دیا * نئے سر سے سرداري قبیلهٔ طي کي اُسے دي - اور اُس بوڑھے کو پانچ سو اشرفیان اپنے خزانے سے دلوادین * وه دعا دیتا چلا گیا *

جب یهه ماجرا حاتم کا مین نے تمام سنا - جي مین

غیرت آئی - اور یہہ خیال گذرا کہ حاتم اپنی قوم کا فقط رئیس تھا - جن نے ایک سخاوت کے باعث یہہ نام پیدا کیا کہ آج تک مشہور ہی * مین خدا کے حکم سے پادشاہ تمام ایران کا ہون - اگر اِس نعمت سے محروم رہون تو بڑا افسوس ہی * في الواقع دنیا مین کوئی کام بڑا داد و دہش سے نہین - اِسواسطے کہ آدمی جو کچھہ دنیا مین دیتا ہی - اُسکا عِوض عاقبت مین لیتا ہی * اگر کوئی ایک دانہ بوتا ہی - تو اُس سے کتنا کچھہ پیدا ہوتا ہی ! یہہ بات دل مین ٹھہرا کر میر عِمارت کو بُلوا کر حکم کیا - کہ ایک مکان عالیشان - جسکے چالیس دروازے بُلند اور بہت کُشادہ ہون - باہر شہر کے جلد بنواؤ * تھوڑے عرصے مین ویسی ہی عمارت وسیع - جیسا دل چاہتا تھا - بنکر تیار ہوئی - اور اُس مکان مین ہر روز ہر وقت فجر سے شام تک محتاجون اور بے کسون کے تئین روپئے اشرفیان دیتا - اور جو کوئی جس چیز کا سوال کرتا مین اُسے مالا مال کرتا *

غرض چالیسون دروازے سے حاجت مند آتے - اور جو چاہتے سو لیجاتے * ایک روز کا یہہ ذکر ہی - کہ ایک

فقير سامهنے کے دروازے سے آيا اور سوال کيا * مين نے اُسے ايک اشرفي دي * پھر وهي دوسرے دروازے هوکر آيا - دو اشرفيان مانگين - مين نے پہچان کر درگذر کي اور دين * اِسي طرح اُن نے هر ايک دروازے سے آنا اور ايک ايک اشرفي بڑهانا شروع کيا - اور مين بهي جان بوجهکر انجان هوا - اور اُسکے سوال کے موافق ديا کيا * آخر چاليسوين دروازے کي راه سے آکر چاليس اشرفيان مانگين * وه بهي مين نے دلوادين * اِتنا کچهه ليکر وه درويش پهر پهلے دروازے سے گُهس آيا اور سوال کيا * مُجهے بهت بُرا معلوم هوا - مين نے کها - سُن اي لالچي! تو کيسا فقير هي که هرگز فقر کے تينون حرفون سے بهي واقف نهين؟ فقير کا عمل ان پر چاهيئے * فقير بولا - بهلا داتا! تمهين بتاؤ * مين نے کها - (ف) سے فاقه - (ق) سے قناعت - (ر) سے رياضت نکلتي هي * جس مين يے باتين نهون وه فقير نهين * اِتنا جو تجهے ملا هي اسکو کها پي کر پهر آئيو اور جو مانگيگا ليجائيو * يهه خيرات احتياج رفع کرنيکے واسطے هي - نه جمع کرنيکے ليئے *

اے حریص ! چالیس دروازوں سے تو نے ایک ایک اشرفی سے چالیس اشرفیوں تک لیں - اسکا حساب تو کر کہ ریوڑیکے پھیر کی طرح کتنی اشرفیاں ہوئیں ! اور اس پر بھی تجھے حرص پھر پہلے دروازے سے لے آئی * اتنا مال جمع کر کر کیا کریگا ؟ فقیر کو چاہیے کہ ایک روز کی فکر کرے - دوسرے دن پھر نئی روزی رزّاق دینے والا موجود ہی * اب حیا و شرم پکڑ - اور صبر و قناعت کو کام فرما * یہہ کیسی فقیری ہی جو تجھے مرشد نے بتائی ہی ؟

یہہ میری بات سُنکر خفا اور بد دماغ ہوا - اور جتنا مُجھہ سے لیکر جمع کیا تھا - سب زمین میں ڈال دیا اور بولا - بس بابا ! اتنے گرم مت ہو - اپنی کائنات لیکر رکھہ چھوڑو - پھر سخاوت کا نام نہ لیجیو - سخی ہونا بہت مُشکل ہي - تُم سخاوت کا بوجھہ نہیں اُٹھا سکتے * اُس منزل کو کب پہنچو گے ؟ ابھی دلّی دور ہی * سخی کے بھی تین حرف ہیں - پہلے اُن پر عمل کرو - تب سخی کہلاؤ * تب تو میں ڈرا اور کہا - بھلا داتا ! اِسکے معنے مجھے سمجھاؤ * کہنے لگا - (س) سے سمائی - اور (خ) سے

خوف الهي - اور (ي) سے یاد رکھنا اپني پیدایش اور مرنے کو * جب تلک اِتنا نهولے تو سخاوت کا نام نه لے - اور سخي کا یهه درجه هے که اگر بدکار هو - تو بهي دوست خدا کا هے * اِس فقیر نے بهت مُلکوں کي سیر کي هے - لیکن سواے بصرے کي بادشاه زادي کے کوئي سخي دیکهنے مین نه آیا * سخاوت کا جامه خدا نے اُس عورت پر قطع کیا هے - اور سب نام چاهتے هین پر ویسا کام نهین کرتے * یهه سنکر مین نے بهت مِنّت کي - اور قسمین دین - که میري تقصیر معاف کرو اور جو چاهیئے سو لو * میرا دیا هرگز نه لیا - اور یهه بات کهتا هوا چلا - اب اگر اپني ساري بادشاهت مجهے دے تو اُس پر بهي نه تهوکون * یهه کهتا هوا وه چلا گیا - پر بصرے کي بادشاهزادي کي یهه تعریف سُننے سے دل بیکل هوا - کسي طرح کل نه تهي * اب یهه آرزو هوئي که کسي صورت سے بصرے چل کر اُسکو دیکها چاهیئے *

اِس عرصے مین بادشاه نے وفات پائي - اور تخت پر مین بیٹها - سلطنت ملي پر وه خیال نه گیا * وزیر اور

امیرون سے (جو پاۓ تخت سلطنت کے اور ارکان مملکت کے تھے) مشورت کی - کہ سفر بصرے کا کیا چاہتا ہون - تم اپنے کام مین مستعد رہو * اگر زندگی ہی تو سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہی - جلد پھر آتا ہون * کوئی میرے جانے پر راضی نہوا * لاچار دل تو اُداس ہو رہا تھا - ایک دن بغیر سبکے کہے سنے چپکے وزیر باتدبیر کو بلاکر مختار اور وکیل مطلق اپنا کیا - اور سلطنت کا مدارالمہام بنایا * پھر مین نے گیروا بستر پہن - فقیری بھیس کر - اکیلے راہ بصرے کی لی * تھوڑے دنون مین اُسکی سرحد مین جا پہنچا * تب سے یہہ تماشا دیکھنے لگا - کہ جہان رات کو جاکر مقام کرتا - نوکر چاکر اسی ملکہ کے استقبال کرکر ایک مکان معقول مین اُتارتے - اور جتنا لوازمہ ضیافت کا ہوتا ہی بخوبی موجود کرتے - اور خدمت مین دست بستہ تمام رات حاضر رہتے * دوسرے دن دوسری منزل مین یہی صورت پیش آتی * اِس آرام سے مہینون کی راہ طی کی - آخر بصرے مین داخل ہوا * وہین ایک جوان شکیل خوش لباس نیک خو صاحب مُروّت (دانائی اُسکے

قیافے سے ظاہر تھی) میرے پاس آیا اور نپٹ شیرین زبانی سے کہنے لگا - کہ مین فقیرون کا خادم ہون - ہمیشہ اِسکی تلاش مین رہتا ہون - کہ جو کوئی مسافر فقیر یا دنیادار اِس شہر مین آوے - میرے گھر مین قدم رنجہ فرماوے سواے ایک مکان کے یہان اور بدیسی کے رہنے کی جگہہ نہین ہی * آپ تشریف لے چلئے اور اُس مقام کو زینت بخشئے اور مجھے سرفراز کیجئے *

فقیر نے پوچھا صاحب کا اسم شریف کیا ہی ؟ بولا - اِس گمنام کا نام بیدار بخت کہتے ہین * اُسکی خوبی اور تملّق دیکھکر یہ عاجز اُسکے ساتھہ چلا - اور اُسکے مکان مین گیا * دیکھا ایک عمارت عالی شان لوازم شاہانہ سے تیار ہی * ایک دالان مین اُسنے لیجا کر بٹھایا - اور گرم پانی منگوا کر ہاتھہ پاؤن دھلواے - اور دسترخوان بچھوا کر مجھہ تن تنہا کے روبرو بکاول نے ایک تورے کا تورا چُن دیا * چار مُشقاب - ایک مین یخنی پلاؤ - دوسرے مین قورما پلاؤ - تیسرے مین متنجن پلاؤ - اور چوتھے مین کوکو پلاؤ - اور ایک قاب زردے کی اور کئی طرح کے قلیئے -

دو پیازہ - نرگسی - بادامی - روغن جوش - اور روٹیان کئی قسم کی - باقرخانی - تنکی - شیرمال - گاو دیدہ - گاو زبان - نان نعمت - پراٹھے - اور کباب کوفتے کے - تکے کے - مرغ کے - خاگینہ - ملغوبہ - شبدیگ - دم پخت - حلیم - ہریسہ - سموسے - ورقی - قبولی - فرنی - شیربرنج - ملائی - حلوا - فالودہ - پن بھتا - نمش - آبشورہ - ساق عروس - لوزیات - مربا - اچاردان - دہی کی قلفیان * یے نعمتین دیکھکر روح بھر گئی - جب ایک ایک نوالہ ہر ایک سے لیا پیٹ بھر گیا - تب ہاتھ کھانے سے کھینچا *

وہ شخص مجوز ہوا کہ صاحب نے کیا کھایا؟ کھانا تو سب امانت دھرا ہی - بے تکلف اور نوش جان فرمائیے * مین نے کہا - کھانے مین شرم کیا ہی؟ خدا تمھارا خانہ آباد رکھے * جو کچھہ میرے پیٹ مین سمایا سو مین نے کھایا - اور ذایقے کی اُسکے کیا تعریف کرون! کہ اب تک زبان چاٹتا ہون - اور جو ڈکار آتی ہی سو معطر - لو اب مزید کرو * جب دسترخوان اُٹھا - زیر انداز کاشانی مخمل کا منقیشی بچھا کر چلمچی آفتابہ طلائی لاکر بیسن دان مین

سے خوشبو بسن دیکر گرم پانی سے میرے ہاتھ
دھلائے * پھر پاندان جڑاؤ میں گلوریاں سونیکے پکھڑوتوں
میں بندھی ہوئیں - اور چوگھڑون میں کھلوریان اور چکنی
سپاریان اور لونگ اِلاچیان روپے کے ورقون میں مڑھی ہوئیں
لا کر رکھیں * جب میں پانی پینے کو مانگتا تب صُراحی برف
میں لگی ہوئی آبدار لے آتا * جب شام ہوئی - فانوس میں
کافوری شمعیں روشن ہوئیں * وہ عزیز بیٹھا ہوا باتیں
کرتا رہا * جب پہر رات گئی - بولا - اب اِس چھپر کھٹ
میں (کہ جسکے آگے دلد ابیش گیر کھڑا ہی) آرام
کیجیئے * فقیر نے کہا - ای صاحب ! ہم فقیرون کو ایک
بوریا یا مرگ چھالا بِستر کے لیئے بہت ہی - یہہ خدا نے
تم دُنیادارون کے واسطے بنایا ہی *
کہنے لگا - یہہ سب اسباب درویشون کی خاطر ہی -
کچھہ میرا مال نہیں * اُسکے بجد ہونے سے اُن بچھونون
پر (کہ پھولون کی سیج سے بھی نرم تھے) جا کر لیتا *
دونون پٹیون کی طرف گلدان اور رچنگیرین پھولون کی
چُنی ہوئین - اور عود سوز لخلخے روشن تھے - جدھر کی

کروٹ لیتا - دماغ معطّر ہو جاتا * اس عالم مین سو رہا *
جب صُبح ہوئی ناشتے کو بھی بادام - پستے - انگور -
ناشپاتی - انار - کشمش - چھوہارے - اور میوے کا شربت
لاحاضر کیا * اِسیطور سے تین دن رات رہا - چوتھے روز
مین نے رخصت مانگی * ہاتھہ جوڑ کر کہنے لگا - شاید اِس
گنہگار سے صاحب کی خدمتگاری مین کچھہ قصور ہوا - کہ
جسکے باعث مزاج تُمھارا مُکدّر ہوا ! مین نے حیران ہوکر
کہا - برا ے خدا یہہ کیا مذکور ہی ! لیکن مہمانی کی شرط
تین دن تک ہی - سو مین رہا - زیادہ رہنا خوب نہین -
اور علاوہ یہہ فقیر واسطے سیر کے نکلا ہی - اگر ایک ہی
جگہہ رہ جاوے تو مناسب نہین - اِسلیئے اِجازت چاہتا
ہی - نہین تو تُمھاری خوبیان ایسی نہین کہ جدا ہونے کو
جی چاہے *

تب وہ بولا - جیسی مرضی - لیکن ایک ساعت
توقُّف کیجیئے کہ بادشاہزادی کے حضور مین جاکر عرض کرون *
اور تم جو جایا چاہتے ہو - تو جو کچھہ اسباب اوڑھنے بچھانے
کا اور کھانے کے باسن روپے سونے کے اور جڑاؤ کے

اِس مہمان خانے میں ہیں - یہہ سب تمہارا مال ہی - اِسکے ساتھہ لیجانیکی خاطر جو فرماؤ تدبیر کی جاوے * میں نے کہا - لاحول پڑھو - ہم فقیر نہ ہوئے بھاٹ ہوئے - اگر یہی حرص دِل میں ہوتی تو فقیر کاہے کو ہوتے - دُنیاداری کیا بری تھی ! اُس عزیز نے کہا - اگر یہہ احوال ملکہ سنے - تو خدا جانے مجھے اِس خدمت سے تغیر کر کر کیا سلوک کرے * اگر تمھیں ایسی ہی بے پروائی ہی - تو اِن سبکو ایک کوٹھری میں امانت بند کر کر دروازے کو سربمہر کردو - پھر جو چاہو سو کیجیو *

میں نہ قبول کرتا تھا - اور وہ بھی نہ مانتا تھا - لاچار یہی صلاح ٹھہری کہ سب اسباب کو بند کر کر قفل کردیا - اور منتظر رخصت کا ہوا * اتنے میں ایک خواجہ سرا معتبر - سرپر سرپیچ اور گوشپیچ اور کمر میں پٹکا باندھے - ایک عصا سونے کا جڑاؤ ہاتھہ میں - اور ساتھہ اُسکے کئی خدمتگار معقول عہدے لیئے ہوئے - اِس شان و شوکت سے میرے نزدیک آیا * ایسی ایسی مہربانی اور ملایمت سے گفتگو کرنے لگا کہ جسکا بیان نہیں کرسکتا -

پھر بولا - کہ ای میان ! اگر توجہ اور کرم کرکر اِس مُشتاق کے غریب خانے کو اپنے قدم کی برکت سے رونق بخشو - تو بندہ نوازی اور غریب پروری سے بعید نہین ٭

شاید شاہزادی سنے کہ کوئی مسافر یہان آیا تھا - اُسکی تواضع مدارات کسو نے نکی - وہ یونہین چلا گیا - اِسواسطے واللہ اعلم مجھ پر کیا آفت لاوے اور کیسی قیامت اُٹھاوے - بلکہ حرف زندگی پر ہی ٭ مین نے اِن باتون کو نہ مانا - تب خواہ مخواہ منتین کرکے مجھے تئین اور ایک حویلی مین (کہ پہلے مکان سے بہتر تھی) لے گیا ٭ اُسنے پہلے میزبان کی مانند تین دن رات دونون وقت ویسے ہی کھانے - اور صبح اور تیسرے پہر شربت - اور تفنن کی خاطر میوے کھلائے - اور باسن نقرئی و طلائی اور فرش فروش اور اسباب جو کچھ وہان تھا - مجھسے کہنے لگا کہ اِن سب کے تم مالک و مختار ہو - جو چاہو سو کرو ٭

مین یے باتین سنکر حیران ہوا اور چاہا کہ کسی نہ کسی

طرح یہان سے رخصت ہو کر بھاگون * میرے بشرے کو دیکھکر وہ محلّي بولا - اي خدا کے بندے ! جو تیرا مطلب یا آرزو ہو سو مجھسے کہہ - تو حضور مین ملکہ کے جاکر عرض کرون * مین نے کہا - مین فقیري کے لباس مین دُنیا کا مال کیا مانگون کہ تم بغیر مانگے دیتے ہو - اور مین انکار کرتا ہون ؟ تب وہ کہنے لگا - کہ حرص دنیا کي کسي کے جي سے نہین گئي - چنانچہ کسو کب نے یہہ کبت کہا ہي -

نکھ بن کتا دیکھے - سیس بھاري جتا دیکھے - جوگي کن پھٹا دیکھے - چھار لائے تن مین *

موني انبول دیکھے - سیورا سرچھول دیکھے - کرت کاول دیکھے - بن کھنڈي بن مین *

بیر دیکھے - سور دیکھے - سب گني اور کوڑھ دیکھے - مایا کے پور دیکھے - بھول رہے دھن مین *

آد انت سُکھي دیکھے - جنم ہي کے دکھي دیکھے - پر وے نہ دیکھے جن کے لوبھ ناہین من مین *

مین نے یہہ سنکر جواب دیا - کہ یہہ سچ ہي - پر مین کچھہ نہین چاہتا - اگر فرماوٗ تو ایک رقعہ سربمہر اپنے

مطلب کا لکھکر دون - جو حضور ملکہ کے پہنچا دو - تو بڑی مہربانی ہی - گویا تمام دنیا کا مال مجھکو دیا * بولا - بسر و چشم - کیا مضایقہ ؟ مین نے ایک رقعہ لکھا - پہلے شکر خدا کا پھر احوال - کہ یہہ بندہ خدا کا کئی روز سے اِس شہر مین وارد ہی - اور سرکار سے سب طرح کی خبر گیری ہوتی ہی - جیسی خوبیان اور نیک نامیان ملکہ کی سنکر اِشتیاق دیکھنے کا ہوا تھا - اُس سے چار چند پایا * اب حضور کے ارکان دولت یون کہتے ہین - کہ جو مطلب اور تمنا تیری ہو سو ظاہر کر * اِسواسطے بے حجابانہ جو دلکی آرزو ہی سو عرض کرتا ہون - کہ مین دُنیا کے مال کا محتاج نہین - اپنے ملک کا مین بھی بادشاہ ہون * فقط یہان تلک آنا اور محنت اُٹھانا آپ کے اشتیاق کے سبب سے ہوا - جو تن تنہا اِس صورت سے آپہنچا ہون * اب اُمید ہی کہ حضور کی توجّہ سے یہہ خاک نشین مطلب دلی کو پہنچے تو لایق ہی - آگے جو مرضی مبارک * لیکن اگر یہہ التماس خاکسار کا قبول نہ ہوگا - تو اِسی طرح خاک چھانتا پھریگا اور اس جان بیقرار کو آپ کے عشق

مین نثار کریگا * مجنون اور فرہاد کے مانند جنگل مین یا پہاڑ پر مر رہیگا *

یہي مدّعا لکھکر اُس خوجے کو دیا - اُسنے پادشاہزادي تک پہنچایا * بعد ایک دم کے پھر آیا اور میرے تئین بلایا - اور اپنے ساتھ محل کي ڈیوڑھي پر لیگیا * وہان جاکر دیکھا - تو ایک بوڑھي سي عورت صاحب لیاقت سنہري کرسي پر گہنا پاتا پہنے ہوئي بیٹھي ہی - اور کئي خوجے خدمتگار تکلّف کے لباس پہنے ہوے ہاتھ باندھے سامھنے کھڑے ہین * مین اُسے مختار کار جانکر اور دیرینہ سمجھکر دست بسر ہوا * اُس ماما نے بہت مہرباني سے سلام لیا - اور حکم کیا کہ آو بیٹھو - خوب ہوا جو تُم آئے * تمھین نے ملکہ کے اِشتیاق کا رُقعہ لکھا تھا؟

مین شرم کھاکر چُپ ہو رہا اور سرنیچا کرکے بیٹھا *

ایک ساعت کے بعد بولي - کہ اے جوان! پادشاہزادي نے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی - کہ مجھکو خاوند کرنے سے عیب نہین - تُم نے میري درخواست کي - لیکن اپني بادشاہت کا بیان کرنا اور

اِس فقیري مین اپنے تئین پادشاہ سمجھنا اور اُسکا غُرور کرنا نپٹ بیجا ہی - اِسواسطے کہ سب آدمي آپس مین في الحقیقت ایک ہین - لیکن فضیلت دین اسلام کي البتہ ہی * اور مین بھي ایک مدّت سے شادي کرنیکي آرزومند ہون - اور جیسے تم دولت دُنیا سے بے پروا ہو - میرے تئین بھي حق تعالی نے اتنا مال دیا ہی کہ جسکا کچھہ حساب نہین * پر ایک شرط ہی کہ پہلے مہر ادا کرلو - اور مہر شاہزادي کا ایک بات ہی جو تمسے ہوسکے * مین نے کہا - مین سب طرح حاضر ہون - جان و مال سے دریغ نہین کرنے کا - وہ بات کیا ہی ؟ کہو تو سنون * تب اُسنے کہا - آج کے دن رہ جاؤ - کل تمھین کہہ دونگي * مین نے خوشي سے قبول کیا اور رُخصت ہوکر باہر آیا *

دن تو گذرا - جب شام ہوئي مجُھے ایک خواجہ سرا محل مین بُلا کرلیگیا * جاکر دیکھا تو اکابر عالم فاضل صاحب شرع حاضر ہین - مین بھي اُسي جاسے مین جاکر بیٹھا کہ اِتنے مین دسترخوان بچھایا گیا - اور کھانے اقسام اقسام کے

شیرین اور نمکین چنے گئے * وے سب کھانے لگے - اور مجھے بھي تواضع کرکر شریک کیا * جب کھانے سے فراغت ہوئي - ایک دائي اندر سے آئي اور بولي - کہ بہروز کہان ہی؟ اُسے بلاؤ * یساول نے وو نہین حاضر کیا * اُسکي صورت بہت مرد آدمي کي سي اور بہت سي کنجیان روپے سونے کي کمر مین لتکي ہوئین - سلام علیک کرکر میرے پاس آکر بیتھا * وہي دائي کہنے لگي - کہ اي بہروز! تو نے جو کچھہ دیکھا ہی - مفصل اُسکا بیان کر *

بہروز نے یہہ داستان کہني شروع کي اور مجھہ سے مخاطب ہوکر بولا - اي عزیز! ہماري پادشاہزادي کي سرکار مین ہزارون غلام ہین کہ سوداگري کے کام مین متعین ہین * اُن مین سے ایک مین بھي ادنا خانہ زاد ہون * ہر ایک ملک کي طرف لاکھون روپیے کا اسباب اور جنس دیکر رخصت فرماتي ہین - جب وہ وہان سے پھر آتا ہی تب اُس سے اُس دیس کا احوال اپنے حضور مین پوچھتي ہین اور سُنتي ہین * ایکبار یہہ اتفاق ہوا - کہ یہہ کمترین تجارت کي خاطر چلا اور شہر نیمروز مین پہنچا -

وہان کے باشندونکو دیکھا تو سب کا لباس سیاہ ہی - اور ہردم نالہ و آہ ہی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُنپر کچھ بڑی مُصیبت پڑی ہی * اِسکا سبب جس سے مین پوچھتا کوئی جواب میرا نہ دیتا * اِسی حیرت مین کئی روز گُذرے * ایک دن جونہین صُبح ہوئی - تمام آدمی چھوٹے بڑے لڑکے بوڑھے غریب غنی شہر کے باہر چلے - ایک میدان مین جاکر جمع ہوئے * اور اُس ملک کا بادشاہ بھی سب امیرون کو ساتھہ لیکر سوار ہوا - اور وہان گیا - تب سب برابر قطار باندھکر کھڑے ہوئے * مین بھی اُنکے درمیان کھڑا تماشا دیکھتا تھا - پر یہہ معلوم ہوتا تھا کہ وے سب کسو کا انتظار کھینچ رہے ہین * ایک گھڑی کے عرصے مین دور سے ایک جوان پریزاد - صاحب جمال پندرہ سولہ برس کا سن و سال - غُل اور شور کرتا ہوا اور کف مُنہہ سے جاری - زرد بیل کی سواری - ایک ہاتھہ مین کچھہ لیئے مقابل خلق اللہ کے آیا اور اپنے بیل پر سے اُترا - ایک ہاتھہ مین ناتھہ اور ایک ہاتھہ مین ننگی تلوار لیکر دوزانو بیٹھا *

ایک گُل اندام پري چہرہ اُسکے ہمراہ تھا - اُسکو
اُس جوان نے وہ چیز جو ہاتھہ مین تھي دي * وہ یاتیم
لیکر ایک سرے سے ہر ایک کو دِکھاتا جاتا تھا - لیکن
یہہ حالت تھي - کہ جو کوئي دیکھتا تھا - بے اختیار ڈاڑھہ
مارکر روتا تھا * اِسي طرح سبکو دکھاتا اور رولاتا ہوا
سبکے سامھنے سے ہوکر اپنے خاوند کے پاس پھر گیا *

اُسکے جاتے ہي وہ جوان اُٹھا - اور اُس غلام کا سر
شمشیر سے کاٹ کر اور سوار ہوکر جدھر سے آیا تھا اُدھر
کو چلا * سب کھڑے دیکھا کیئے - جب نظرون سے
غایب ہوا لوگ شہر کي طرف پھرے * مین ہر ایک سے
اِس ماجرے کي حقیقت پوچھتا تھا - بلکہ روپیون کا
لالچ دیتا اور خوشامد مِنّت کرتا کہ مجھے ذرا بتادو کہ یہہ جوان
کون ہی ؟ اور اِسنے یہہ کیا حرکت کي ؟ اور کہان
سے آیا - اور کہان گیا ؟ ہرگز کسي نے نہ بتلایا اور نہ
کچھہ میرے خیال مین آیا * یہہ تعجُّب دیکھکر جب مین
یہان آیا اور ملکہ کے روبرو اِظہار کیا - تب سے
بادشاہزادي بھي حیران ہو رہي ہی - اور اُسکي تحقیق

کرنے کي خاطر دودلي ہو رہي ہی - لہذا مہرا پنا یہي مقرّر کیا ہی - کہ جو شخص اُس عجوبے کي کما حقّہ خبر لاوے - اُسکو پسند فرماوے اور وہي مالک سارے مال ملک اور ملکہ کا ہووے *

یہہ ماجرا تُم نے سُنا * اپنے دل مین غور کرو - اگر تم اُس جوان کي خبر لاسکو تو قصد ملک نیمروز کا کرو اور جلد روانہ ہو - نہین تو اِنکار کرکر اپنے گھرکي راہ لو * مین نے جواب دیا - کہ اگر خدا چاہے تو جلد اُس کا احوال سر سے پانون تک دریافت کرکر پادشاہزادي کے پاس آ پہنچتا ہون اور کامیاب ہوتا ہون - اورجو میري قسمت بد ہی تو اُسکا کچھہ علاج نہین - لیکن ملکہ اِسکا قول و قرار کرین کہ اپنے کہنے سے نہ پھرین * اور بالفعل ایک اندیشۂ مشکل میرے دل مین خلش کر رہا ہی - اگر ملکہ غریب نوازي اور مسافر پروري سے حضور مین بلاوین اور پردے کے باہر بٹھلاوین اور میرا اِلتماس اپنے کانون سے سنین اور اُسکا جواب اپني زبان سے فرماوین - تو میري خاطر جمع ہو اور مجھہ سے سب کچھہ ہوسکے * یہہ

میرے مطلب کی بات اُس ماما نے روبرو اُس پری پیکر کے عرض کی - بارے قدردانی کی راہ سے حکم کیا کہ اُنہیں بلا لو *

دائی پھر باہر آئی اور مجھے اپنے ساتھ جس محل میں بادشاہزادی تھی لیگئی * کیا دیکھتا ہوں - کہ دو رویہ صف باندھے دست بستہ سہیلیاں اور خواصین اور اُردا بیگنیاں - قلماقنیاں - ترکنیاں - حبشنیاں - اُزبکنیاں - کشمیرنیاں جواہر میں جڑی عہدے لیئے کھڑی ہیں * اندر کا اکھاڑا کہوں یا پریوں کا اُتارا ! بے اختیار ایک آہ بیخودی سے زبان تک آئی - اور کلیجہ تھامکنے لگا - پر بزور اپنے تئیں تھانبا * اُنکو دیکھتا بھالتا اور سیر کرتا ہوا آگے چلا - لیکن پانون سو سو من کے ہو گئے * جسکو دیکھوں پھر یہہ نہ جی چاہے کہ آگے جاؤں * ایک طرف چلون پڑی تھی اور مونڈھا جڑاؤ بچھوا رکھا تھا - اور ایک چوکی بھی صندل کی بچھی تھی * دائی نے مجھے بیٹھنے کی اشارت کی * میں مونڈھے پر بیٹھ گیا اور وہ چوکی پر * کہنے لگی - لو اب جو کہنا ہی سو جی بھر کر کہو *

مین نے ملکہ کي خوبیون کي اور عدل اور انصاف داد دہش کي پہلے تعریف کي - پھر کہنے لگا - جب سے مین اِس ملک کي سرحد مین آیا - ہر ایک منزل مین یہي دیکھا کہ جا بجا مُسافر خانے اور عمارتین عالي بني ہوئي ہین - اور آدمي ہر ایک عہدے کے تعینات ہین کہ خبرگیري مُسافرون اور محتاجون کي کرتے ہین - مُجھے بھي تین دن ہر ایک مُقام مین گذرے * چوتھے روز جب رخصت ہونے لگا تب بھي کسو نے خوشي سے نہ کہا کہ جاؤ - اور جتنا اسباب اُس مکان مین تھا - شطرنجي - چاندني - قالینین - سیتلپاتي - منگل کوتي - دیوارگیري - چھت - پردے - چاونین - سائبان - نمگیرے - چھپرکھٹ معہ غلاف - ادقچہ - توشک - بالاپوش - سیج بند - چادر - تکیئے - تکیني - گل تکیئے - مسند - گاوتکیئے - دیگ - دیگچے - پتیلے - طباق - رکابي - بادیئے - تشتري - چمچے - بکاولي - کفگیر - طعام بخش - سرپوش - سیني - خوان پوش - تورہ پوش - آب خورے - بجھرے - صُراحي - لگن - پاندان - چوگھڑے - چنگیر - گلاب پاش -

عود سوز - آفتابہ - چلمچی - سب میرے حوالے کیئے - کہ یہہ تمھارا مال ہی - چاہو لیجاؤ - نہین تو ایک کوٹھری مین بند کرکر اپنی مُہر کرو - جب تمھاری خوشی ہوگی پھرتے ہوئے لیئے جائیو * مین نے تو نہین کیا - پر یہہ حیرت ہی - کہ جب مُجھہ سے فقیر تن تنہا سے یہہ سلوک ہوا - تو ایسے غریب ہزارون تُمھارے مُلکون مین آتے جاتے ہونگے - پس اگر ہر ایک سے یہی مہماند اری کا طور رہتا ہوگا - تو مبالغ بے حساب خرچ ہوتے ہونگے * پس اِتنی دولت - کہ جسکا یہہ صرف ہی - کہان سے آئی اور کیسی ہی ؟ اگر گنج قارون ہو تو بھی وفا نہ کرے - اور ظاہر مین اگر ملکہ کی سلطنت پر نگاہ کیجئے - تو اُسکی آمد فقط باورچی خانہ کے خرچ کو بھی کفایت نہ کرتی ہوگی - اور خرچون کا تو کیا ذکر ہی * اِسکا بیان ملکہ کی زبان سے سنون - تو خاطر جمع ہو - قصد مُلکِ نیمروز کا کرون - اور جیون تیون وہان جا پہنچون - پھر سب احوال دریافت کرکے ملکہ کے خدمت مین بشرط زندگی بار دیگر حاضر ہون - اور اپنے دل کی مُراد پاؤن *

یہہ سنکر ملکہ نے اپني زبان سے کہا - کہ اے جوان ! اگر تجھے آرزو کمال ہی کہ یہہ ماجرا دریافت کرے - تو آج کے دن بھي مقام کر - شام کو تجھے حضور مین طلب کرکر جو کچھہ احوال اِس دولت بے زوال کا ہی بے کم و کاست کہا جائیگا * مین یہہ تسلي پا کر اپنے استقامت کے مکان پر آکر منتظر تھا - کہ کب شام ہو جو میرا مطلب تمام ہو * اِتنے مین خواجہ سرا کئي چوگوشے تورہ پوش پڑے بھوئیونکے سرپر دھرے آکر موجود ہوا - اور بولا - حضور سے اُلش خاص عنایت ہوا ہی - اِسکو تناول کرو * جس وقت میرے سامھنے کھولے - بو باس سے دماغ معطر ہوا اور روح بھر گئي * جتنا کھا سکا کھا لیا - باقي اُن سبھونکو اُٹھا دیا اور شکر نعمت کہہ بھیجا یا * بارے جب آفتاب تمام دنکا مسافر تھکا ہوا گرتا پڑتا اپنے محل مین داخل ہوا - اور ماہتاب دیوان خانے مین اپنے مصاحبون کو ساتھہ لیکر نکل بیٹھا - اُسوقت دائي آئي - اور مجھسے کہنے لگي - کہ چلو - بادشاہزادي نے یاد فرمایا ہی *

مین اُسکے ہمراہ ہو لیا - خلوت خاص مین لے گئي * روشني کا یہہ عالم تھا کہ شب قدر کو وہان قدر نہ تھي - اور پادشاہي فرش پر مسند مُغرّق بچھي - مرصّع کا تکیہ لگا ہوا - اور اُسپر ایک شامیانہ موتیونکي جھالر کا جرّاؤ اِستادون پر کھڑا ہوا - اور سامھنے مسند کے جواہر کے درخت پھول پات لگے ہوئے (گویا عین مین قدرتي ہین) سونے کي کیاریون مین جمے ہوئے * اور دونون طرف دست راست اور دست چپ شاگرد پیشے اور مجرائي دست بستہ با ادب آنکھین نیچے کیئے ہوئے حاضر تھے - اور طوایف اور گائین سازونکے سُر بنائے منتظر * یہہ سمان اور یہہ تیاري کرو فرکي دیکھکر عقل ٹھکانے نہ رہي * دائي سے پوچھا - کہ دن کو وہ زیبایش اور رات کو یہہ آرایش - کہ دن عید اور رات شب برات کہا چاہیئے - بلکہ دنیا مین بادشاہ ہفت اقلیم کو یہہ عیش میسر نہوگا - ہمیشہ یہي صورت رہتي ہی ؟ دائي کہنے لگي - کہ ہماري ملکہ کا جتنا کارخانہ تمنے دیکھا - یہہ سب اسي دستور سے جاري ہی - اِس مین ہرگز خلل نہین - بلکہ

افزون ہی * تم بیٹھو - ملکہ دوسرے مکان مین تشریف رکھتی ہین - جاکر خبر کرون *

دائی یہہ کہکر گئی - اور اُنھین پانون پھر آئی - کہ چلو حضور رہین * بہ مجرد اُس مکان مین جاتے ہی - بھچک رہگیا - نہ معلوم ہوا کہ دروازہ کہان اور دیوار کدھر ہی - اِسواسطے کہ حلبی آئینے قدِ آدم چارون طرف لگے - اور اُنکی پردازون مین ہیرے اور موتی جڑے ہوئے تھے * ایک کا عکس ایک مین نظر آتا - تو یہہ معلوم ہوتا - کہ جواہر کا سارا مکان ہی * ایک طرف پردہ پڑا تھا - اُسکے پیچھے ملکہ بیٹھی تھین * دائی پردے سے لگ کر بیٹھی اور مجھے بھی بیٹھنے کو کہا - تب دائی ملکہ کے فرمانے سے اِسطور سے بیان کرنے لگی - کہ سن ای جوان دانا! سلطان اِس اقلیم کا بڑا پادشاہ تھا - اُنکے گھر مین سات بیٹیان پیدا ہوئین * ایک روز پادشاہ نے جشن فرمایا - یے ساتون لڑکیان سولہ سنگار بارہ ابھرن بال بال گج موتی پرو کر پادشاہ کے حضور کھڑی تھین * سلطان کے کچھہ جی مین آیا - تو بیٹیون کی طرف دیکھکر

فرمایا - اگر تمھارا باپ پادشاہ نہوتا اور کسی غریب کے گھر تم پیدا ہوتین - تو تمھین پادشاہزادی اور ملکہ کون کہتا ؟ خدا کا شکر کرو کہ شہزادیان کہلاتی ہو * تمھاری یہہ ساری خوبی میرے دم سے ہی *

چھہ لڑکیان ایک زبان ہوکر بولین - کہ جہان پناہ جو فرماتے ہین بجا ہی - اور آپ ہی کی سلامتی سے ہماری بھلائی ہی * لیکن یہہ ملکۂ جہان سب بہنون سے چھوٹی تھین پر عقل و شعور مین اس عُمر مین بھی گویا سب سے بڑی تھین - چپکی کھڑی رہین - اس گفتگو مین بہنونکی شریک نہوئین - اِسواسطے کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی * پادشاہ نے نظر غضب سے اُنکی طرف دیکھا اور کہا - کیون بی بی ! تم کچھہ نہ بولین - اِسکا کیا باعث ہی ؟ تب ملکہ نے دونون ہاتھہ اپنے رومال سے باندھکر عرض کی - اگر جانکی امان پاؤن اور تقصیر معاف ہو - تو یہہ لونڈی اپنے دلکی بات گذارش کرے * حکم ہوا - کہ کہہ - کیا کہتی ہی ؟ تب ملکہ نے کہا - کہ قبلۂ عالم ! آپ نے سنا ہی کہ سچی بات کڑوی لگتی ہی - سو

اسوقت مین اپني زندگي سے ہاتھہ دھو کر عرض کرتي ہون - اور جوکچھہ میري قسمت مین لکھنے والے نے لکھا ہي - اُسکا متانے والا کوئي نہین - کسو طرح نہین تلنے کا *

خواہ تم پاؤن گھسو - یا کہ رکھو سر بہ سجود

بات پیشاني کي جو کچھہ ہي سو پیش آني ہي

جس بادشاہ علي الاطلاق نے آپکو پادشاہ بنایا - اُنھین نے مجھے بھي پادشاہزادي کہوایا * اُسکي قدرت کے کارخانے مین کسو کا اختیار نہین چلتا * آپ کي ذات ہماري ولي نعمت اور قبلہ و کعبہ ہي - حضرت کے قدم مبارک کي خاک کو اگر سرمہ کرون تو بجا ہي - مگر نصیب ہر ایک کے ہر ایک کے ساتھہ ہین * بادشاہ یہہ سنکر طیش مین آئے - اور یہہ جواب دل پر سخت گران معلوم ہوا - بیزار ہو کر فرمایا - چھوتا منہہ بڑي بات ! اب اسکي یہي سزا ہي کہ گہنا پاتا جو کچھہ اسکے ہاتھہ گلے مین ہي اُتارلو - اور ایک میانے مین چڑھاکر ایسے جنگل مین کہ جہان نام و نشان آدمي آدمزاد کا نہو - پھینک آو - دیکھین اسکے نصیبون مین کیا لکھا ہي *

بموجب حکم پادشاہ کے اُس آدھی رات میں کہ (عین اندھیری تھی) ملکہ کو (جو چونرے بھونرے میں پلی تھی - اور سوائے اپنے محل کے دوسری جگہہ نہ دیکھی تھی) بھوئے لیجا کر ایک میدان میں (کہ وہان پرندہ پر نہ مارتا - انسان کا تو کیا ذکر ہی؟) چھوڑ کر چلے آئے * ملکہ کے دل پر عجب حالت گذرتی تھی - کہ ایک دم میں کیا تھا اور کیا ہوا! پھر اپنے خدا کی جناب میں شکر کرتین اور کہتین - تو ایسا ہی بے نیاز ہی - جو چاہا سو کیا - اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی - اور جو چاہیگا سو کریگا * جب تلک ناتھون میں دم ہی تجھہ سے نا اُمید نہین ہوتی * اِسی اندیشہ میں آنکھہ لگ گئی * جب وقت صبح ہونے لگی - ملکہ کی آنکھہ کھل گئی - پکارین - کہ وضو کو پانی لانا - پھر ایکبارگی رات کی بات چیت یاد آئی - کہ تو کہان اور یہہ بات کہان؟ یہہ کہکر اُتھہ کر تیمم کیا - اور دوگانہ شکر کا پڑھا * اے عزیز! ملکہ کی اِس حالت کے سننے سے چھاتی پھٹتی ہی - اُس بھولے بھالے جی سے پوچھا چاہیئے کہ کیا کہتا ہوگا *

غرض اُس میانے نے مَین بیٹھی ہوئی خدا سے لو لگائے رہتی تھین - اور یہہ کبت اُسدم پڑھتی تھین *

جب دانت نہ تھے تب دودھ دیئو - جب دانت دیئے کیا ان نہ دی ہے ؟

جو جل مَین تھل مَین پنچھی پسو کی سُدھہ لیت - سو تیری بھی لی ہے *

کاہے کو سوچ کرے من مورکھہ ؟ سوچ کرے کچھہ ہاتھہ نہ آی ہے *

جان کو دیت - آجان کو دیت - جہان کو دیت - سو تو کو بھی دی ہے *

سچ ہی - جب کچھہ بن نہین آتا تب خدا ہی یاد آتا ہی * نہین تو اپنی تدبیر مین ہر ایک لقمان اور بوعلی سینا ہی * اب خدا کے کارخانے کا تماشا سنو * اسی طرح تین دن رات صاف گذر گئے کہ ملکہ کے منہہ مین ایک کھیل بھی اُڑ کر نہ گئی - وہ پھول سا بدن سوکھہ کر کانٹا ہو گیا - وہ رنگ جو کندن سا دمکتا تھا - ہلدی سا بن گیا - منہہ مین پھیپھڑی بند ھہ گئی - آنکھین پتھرا گئین -

مگر ایک دم اٹک رہا تھا کہ وہ آتا جاتا تھا * جب تلک سانس تب تلک آس - چوتھے روز صبح کو ایک درویش خضر کي سي صورت - نوراني چہرہ - روشن دل - آکر پیدا ہوا * ملکہ کو اُس حالت میں دیکھکر بولا - اے بیٹي ! اگرچہ باپ بادشاہ ہی - لیکن تیري قسمت میں یہہ بھي بدا تھا * اب اِس فقیر بوڑھے کو اپنا خادم سمجھہ - اور اپنے پیدا کرنیوالے کا رات دن دھیان رکھہ - خدا خوب کریگا * اور فقیر کے کچکول میں جو ٹکڑے بھیکھہ کے موجود تھے - ملکہ کے روبرو رکھے - اور پاني کي تلاش میں پھرنے لگا * دیکھے تو ایک کوان تو ہی - پر ڈول رسي کہاں - جس سے پاني بھرے - تھوڑے پتے درخت سے توڑکر دونا بنایا - اور اپني سیلي کھول کر اُس میں باندھہ کر پاني نکالا - اور ملکہ کو کچھہ کھلایا پلایا * بارے تک ہوش آیا - اُس مرد خدا نے بیکس اور بے بس جان کر بہت سي تسلي دي - خاطرجمع کي - اور آپ بھي رونے لگا * ملکہ نے جب غمخواري اور دلداري اُسکي بے حد دیکھي - تب اُن کے بھي

مزاج کو استقلال ہوا * اُس روز سے اُس پیر مرد نے یہہ مقرر کیا - کہ صبح کو بھیک مانگنے کے لیئے شہر مین نکل جاتا - جو ٹکڑا پارچہ پاتا - ملکہ کے پاس لے آتا اور کھلاتا *

اِس طور سے تھوڑے روز گذرے * ایک دن ملکہ نے بالوں سر مین ڈالنے اور کنگھی چوٹي کرنے کا قصد کیا * جونہین مُباف کھولا - چُٹلے سے ایک موتي کا دانہ گول آبدار نکل پڑا * ملکہ نے اُس درویش کو دیا اور کہا - شہر مین سے اِسکو بیچ لاؤ * وہ فقیر اُس گوہر کو بیچ کر اُسکي قیمت پادشاہزادي کے پاس لے آیا * تب ملکہ نے حکم کیا - کہ ایک مکان موافق گذران کے اِس جگہہ بنواؤ * فقیر نے کہا - اي بیٹي ! نیو دیوار کي کھود کر تھوڑي سي مٹي جمع کرو - ایک دن مین پاني لاکر گارا کرکر گھر کي بانیاد درست کردونگا * ملکہ نے اُسکے کہنے سے مٹي کھودني شروع کي - جب ایک گز عمیق گڑھا کھودا گیا - زمین کے نیچے سے ایک دروازہ نمود ہوا * ملکہ نے اُس در کو صاف کیا - ایک بڑا گھر جواہر اور اشرفیون سے

معمور نظر آیا * ملکہ نے پانچ چار لپ اشرفیونکی لیکر پھر بند کیا - اور مٹی دیکر اوپر سے ہموار کردیا * اتنے مین فقیر آیا - ملکہ نے فرمایا - کہ راج اور معمار کاریگر اور اپنے کام کے اُستاد اور مزدور جلد دست بلاؤ - جو اِس مکان پر ایک عمارت پادشاہانہ - کہ طاق کسریٰ کا جفت ہو - اور قصر نعمان سے سبقت لیجاے - اور شہرپناہ اور قلعہ اور باغ اور باولی اور ایک مسافرخانہ کہ لاثانی ہو - جلد تیار کرین - لیکن پہلے نقشہ اُن کا ایک کاغذ پر درست کرکے حضور مین لاوین جو پسند کیا جاوے *

فقیر نے ایسے ہی کارکن کارکردہ ذی ہوش لاکر حاضر کیئے - اور نوکر چاکر ہر ایک کارخانجات کی خاطر منتخب ہوکر فہمیدہ اور بادیانت ملازم ہونے لگے - موافق فرمانے کے تعمیر عمارت کی ہونے لگی * اُس عمارت عالیشان کی تیاری کی خبر رفتہ رفتہ پادشاہ ظلّ سبحانی کو (جو قبلہ گاہ ملکہ کے تھے) پہنچی * سنکر بہت متعجّب ہوئے - اور ہر ایک سے پوچھا - کہ یہہ کون شخص ہی جن نے یہہ محلات بنانے شروع کیئے ہین ؟ اُس کی

کیفیت سے کوئی واقف نہ تھا جو عرض کرے - سبھون نے کانون پر ہاتھہ رکھے - کہ کوئی غلام نہین جانتا کہ اِس کا بانی کون ہی * تب بادشاہ نے ایک امیر کو بھیجا - اور پیغام دیا کہ مین اُن مکانون کے دیکھنے کو آیا چاہتا ہون - اور یہہ بھی معلوم نہین - کہ تم کہان کی بادشاہزادی ہو اور کس خاندان سے ہو * یہہ سب کیفیت دریافت کرنی اپنے تئین منظور رہی *

جو نہین ملکہ نے یہہ خوش خبری سنی - دل مین بہت شاد ہو کر عرضی لکھی - کہ جہان پناہ سلامت [؟]حضور کے تشریف لانے کی خبر طرف غریب خانے کی سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور سبب حرمت اور عزت اِس کمترین کا ہوا * زہے طالع اُس مکان کے کہ جہان قدم مبارک کا نشان پڑے - اور وہان کے رہنے والون پر دامن دولت سایہ کرے - اور نظر توجہ سے وے دونون سرفراز ہووین * یہہ لونڈی اُمیدوار ہی - کہ کل روز پنجشنبہ روز مبارک ہی - اور میرے نزدیک بہتر روز نو روز سے ہی * آپ کی ذات - کہ مشابہ آفتاب

کے ہي - تشریف فرما کر اپنے نور سے اِس ذرّۂ بے مقدار کو قدر و منزلت بخشیئے - اور جو کچھہ اِس عاجزہ سے میسر ہوسکے نوشجان فرمائیئے - یہہ عین غریب نوازي اور مسافرپروري ہي - زیادہ حدّ ادب * اور اُس عمدہ کو بھي کچھہ تواضع کرکر رخصت کیا *

پادشاہ نے عرضي پڑھي اور کہلا بھیجا - کہ ہمنے تمھاري دعوت قبول کي - البتہ آوینگے * ملکہ نے نوکرون اور سب کاربار یون کو حکم کیا - کہ لوازمہ ضیافت کا ایسے سلیقے سے تیار ہو - کہ پادشاہ دیکھکر اور کھاکر بہت محظوظ ہون - اور ادني اعلی جو بادشاہ کي رکاب مین آوین - سب کھا پي کر خوش ہوجاوین * ملکہ کے فرمانے اور تاکید کرنے سے سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اِس ذایقہ کے تیار ہوئے - کہ اگر باہمن کي بیٹي کھاتي تو کلمہ پڑھتي * جب شام ہوئي - بادشاہ منڈتے تخت پر سوار ہوکر ملکہ کے مکان کي طرف تشریف لائے * ملکہ اپني خان - خواص - سہیلیونکو لیکر اِستقبال کے واسطے چلین * جونہي پادشاہ کے تخت پر نظر پڑي - اس آداب سے

مجرا شاہانہ کیا - کہ یہہ قاعدہ دیکھکر پادشاہ کو اور بھی حیرت نے لیا - اور اُسی انداز سے جلوہ کرکر بادشاہ کو تخت مُرَصَّع پر لا بٹھایا * ملکہ نے سوا لاکھہ روپے کا چبوترہ تیار کروا رکھا تھا - اور ایک سو ایک کشتی جواہر اور اشرفی اور پشمینہ اور نوربافی اور ریشمی اور طلا بافی اور زردوزی کی لگا رکھی تھی - اور دو زنجیرین فیلاں اور دس راس اسپ عراقی اور یمنی مُرَصَّع کے ساز سے تیار کرر کھے تھے - نذر گذرانے - اور آپ دونون ہاتھہ باندھے روبرو کھڑی رہین * پادشاہ نے بہت مہربانی سے فرمایا - کہ تم کس ملک کی شہزادی ہو - اور یہان کس صورت سے آنا ہوا ؟

ملکہ نے آداب بجالا کرا لتماس کیا - کہ یہہ وہی لونڈی گنہگار ہی جو غضب سلطانی کے باعث اس جنگل مین پہنچی - اور یہہ سب تماشے خدا کے ہین جو آپ دیکھتے ہین * یہہ سنتے ہی پادشاہ کے لہو نے جوش مارا - اُٹھہ کر محبت سے گلے لگا لیا - اور ہاتھہ پکڑ کے اپنے تخت کے پاس کرسی بچھوا کر حکم بیٹھنے کا کیا * لیکن بادشاہ حیران اور

متعجب ہوتے تھے- فرمایا- کہ پادشاہ بیگم کو کہو کہ پادشاہزادیون
کو اپنے ساتھ لیکر جلد آوین * جب وے آئین- ماہنون
نے پہچانا- اور گلے ملکر روئین اور شکر کیا * ملکہ نے اپني
والدہ اور چھوٹي ہمشیرون کے روبرو اتنا کچھ نقد اور
جواہر رکھا- کہ خزانہ تمام عالم کا اُسکے پاسنگ مین نہ
چڑھے * پھر پادشاہ نے سبکو ساتھ بیٹھا کر خاصہ
نوشجان فرمایا *

جب تلک جہان پناہ جیتے رہے- اِسي طرح گذري *
کبھو کبھو آپ آتے- اور کبھي ملکہ کو بھي اپنے ساتھ
محلون مین لے جاتے * جب پادشاہ نے رحلت فرمائي-
سلطنت اِس اقلیم کي ملکہ کو پہنچي- کہ اِنکے سوا دوسرا
کوئي لائق اِس کام کے نہ تھا * اي عزیز! سرگذشت یہہ
ہي جو تونے سني- پس دولت خداداد کو ہرگز زوال
نہین ہوتا- مگر آدمي کي نیت درست چاہیئے - بلکہ جتني
خرچ کرو اُس مین اُتني ہي برکت ہوتي ہي * خدا کي
قدرت مین تعجب کرنا کسي مذہب مین روا نہین *
دائي نے یہہ بات کہکر کہا- کہ اب اگر قصد وہان کے

جانے کا اور اُس خبر کے لانے کا دل میں مقرر رکھتے ہو - تو جلد روانہ ہو* مین نے کہا - اِسی وقت مین جاتا ہون - اور خدا اچاہے تو جلد پھر آتا ہون * آخر رخصت ہو کر اور فضل اِلٰہی پر نظر رکھکر اُس سمت کو چلا *

برس دنکے عرصے مین ہرج مرج کھینچتا ہوا شہر نیمروز مین جاپہنچا * جتنے وہان کے آدمی بزاری اور بزاری نظر پڑتے - سیاہ پوش تھے - جیسا احوال سنا تھا اپنی آنکھون سے دیکھا * کئی دنونکے بعد چاند رات ہوئی * پہلی تاریخ سارے لوگ اُس شہر کے چھوٹے بڑے - لڑکے بالے - اُمرا - پادشاہ - عورت مرد - ایک میدان مین جمع ہوئے * مین بھی اپنی حالت مین حیران سرگردان اُس کثرت کے ساتھہ اپنے مال ملک سے جدا فقیر کی صورت بنا ہوا کھڑا دیکھتا تھا - کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی * اتنے مین ایک جوان گاؤسوار منہہ مین کف بھرے جوش خروش کرتا ہوا جنگل مین سے باہر نکلا * یہہ عاجز جو اِتنی محنت کر کے اُسکے احوال دریافت کرنیکی خاطر گیا تھا - دیکھتے ہی اُسے حواس باختہ ہو کر حیران کھڑا

رہگیا * وہ جوانمرد قدیم قاعدے پر جو جو کام کرتا تھا کرکر پھر گیا * اور خلقت شہر کي طرف متوجہّ ہوئي * جب مجھے ہوش آیا - تب میں پچھتایا کہ یہہ کیا تجھہ سے حرکت ہوئي ! اب مہینے بھر پھر راہ دیکھني پڑي * لاچار سب کے ساتھہ چلا آیا - اور اُس مہینے کو ماہ رمضان کي مانند ایک ایک دن گن گن کاٹا * بارے دوسري چاندرات آئي - مجھے گویا عید ہوئي - غرّے کو پھر پادشاہ خلقت سمیت وہیں جا کر اکٹھے ہوئے - تب میں نے دل میں مصمّم ارادہ کیا کہ ابکي بار جو ہوسو ہو - اپنے تئیں سنبھال کر اس ماجرے عجیب کو معلوم کیا چاہیئے *

ناگاہ جوان بدستور زرد بیل پر زین باندھے سوار ہو آپہنچا - اور اُتر کر دو زانو بیٹھا * ایک ہاتھہ میں ننگي سیف اور ایک ہاتھہ میں بیل کي ناتھہ پکڑي - اور مرتبان غلام کو دیا * غلام ہر ایک کو دکھا کر لے گیا - آدمي دیکھکر رونے لگے * اُس جوان نے مرتبان پھوڑا - اور غلام کو ایک تلوار ایسي ماري کہ سر جدا ہو گیا - اور آپ سوار ہو کر مڑا * میں اُسکے پیچھے جلد قدم اُٹھا کر چلنے لگا -

شہر کے آدمیوں نے میرا ہاتھ پکڑا - اور کہا - یہہ کیا کرتا ہی - کیوں جان بوجھکر مرتا ہی ؟ اگر ایسا ہی تیرا دم ناک میں آیا ہی - تو بہتیری طرحیں مرنیکی ہیں - مر رہیو * ہر چند میں نے مِنّت کی - اور زور بھی کیا کہ کسو صورت سے اُنکے ہاتھ سے چھوٹوں - چھٹکارا نہوا * دو چار آدمی لپٹ گئے اور پکڑے ہوئے بستی کی طرف لے آئے - عجب طرح کا قلق بھر مہینے پھر گذرا *

جب وہ بھی مہینہ تمام ہوا اور سلخ کا دن آیا - صُبح کو اُسی صورت سے سارے عالم کا وہاں اژدہام ہوا * میں الگ سب سے نماز کے وقت اُٹھ کر آگے ہی جنگل میں (جو عین اُس جوان کی راہ پر تھا) گھس کر چھپ رہا کہ یہاں تو کوئی میرا مزاحم نہوگا * وہ شخص اُسی قاعدے سے آیا - اور وہی حرکتیں کر کر سوار ہوا اور چلا * میں نے اُسکا پیچھا کیا اور دوڑتا دھوپتا ساتھ ہو لیا * اُس عزیز نے آہٹ سے معلوم کیا کہ کوئی چلا آتا ہی * ایکبارگی باگ موڑ کر ایک نعرہ مارا اور گھوڑا * تلوار کھینچ کر میرے سر پر آ پہنچا - چاہتا تھا کہ حملہ کرے *

مین نے نہایت ادب سے نہڑ کر سلام کیا - اور دونون
ہاتھہ باندھکر کھڑا رہ گیا * وہ قاعدہ دان متکلم ہوا - کہ ای
فقیر! تو ناحق مارا گیا ہوتا پر بچ گیا * تیري حیات کچھہ
باقي ہی * جا - کہان آتا ہی ؟ اور جڑاؤ خنجر موتیون کا
آویزہ لگا ہوا کمر سے نکال کر میرے آگے پھینکا اور کہا -
اِسوقت میرے پاس کچھہ نقد موجود نہین جو تجھے دون -
اسکو بادشاہ پاس لیجا - جو تو مانگیگا ملیگا * ایسي ہیبت
اور ایسا رعب اُسکا مجھہ پر غالب ہوا - کہ نہ بولنے کي
قدرت نہ چلنے کي طاقت * منہہ مین گھگّي بندھہ گئي -
پانون بھاري ہو گئے *

اتناکہکر وہ غازي مرد نعرہ بھرتا ہوا چلا - مین نے
دل مین کہا - ہرچہ باد اباد ! اب رہ جانا تیرے حق مین برا
ہی - پھر ایسا وقت نہ ملیگا - اپني جان سے ہاتھہ دھوکر
مین بھي روانہ ہوا * پھر وہ پھرا - اور بڑے غصے سے
ڈانٹا - اور مقرر اِرادہ میرے قتل کا کیا * مین نے
سر جھکا دیا اور سوگند دي کہ ای رستم وقت کے !
ایسي ہي ایک سیف مار کہ صاف دو ٹکڑے ہوجاؤن -

ایک تسمہ باقی نرہے - اور اس حیرانی اور تباہی سے چھوٹ جاؤن * مین نے خون اپنا معاف کیا * وہ بولا - ای شیطان کی صورت! کیون اپنا خون ناحق میری گردن پر چڑھاتا ہی - اور مجھے گنہگار بناتا ہی؟ جا اپنی راہ لے - کیا اپنی جان بھاری پڑتی ہی؟ مین نے اُسکا کہنا نہ مانا - اور قدم آگے دھرا - پھر اُسنے دیدہ و دانستہ آناکانی دی - اور مین پیچھے لگ لیا * جاتے جاتے دو کوس وہ جھاڑ جنگال طی کیا * ایک چار دیواری نظر آئی * وہ جوان دروازے پر گیا - ایک نعرۂ مہیب مارا * وہ در آپ سے آپ کھل گیا * وہ اندر پیٹھا - مین باہر کا باہر کھڑا رہ گیا * الہی! آب کیا کرون! حیران تھا - بارے ایکدم کے بعد غلام آیا اور پیغام لایا - کہ چل تجھے روبرو بلایا ہی - شاید تیرے سر پر اجل کا فرشتہ آیا ہی * کیا تجھے کم بختی لگی تھی! مین نے کہا - زہے نصیب! اور بیدھڑک اُسکے ساتھ اندر باغ کے گیا *

آخر ایک مکان مین لے گیا جہان وہ پیٹھا تھا * مین نے اُسے دیکھکر فرّاشی سلام کیا * اُسنے اِشارت

بیٹھنے کی کی - میں ادب سے دو زانو بیٹھا * کیا دیکھتا
ہون - کہ وہ مرد اکیلا مسند پر بیٹھا ہی - اور بہتھیار
زرگری کے آگے دھرے ہین - اور ایک جھاڑ زمرد کا
تیار کر چکا ہی * جب اُسکے اُٹھنے کا وقت آیا - جتنے غلام
اُس شہ نشین کے گرد پیش حاضر تھے - حجرون مین
چھپ گئے * مین بھی مارے وسواس کے ایک کوٹھری
مین جا گھسا * وہ جوان اُٹھکر سب مکان کی کنڈیان
چڑھا کر باغ کے کونے کی طرف چلا - اور اپنی سواری کے
بیل کو مارنے لگا * اُسکے چلانے کی آواز میرے
کان مین آئی - کلیجا کانپنے لگا - لیکن اِس ماجرے کے
دریافت کرنے کی خاطر یہہ سب آفتین سہین تھین *
ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول کر ایک درخت کے تنے کی
آڑ مین جا کر کھڑا ہوا اور دیکھنے لگا * جوان نے وہ سونٹا -
جس سے مارتا تھا - ہاتھہ سے ڈال دیا - اور ایک
مکان کا قفل کنجی سے کھولا - اور اندر گیا - پھر وہین
باہر نکل کر ندگا و کی پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا - اور منہہ چوما -
اور دانہ گھاس کھلا کر ادھر کو چلا * میں دیکھتے ہی

جلد دوڑ کر پھر کو ٹھري مين جا چھپا *

اُس جوان نے زنجيرين سب دروازونکي کھول دين- سارے غلام باہر نکلے - زير انداز اور سلپچي آفتابہ ليکر حاضر ہوئے * وہ وضو کرکر نماز کي خاطر کھڑا ہوا - جب نماز ادا کرچکا - پکارا - کہ وہ درويش کہان ہي ؟ اپنا نام سنتے ہي مين دوڑکر روبرو جا کھڑا ہوا * فرمايا - بيٹھ - مين تسليم کرکر بيٹھا * خاصہ آيا - اُس نے تناول فرمايا - مجھے بھي عنايت کيا - مين نے بھي کھايا * جب دسترخوان بڑھايا اور ہاتھ دھوئے - غلامون کو رخصت دي - کہ جاکر سو رہو * جب کوئي اُس مکان مين نرہا - تب مجھ سے ہم کلام ہوا اور پوچھا - کہ اے عزيز ! تجھ پر کيا ايسي آفت آئي ہي جو تو اپني موت کو ڈھونڈھتا پھرتا ہي ؟ مين نے اپنا احوال آغاز سے انجام تک جو کچھ گذرا تھا تفصيلوار بيان کيا - اور کہا - آپ کي توجہ سے اُميد ہي کہ اپني مراد کو پہنچون * اُسنے يہہ سنتے ہي ايک ٹھنڈي سانس بھري اور بيہوش ہوا - اور کہنے لگا - بار خدايا ! عشق کے درد سے تيرے سوا

کون واقف ہی ؟ جسکي نہ پھٹي ہو پوائي - کیا جانے
پیر پرائي ؟ اِس درد کي قدر - جو دردمند ہو - سو جانے *
آفتون کو عشق کي عاشق سے پوچھا چاہیئے
کیاخبر فاسق کو ہی ؟ صادق سے پوچھا چاہیئے

بعد ایک لمحے کے ہوش مین آکر ایک آہِ جگر سوز بھري - سارا مکان گونج گیا - تب مجھے یقین ہوا کہ یہہ بھي اُسي عشق کي بلا مین گرفتار ہی - اور اِسي مرض کا بیمار ہی * تب تو مین نے دل چلا کر کہا - کہ مین نے اپنا احوال سب عرض کیا - آپ توجہ فرماکر اپني سرگذشت سے بندے کو مطلع فرمائیے - تو بمقدور اپنے پہلے تمہارے واسطے سعي کرون - اور دل کا مطلب کوشش کرکر ہاتھہ مین لاؤن * القصّہ وہ عاشق صادق مجھکو اپنا ہمراز اور ہمدرد جانکر - اپنا ماجرا اِس صورت سے بیان کرنے لگا - کہ سُن اي عزیز ! مین بادشاہ زادۂ جگرسوز اِس اقلیم نیم روز کا ہون * بادشاہ یعنے قبلہ گاہ نے میرے پیدا ہونے کے بعد نجومي اور رمال اور پنڈت جمع کیئے اور فرمایا - کہ احوال شہزادے کے طالعون کا دیکھو اور جانچو - اور جنم پتري

درست کرو - اور جو کچھہ ہونا ہی - حقیقت پل پل گھڑی
گھڑی اور پہر پہر اور دن دن مہینے مہینے اور برس برس
کی مفصل حضور میں عرض کرو * بموجب حکم بادشاہ کے
سب نے متفق ہوا پنے اپنے علم کے روسے ٹھہرایا
اور سادھکر التماس کیا - کہ خدا کے فضل سے ایسی
نیک ساعت اور شبھہ لگن میں شہزادے کا تولد اور
جنم ہوا ہی - کہ چاہیئے سکندر کی سی بادشاہت کرے -
اور نوشیروان سا عادل ہو - اور جتنے علم اور ہنر ہیں -
اُن میں کامل ہو - جس کام کیطرف دل اُسکا مائل
ہو - وہ بخوبی حاصل ہو * سخاوت اور شجاعت میں ایسا
نام پیدا کرے - کہ حاتم اور رستم کو لوگ بھول جاویں *
لیکن چودہ برس تک سورج اور چاند کے دیکھنے سے
ایک بڑا خطرہ نظر آتا ہی - بلکہ یہہ وسواس ہی کہ
جنونی اور سودائی ہوکر بہت آدمیوں کا خون کرے - اور
بستی سے گھبراوے جنگل میں نکل جاوے - اور
چرند پرند کے ساتھہ دل بہلاوے * اسکا تقیّد رہے کہ
رات دن آفتاب ماہتاب کو نہ دیکھے - بلکہ آسمان کی

طرف بھی نگاہ نکرنے پاوے * جو اِتنی مدّت خیر و عافیت سے کٹے - تو پھر ساری عمر سکھ اور چین سے سلطنت کرے *

یہہ سنکر پادشاہ نے اسی لیئے اِس باغ کی بِنا ڈالی - اور مکان متعدّد ہر ایک نقشے کے بنوائے * میرے تئیں تہخانے مین پالنے کا حکم کیا - اور اوپر ایک برج نمدے کا تیار کروایا - تو دھوپ اور چاندنی اُسمین نہ چھنے * مین دائی دودھ پلائی اور انگا چھوچھو اور کنی خواصون کے ساتھ اُسی محافظت سے اُس مکان عالیشان مین پرورش پانے لگا - اور ایک اُستاد دانا کار آزمودہ واسطے میری تربیت کے متعیّن کیا - تو تعلیم ہر علم اور ہُنر کی اور مشق ہفت قلم لکھنے کی کرے * اور جہان پناہ ہمیشہ میرے خبرگیران رہتے - دم بدم کی کیفیت روزمرّہ حضور مین عرض ہوتی * مین اُس مکان ہی کو عالم دنیا جان کر کھلونون اور رنگ برنگ پھولون سے کھیلا کرتا - اور تمام جہان کی نعمتین کھانے کے واسطے موجود رہتین - جو چاہتا سو کھاتا * دس برس

کی عمر تک جتنی صنعتیں اور قابلیتیں تھیں تحصیل کیں * ایک روز اُس گنبد کے نیچے روشن دان سا پھول اچنبھے کا نظر پڑا - کہ دیکھتے دیکھتے بڑا ہوتا جاتا تھا * میں نے چاہا کہ ہاتھ سے پکڑ لوں - جوں جوں میں ہاتھ لمبا کرتا تھا وہ اونچا ہوجاتا تھا * میں حیران ہوا ہی اُسے تک رہا تھا * وونہیں ایک آواز قہقہے کی میرے کان میں آئی - میں نے اوسکے دیکھنے کو گردن اُٹھائی * دیکھا تو ندا چیر کر ایک ٹکڑا چاند کا سا نکل رہا ہی - دیکھتے ہی اُسکے میرے عقل و ہوش بجا نہ رہے - پھر اپنے تئیں سنبھال کر دیکھا - تو ایک مرصّع کا تخت پریزاد دون کے کاندھے پر معلّق کھڑا ہی - اور ایک تخت نشین تاج جواہر کا سر پر - اور خلعت جھلا بور بدن میں پہنے - ہاتھ میں یاقوت کا پیالہ لیئے - اور شراب پیئے ہوئے بیٹھی ہی * وہ تخت بلندی سے آہستہ آہستہ نیچے اُتر کر اُس برج میں آیا * تب پری نے مجھے بلایا - اور اپنے نزدیک بٹھایا - باتیں پیار کی کرنے لگی - اور منہہ سے منہہ لگا کر ایک جام شراب گل گلاب کا میرے تئیں پلایا اور لہا

آدمی زاد بیوفا ہوتا ہی - لیکن دل ہمارا تجھے چاہتا ہی *
عا ایک دم مین ایسی ایسی انداز و نازکی باتین کین کہ دل
سا ہو گیا - اور ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ زندگانی کا مزہ پایا -
ور یہہ سمجھا کہ آج تو دنیا مین آیا *

حاصل یہہ ہی - کہ مین تو کیا ہون ؟ کسو نے یہہ عالم
بنیا دیکھا ہوگا - نہ سُنا ہوگا * اُس مزے مین خاطر جمع سے
ہم دونون بیٹھے تھے - کہ گھڑیال مین غُبیلہ لگا * اب اِس
حادثۂ ناگہانی کا ماجرا سن - کہ وہ نہین چار پریزادوں نے
آسمان پر سے اُتر کر کچھہ اُس معشوقہ کے کان مین کہا *
سنتے ہی اُسکا چہرہ تغیّر ہو گیا - اور مجھہ سے بولی - کہ
اے پیارے ! دل تو یہہ چاہتا تھا کہ کوئی دم تیرے
ساتھہ بیٹھکر دل بہلاؤن - اور اِسیطرح ہمیشہ آؤن -
یا تجھے اپنے ساتھہ لیجاؤن * پر یہہ آسمان دو شخص کو
ایک جگہہ آرام اور خوشی سے رہنے نہین دیتا *
لے جانان ! تیرا خدا نگہبان ہی * یہہ سنکر میرے
اس جاتے رہے اور طوطی ہاتھہ کی اُڑ گئی * مین نے کہا -
ہ اجی ! پھر کب ملاقات ہوگی ؟ یہہ کیا تم نے غضب کی

بات سنائی؟ اگر جلد آؤگی تو مجھے جیتا پاؤگی - نہیں تو پچتاؤگی - یا اپنا ٹھکانا اور نام و نشان بتاؤ - کہیں ہی اُس پتے پر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اپنے تئین تمھارے پاس پہنچاؤن * یہہ سنکر بولی - دور پار شیطان کے کان بہرے - تمھاری صد و بیست سال کی عمر ہووے - اگر زندگی ہی تو پھر ملاقات ہو رہیگی * مین جنون کے بادشاہ کی بیٹی ہون - اور کوہ قاف مین رہتی ہون * یہہ کہکر تخت اُٹھایا - اور جس طرح اُترا تھا ونہین بلند ہونے لگا *

جب تک سامھنے تھا - میری اور اُسکی چار آنکھین ہو رہین تھین * جب نظرون سے غایب ہوا - یہہ حالت ہو گئی جیسے پری کا سایہ ہوتا ہی - عجب طرح کی اُداسی دل پر چھا گئی - عقل و ہوش رخصت ہوا - دنیا آنکھونکے تلے اندھیری ہو گئی * حیران و پریشان زار زار رونا - اور سر پر خاک اُڑانا - کپڑے پھاڑنا - نہ کھانے کی سُدھ - نہ بھلے برے کی بدھ *

اس عشق کی بدولت کیا کیا خرابیان ہین

دل میں اُداسیان ہین اور اضطرابیان ہین اِس خرابی سے دائی اور مُعلّم خبردار ہوئے - ڈرتے ڈرتے بادشاہ کے روبرو گئے - اور عرض کی - کہ بادشاہزادۂ عالمیان کا یہہ حال ہی - معلوم نہین خود بخود یہہ کیا غضب ٹوٹا - جو اُن کا آرام اور کہانا پینا سب چھوٹا * تب پادشاہ (وزیر - اُمراے صاحب تدبیر - اور حکیم حاذق - منجّم صادق - مُلّا - سیانے - خوجے - درویش - سالک اور مجذوب) اپنے ساتھہ لیکر اُس باغ مین رونق افزا ہوئے *

میری بے قراری اور نالہ و زاری دیکھکر اُنکی بھی حالت اِضطراب کی ہو گئی * آبدیدہ ہوکر بے اِختیار گلے سے لگا لیا - اور اُسکی تدبیر کی خاطر حکم کیا * حکیمون نے قوّت دل اور خلل دماغ کے واسطے نسخے لکھے - اور ملاؤن نے نقش و تعویذ پلانے اور پاس رکھنے کو دیئے - دُعائین پڑھہ پڑھہ کر پھونکنے لگے - اور نجومی بولے - کہ ستارون کی گردش کے سبب سے یہہ صورت پیش آئی ہی - اِسکا صدقہ دیجیئے * غرض ہر کوئی اپنے اپنے

عالم کی باتین کہتا تھا - پر مجھپر جو گذرتی تھی میرا دل ہی سہتا تھا * کسو کی سعی اور تدبیر میری تقدیر بد کے کام نہ آئی - دن بدن دیوانگی کا زور ہوا - اور میرا بدن بے آب و دانہ کمزور ہو چلا * رات دن چلاّنا اور سر پٹکنا ہی باقی رہا * اُس حالت مین تین سال گذرے - چوتھے برس ایک سوداگر سیر و سفر کرتا ہوا آیا - اور ہر ایک ملک کے تحفے تحایف عجیب و غریب جہان پناہ کے حضور مین لایا - ملازمت حاصل کی *

پادشاہ نے بہت توجہ فرمائی - اور احوال پُرسی اُسکی کرکے پوچھا - کہ تمنے بہت ملک دیکھے - کہین کوئی حکیم کامل بھی نظر پڑا یا کسو سے مذکور اُسکا سنا ؟ اُسنے اِلتماس کیا - کہ قبلۂ عالم ! غلام نے بہت سیر کی - لیکن ہندوستان مین دریا کے بیچ ایک پہاڑی ہی - وہان ایک گسائین جٹا دھاری نے بڑا مندھ مہادیو کا اور سنگت اور باغ بڑی بہار کا بنایا ہی - اُس مین رہتا ہی * اور اُسکا یہہ قاعدہ ہی - کہ ہر سویں دن شیو رات کے روز اپنے استھان سے نکل کر دریا مین

پہرتا ہی - اور خوشي کرتا ہی * اشنان کے بعد جب اپنے آسن پر جانے لگتا ہی - تب بیمار اور درد مند دیس دیس اور ملک ملک کے جو دور دور سے آتے ہیں دروازے پر جمع ہوتے ہیں * اُنکي بڑي بھیڑ ہوتي ہی *

وہ مہنت (جسے اِس زمانے کا افلاطون کہنا چاہیئے) قارورہ اور نبض دیکھتا ہوا اور ہر ایک کو نسخہ لکھکر دیتا ہوا چلا جاتا ہی * خدا نے ایسا دست شفا اُسکو دیا ہی کہ دوا پیتے ہي اثر ہوتا ہی - اور وہ مرض بالکل جاتا رہتا ہی * یہہ ماجرا مین نے بہ چشم خود دیکھا - اور خدا کي قدرت کو یاد کیا - کہ ایسے ایسے بندے پیدا کیئے ہیں * اگر حکم ہو تو شہزادۂ عالمیان کو اُس کے پاس لے جاوین - اُس کو ایک نظر دکھاوین - اُمید قوي ہی کہ جلد شفا سے کامل ہو * اور ظاہر مین بھي یہہ تدبیر اچھي ہی - کہ ہر ایک ملک کي ہوا کھانے سے اور جا بجا کے آب و دانے سے مزاج مین فرحت آتي ہی * پادشاہ کو اُس کي صلاح پسند آئي - اور خوش ہو کر

فرمایا - بہت بہتر - شاید اُسکا ہاتھہ راس آوے - اور میرے فرزند کے دل سے وحشت جاوے * ایک امیر معتبر - جہان دیدہ - کار آزمودہ کو اور اُس تاجر کو میرے رکاب مین تعینات کیا - اور اسباب ضروری ساتھہ کردیا * نواڑے - بجرے - مور پنکھی - پاوار - لچکے - کھلیانے - اُلاق - پٹیلیون پر معہ سرانجام سوار کرکر رخصت کیا * منزل منزل چلتے چلتے اُس ٹھکانے پر جا پہنچے * نئی ہوا اور نیا دانہ پانی کھانے پینے سے کچھہ مزاج ٹھہرا - لیکن خاموشی کا وہی عالم تھا - اور رونے سے کام * دم بدم یاد اُس پری کی دل سے بھولتی نہ تھی - اگر کبھو بولتا تو یہہ بیت پڑھتا *

نجانون کس پری رو کی نظر ہی
ابھی تو تھا بھلا چنگا مرا دل

بارے جب دو تین مہینے گذرے - اُس پہاڑ پر قریب چار ہزار مریض کے جمع ہوئے - لیکن سب یہی کہتے تھے کہ اب خدا چاہے تو گسائین اپنے مٹھہ سے نکلینگے - اور سب کو اُنکے فرمانے سے شفاے کلی ہوگی *

القصہ جس دن وہ دن آیا- صبح کو وہ جوگی مانند آفتاب کے نکل آیا- اور دریا مین نہایا اور پیرا- پار جاکر پھر آیا اور بھبھوت بھسم تمام بدن مین لگایا- وہ گورا بدن مانند انگاریکے راکھہ مین چھپایا- اور ماتھے پر ملاگیر کا ٹیکا دیا- لنگوٹ باندھکر انگوچھا کاندھے پر ڈالا- بالون کا جوڑا باندھا- موچھون پر تاؤ دیکر چڑھوان جوتا اڑایا* اُس کے چہرے سے یہہ معلوم ہوتا تھا- کہ ساری دنیا اُسکے نزدیک کچھہ قدر نہین رکھتی* ایک قلمدان جڑاؤ بغل مین لیکر ایک ایک کی طرف دیکھتا اور نسخہ دیتا ہوا میرے نزدیک آپہنچا* جب میری اور اُسکی چار نظرین ہوئین- کھڑا رہکر غور مین گیا- اور مجھہ سے کہنے لگا- کہ ہمارے ساتھہ آؤ* مین ہمراہ ہو لیا*

جب سب کی نوبت ہوچکی- میرے تئین باغ کے اندر لیگیا- اور ایک مُقطّع خوش نقشے خلوت خانے مین مجھے فرمایا- کہ یہان تم رہا کرو- اور آپ اپنے استھان مین گیا* جب ایک چلا گذرا- تو میرے پاس آیا- اور آگے کی نسبت مجھے خوش پایا- تب مُسکرا کر فرمایا- کہ اِس

باغیچے میں سیر کیا کرو - جس میوے پر جی چلے کھایا کرو * اور ایک قلفی چینی کی معجون سے بھری ہوئی دی - کہ اِس میں سے چھہ ماشے ہمیشہ بلا ناغہ نہار نوش جان فرمایا کرو * یہہ کہکر وہ تو چلا گیا - اور میں نے اُسکے کہنے پر عمل کیا * ہر روز قوت بدن میں اور فرحت دل کو معلوم ہونے لگی - لیکن حضرت عشق کو کچھہ اثر نکیا - اُس پری کی صورت نظروں کے آگے پھرتی تھی *

ایک روز طاق میں ایک جلد کتاب کی نظر آئی - اُتار کر دیکھا - تو سارے علم دین و دنیا کے اُسمیں جمع کیئے تھے - گویا دریا کو کوزے میں بھر دیا تھا * ہر گھڑی اُسکا مُطالعہ کیا کرتا - علم حکمت اور تسخیر میں نہایت قوت بہم پہنچائی * اس عرصے میں برس دن گذر گیا - پھر وہی خوشی کا دن آیا - جوگی اپنے آسن پر سے اُٹھکر باہر نکلا * میں نے سلام کیا - اُنہے قلندان مجھے دیکر کہا - ساتھہ چلو - میں بھی ہمراہ ہو لیا * جب دروازے سے نکلا - ایک عالم دعا دینے لگا - وہ امیر اور سوداگر مجھے ساتھہ دیکھکر گسائیں کے قدموں پر گرے - اور اِدا سے شکر

کرنے لگے - کہ آپکی توجہ سے بارے اِتنا تو ہوا * وہ اپنی عادت پر دریا کے گھاٹ تک گیا - اور اشنان پوجا جس طرح ہر سال کرتا تھا کی - پھرتی بار بیماروں کو دیکھتا بھالتا چلا آتا تھا *

اِتفاقاً سودائیوں کے غول میں ایک جوان خوبصورت شکیل - کہ ضعف سے کھڑے ہونے کی طاقت اُسمین نہ تھی - نظر پڑا * مجھکو کہا - کہ اُسکو ساتھ لے آؤ * سب کی دارو درمن کرکے جب خلوت خانے میں گیا - تھوڑی سی کھوپڑی اُس جوان کی تراش کر - چاہا کہ کنکھجورا - جو مغز پر بیٹھا تھا - زنبور سے اُٹھا لیوے * میرے خیال میں گذرا - اور بول اُٹھا - کہ اگر دست پناہ آگ میں گرم کرکر اُسکی پیٹھ پر رکھیئے تو خوب ہی - آپ سے آپ نکل آویگا - اور جو یوں کھینچیئےگا تو مغز کے گودے کو نچھوڑیگا - پھر خوف زندگی کو ہی * یہہ سنکر میری طرف دیکھا - اور چپکا اُٹھہ باغ کے کونے میں ایک درخت کو لے میں پکڑ جتا کی لٹ کی گلے میں پھانس لگا کر رہ گیا * میں پاس جا کر جو دیکھا تو واہ واہ یہہ تو مرگیا! یہہ

اچنبھا دیکھکر نہایت افسوس ہوا - لاچار جی مین آیا اُسے گاڑدون * جون درخت سے جدا کرنے لگا - دو کنجیان اُسکی لتون مین سے گر پڑین * مین نے اُنکو اُٹھا لیا اور اُس گنج خوبی کو زمین مین دفن کیا * وے دو کنجیان لیکر سب قفلون مین لگانے لگا * اتفاقاً دو حجرون کے تالے اُن تالیون سے کھلے - دیکھا تو زمین سے چھت تک جواہر بھرا ہوا ہی - اور ایک پیٹی مخمل سے مڑھی سونے کے پتر لگی قفل دی ہوئی ایک طرف دھری ہی * اُسکو جو کھولا - تو ایک کتاب دیکھی - کہ اُس مین اسم اعظم اور حاضرات جن و پری کی اور روحون کی ملاقات اور تسخیر آفتاب کی ترکیب لکھی ہی *

ایسی دولت کے ہاتھ لگنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور اُنپر عمل کرنا شروع کیا * دروازہ باغ کا کھول دیا - اپنے اُس امیر کو اور ساتھ والون کو کہا - کہ کشتیان منگوا کر یہہ سب جواہر و نقد و جنس اور کتابین پار کرلو - اور ایک نواڑے پر آپ سوار ہو کر وہان سے بحر کو روانہ کیا * آتے آتے جب نزدیک اپنے ملک کے

پہنچا - جہان پناہ کو خبر ہوئی * سوار ہوکر استقبال کیا اور اشتیاق سے بیقرار ہوکر کلیجے سے لگالیا * مین نے قدم بوسی کرکر کہا - اِس خاکسار کو قدیم باغ مین رہنے کا حکم ہو * بولے - کہ ای برخوردار! وہ مکان میرے نزدیک منحوس تھہرا - لہذا اُس کی مرمّت اور تیاری موقوف کی - اب وہ مکان لائق انسان کے رہنے کے نہین رہا - اور جس محل مین جی چاہے اُترو * بہتر یون ہی - کہ قلعے مین کوئی جگہہ پسند کرکے میری آنکھون کے روبرو رہو - اور پائین باغ جیسا چاہو تیار کرو اکر سیر و تماشا دیکھا کرو * مین نے بہت ضد اور ہٹ کرکر اُس باغ کو نئے سر سے تعمیر کروایا - اور بہشت کی مانند آراستہ کر داخل ہوا - پھر فراغت سے جنونکی تسخیر کی خاطر چلّے بیٹھا - اور ترک حیوانات کرکر حاضرات کرنے لگا *

جب چالیس دن پورے ہوئے - تب آدھی رات کو ایک ایسی آندھی آئی کہ بڑی بڑی عمارتین گر پڑتین - اور درخت جڑ پیڑ سے اُکھڑ کر کہین سے کہین جا پڑے - اور پری یزاد کا لشکر نمود ہوا * ایک تخت ہوا سے اُترا -

اُس پر ایک شخص شاندار موتیون کا تاج اور خلعت پہنے ہوئے بیٹھا تھا * مین نے دیکھتے ہي بہت مؤدّب ہوکر سلام کیا * اُسنے میرا سلام لیا اور کہا - کہ ای عزیز! یہہ کیا تو نے ناحق ڈُنڈہایا ؟ ہمسے تجھے کیا مُدّعا ہی ؟ مین نے اِلتماس کیا - کہ یہہ عاجز بہت مُدت سے تمہاري بیٹي پر عاشق ہی - اور اُسي لیئے کہان سے کہان خراب و خستہ ہوا - اور جیتے جي موا * اب زندگي سے بہ تانگ آیا ہون - اور اپني جان پر کھیلا ہون جو یہہ کام کیا ہی * اب آپ کي ذات سے اُمیدوار ہون کہ مجھہ حیران سرگردان کو اپني توجہ سے سرفراز کرو - اور اُسکے دیدار سے زندگي اور آرام بخشو - تو بڑا ثواب ہوگا *

یہہ میري آرزو سنکر بولا - کہ آدمي خاکي اور ہم آتشي - اِن دونون مین موافقت آني مشکل ہی * مین نے قسم کھائي - کہ مین اُنکے دیکھنے کا مشتاق ہون - اور کچھہ مطلب نہین * پھر اُس تخت نشین نے جواب دیا - اِنسان اپنے قول و قرار پر نہین رہتا - غرض کے وقت سب کچھہ کہتا ہی - لیکن یاد نہین رکھتا * یہہ بات مین

تیرے بھلے کے لیئے کہہ سناتا ہون - کہ اگر تو نے کبھو قصد کچھہ اور کیا - تو وہ بھی اور تو بھی دونون خراب خستہ ہوگے - بلکہ خوف جان کا ہی * مین نے پھر دوبارہ سوگند یاد کی - کہ جسمین طرفین کی برائی ہووے ویسا کام ہرگز نہ کرونگا - مگر ایک نظر دیکھتا رہونگا * یہ باتین ہوتیان تھین - کہ اچانک وہ پری (کہ جسکا مذکور تھا) نہایت ٹھسّے سے بناؤ کیئے ہوئے آپہنچی - اور بادشاہ کا تخت وہان سے چلا گیا * تب مین نے بے اختیار اُس پری کو جان کی طرح بغل مین لیا - اور یہہ شعر پڑھا -

کمان ابرو مرے گھر کیون نہ آوے
کہ جسکے واسطے کھینچے ہین چلّے

اُسی خوشی کے عالم مین باہم اُس باغ مین رہنے لگے - مارے ڈر کے کچھہ اور خیال نکرتا - بلکہ فقط دیکھا کرتا * وہ پری میرے قول قرار کے نباہنے پر دل مین حیران رہتی - اور بعضے وقت کہتی - کہ پیارے! تم بھی اپنی بات کے برتے سچے ہو - لیکن ایک نصیحت مین دوستی کی راہ سے کرتی ہون - اپنی کتاب سے

خبردار رہیو - کہ جن کسی نکسی دن تمہیں غافل پا کر چُرا لیجائینگے * مین نے کہا - اسے مین اپنی جان کے برابر رکھتا ہون *

اِتفاقاً ایک روز رات کو شیطان نے ورغلانا - بے قراری کی حالت مین یہہ دل مین آیا - کہ جو کچھہ ہو سو ہو - کہان تک اپنے تئین تھانبون ؟ اُسے چھاتی سے لگا لیا * وونہین ایک آواز آئی - یہہ کتاب مجھکو دے - اِس مین اِسم اعظم ہی - بے ادبی نکر * اُس بیخودی کے عالم مین کچھہ ہوش نرہا - کتاب بغل سے نکالکر بغیر جانے پہچانے حوالے کردی * وہ نازنین یہہ میری نادانی کی حرکت دیکھکر بولی - کہ ہی ظالم ! آخر چوکا اور نصیحت بھولا * یہہ کہکر بیہوش ہو گئی - اور مین نے اُس کے سرہانے ایک دیو کو دیکھا کہ کتاب لیئے کھڑا ہی * چاہا کہ پکڑ کر خوب مارون اور کتاب چھین لون - اِتنے مین اُسکے ہاتھہ سے دوسرا لے بھاگا * مین نے جو افسون یاد کیئے تھے - پڑھنے شروع کیئے - وہ جن جو کھڑا تھا بیل بن گیا - لیکن افسوس کہ پری ذرا بھی ہوش

مین نہ آئي - اور وہي حالت بے خودي کي رہي * تب
میرا دل گھبرایا - سارا عیش تلخ ہو گیا * اُس روزسے
آدمیون سے نفرت ہوئي - اِس باغ کے گوشے مین
پڑا رہتا ہون - اور دل کے بہلانے کي خاطر یہہ مرتبان زمرد
کا جھاڑ دار بنایا کرتا ہون - ہر مہینے اُس میدان مین اُس
بیل پر سوار ہوکر جایا کرتا ہون - مرتبانکو توڑ کر غلام کو
مار ڈالتا ہون - اِس اُمید پر کہ سب میري یہہ حالت
دیکھین - اور افسوس کھاوین - شاید کوئي ایسا خدا کا
بندہ مہربان ہوکہ میرے حق مین دعا کرے - تو مین بھي اپنے
مطلب کو پہنچون * اي رفیق ! میرے جنون اور
سودا کي یہہ حقیقت ہي جو مین نے تجھے کہہ سنائي *
مین یہہ سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا - کہ اي شہزادے !
تو نے واقعي عشق کي بڑي محنت اُٹھائي - لیکن قسم
خدا کي کھاتاہون کہ مین اپنے مطلب سے درگذرا * اب
تیري خاطر جنگل پہاڑ مین پھرونگا * اور جو مجھ سے
ہوسکیگا سو کرونگا * یہہ وعدہ کرکر مین اُس جوان سے
رخصت ہوا - اور پانچ برس تک سودائي ساویرانے

مین خاک چھانتا پھرا - کچھ سراغ نہ ملا * آخر اُکتا کر ایک
پہاڑ پر چڑھ گیا اور چاہا کہ اپنے تئین گرا دون کہ ہڈي پسلي
کچھ ثابت نہ رہے - وہي سوار برقع پوش آ پہنچا - اور
بولا کہ اپني جان مت کھو - تھوڑے دنون کے بعد تو اپنے
مقصد سے کامیاب ہوگا * یا سائین اللہ ! تمھاري دیدار تو
مُیسّر ہوئي - اب خدا کے فضل سے اُمیدوار ہون کہ خوشي
اور خُرّمي حاصل ہو - اور سب نامراد اپنے مراد کو پہنچین *

سرگذشت آزاد بخت بادشاہ کي

جب دوسرا درويش بھي اپني سير کا قصّہ کہہ چکا - رات آخر ہو گئي - اور وقت صبح کا شروع ہونے پر آيا * بادشاہ آزاد بخت چپکا اپنے دولت خانے کي طرف روانہ ہوا - محل مين پہنچ کر نماز ادا کي * پھر غسل خانے مين جا خلعت فاخرہ پہن کر ديوان عام مين تخت پر مکان بيٹھا - اور حکم کيا - کہ يساول جاوے - چار فقير فلانے مکان پر وارد ہين - اُنکو بعزّت اپنے ساتھ حضور مين لے آوے * بموجب حکم کے چوبدار وہان گيا - ديکھا تو چارون بے نوا حوايج سے فارغ ہو - ہاتھہ منہہ دھو کر - چاہتے ہين کہ دسا کرين اور اپني اپني راہ لين * چيلے نے کہا شاہ جي ! پادشاہ نے چارون صورتون کو طلب فرمايا ہي - ميرے ساتھہ چاہيئے * چارون درويش آپس مين ايک ايک کو تکنے لگے - اور چوبدار سے کہا - بابا ! ہم اپنے دل کے بادشاہ ہين -

ہمین دنیا کے بادشاہ سے کیا کام ہی؟ اُسنے کہا- میان اللہ! مضایقہ نہین - اگر چلو تو اچھا ہی *

اِتنے مین چارون کو یاد آیا کہ مولا مرتضیٰ نے جو فرمایا تھا سو اب پیش آیا- خوش ہوئے اور یساول کے ہمراہ چلے * جب قلعے مین پہنچے اور روبرو بادشاہ کے گئے- چارون قلندرون نے دُعا دی - کہ بابا! تیرا بھلا ہو * بادشاہ دیوان خاص مین جا بیٹھے - اور دو چار خاص امیرون کو بلایا اور فرمایا - کہ چارون گُدڑی پوشون کو بُلاؤ * جب وہان گئے - حکم بیٹھنے کا کیا اور احوال پُرسی فرمائی - کہ تُمھارا کہان سے آنا ہوا؟ اور کہان کا اِرادہ ہی؟ مکان مُرشدون کے کہان ہین؟ اُنھون نے کہا - کہ بادشاہ کی عُمرو دولت زیادہ ہووے - ہم فقیر ہین - ایک مُدّت سے اِسی طرح سیر و سفر کرتے پھرتے ہین - خانہ بدوش ہین * وہ مثل ہی - فقیر کو جہان شام ہوئی وہین گھر ہی - اور جو کچھ اِس دُنیاے ناپایدار مین دیکھا ہی - کہان تلک بیان کرین؟

آزاد بخت نے بہت تسلّی اور تشفّی کی - اور

کھانیکو منگوا کر اپنے روبرو ناشتا کروایا * جب فارغ ہوئے- پھر فرمایا - کہ اپنا ماجرا تمام بے کم وکاست مجھسے کہو- جو مجھہ سے تمھاری خدمت ہو سکیگی قصور نہ کرونگا * فقیرون نے جواب دیا - کہ ہم پر جو جو کچھہ بیتا ہی - نہ ہمین بیان کرنے کی طاقت ہی - اور نہ پادشاہ کو سننے سے فرحت ہوگی - اِسکو معاف کیجئے * تب پادشاہ نے تبسّم کیا اور کہا - شب کو جہان تم بسترون پر بیٹھے اپنا اپنا احوال کہہ رہے تھے - وہان مین بھی موجود تھا - چنانچہ دو درویش کا احوال سُن چکا ہون - اب چاہتا ہون کہ دونون جو باقی ہین وے بھی کہین - اور چند روز بہ خاطر جمع میرے پاس رہین - کہ قدم درویشان ردِّ بلا ہی * پادشاہ سے یہہ بات سنتے ہی مارے خوف کے کانپنے لگے - اور سر نیچے کرکے چپ ہو رہے - طاقت گویائی کی نہ رہی *

آزاد بخت نے جب دیکھا کہ اب اِن مین مارے رعب کے حواس نہین رہے جو کچھہ بولین - فرمایا - کہ اِس جہان مین کوئی شخص ایسا نہوگا جس پر ایک نہ

ایک واردات عجیب و غریب نہوئي ہوگي * باوجودیکہ میں بادشاہ ہون - لیکن مین نے بھي ایسا تماشا دیکھا ہی کہ پہلی مین ہي اُسکا بیان کرتا ہون - تُم بخاطرجمع سنو * درویشون نے کہا - بادشاہ سلامت ! آپکا الطاف فقیرون کے حال پر ایسا ہي ہی - اِرشاد فرمائیئے * آزاد بخت نے اپنا احوال شروع کیا - اور کہا *

ای شاہو! بادشاہ کا اب ماجرا سنو
جو کچھہ کہ مین نے دیکھا ہی - اور ہی سنا سنو
کہتا ہون مین فقیرونکي خدمت مین سربسر
احوال میرا خوب طرح دل لگا سنو

میرے قبلہ گاہ نے جب وفات پائي اور مین اِس تخت پر بیٹھا - عین عالم شباب کا تھا - اور سارا یہہ مُلک روم کا میرے حکم مین تھا * اتفاقاً ایک سال کوئي سوداگر بدخشان کے ملک سے آیا - اور اسباب تجارت کا بہت سا لایا * خبر دار نے میرے حضور مین خبر کي - کہ ایسا بڑا تاجر آج تک شہر مین نہین آیا - مین نے اُسکو طلب فرمایا *

وہ تحفے ہر ایک ملک کے لایق میري نذر کے لیکر آیا * في الواقع ہر ایک جنس بے بہا نظر آئي - چنانچہ ایک ڈبیا مین ایک لعل تھا - نہایت خوشرنگ - اور آبدار - قد و قامت درست - اور وزن مین پانچ مثقال کا * مین نے (باوجود سلطنت کے ایسا جواہر کبھو نہ دیکھا تھا - اور نہ کسو سے سنا تھا) پسند کیا * سوداگر کو بہت سا اِنعام و اکرام دیا اور سند راہداري کي لکھ دي - کہ اُس سے ہمارے تمام قلمرو مین کوئي مُزاحم محصول کا نہو - اور جہان جاوے اُسکو آرام سے رکھین - چوکي پہرے مین حاضر رہین - اُسکا نقصان اپنا نقصان سمجھین * وہ تاجر حضور مین دربار کے وقت حاضر رہتا - اور آداب سلطنت سے خوب واقف تھا - اور تقریر و خوش گوئي اُسکي لایق سننے کے تھي - اور مین اُس لعل کو ہر روز جواہر خانے سے منگواکر سر دربار دیکھا کرتا *

ایک روز دیوان عام کیئے بیٹھا تھا - اور اُمرا ارکان دولت اپنے اپنے پائے پر کھڑے تھے - اور ہر ملک کے بادشاہون کے ایلچي مبارکباد کي خاطر جو آئے تھے - وے

بھي سب حاضر تھے * اُس وقت مین نے موافق معمول کے اُس لعل کو منگوایا * جواہر خانے کا داروغہ لیکر آیا - مین ہاتھہ مین لیکر تعریف کرنے لگا - اور فرنگ کے ایلچي کو دیا - اُن نے دیکھکر تبسّم کیا اور زمانہ سازي سے صفت کي * اُسیطرح ہاتھون ہاتھہ ہر ایک نے لیا اور دیکھا اور ایک زبان ہو کر بولے - کہ قبلۂ عالم کے اقبال کے باعث یہہ مُیسر ہوا ہی - والا کسو بادشاہ کے ہاتھہ آج تک ایسا رقم بے بہا نہین لگا * اُسوقت میرے قبلہ گاہ کا وزیر - کہ مرد دانا تھا - اور اُسي خدمت پر سرفراز تھا - وزارت کي چوکي پر کھڑا تھا - آداب بجالایا اور اِلتماس کیا - کہ کچھہ عرض کیا چاہتا ہون - اگر جان بخشي ہو *

مین نے حکم کیا - کہ کہہ * وہ بولا قبلۂ عالم ! آپ پادشاہ ہین - اور پادشاہون سے یہہ بہت بعید ہی کہ ایک پتّھر کي اِتني تعریف کرین * اگرچہ رنگ ڈھنگ سنگ مین لاثاني ہی - لیکن سنگ ہی - اور اِسدم سب ملکون کے ایلچي دربار مین حاضر ہین - جب اپنے اپنے

شہر مین جاوینگے البتہ یہہ نقل کرینگے - کہ عجب بادشاہ ہی - کہ ایک لعل کہین سے پایا ہی - اُسے ایسا تُحفہ بنایا ہی کہ روز بروز منگاتا ہی - اور آپ اُسکي تعریف کرکرسبکو دکہاتا ہی * پس جو بادشاہ یا راجہ یہہ احوال سُنیگا - اپني مجلس مین ہنسیگا * خداوند ! ایک اونا سوداگر نیشاپور مین ہی - اُسنے بارہ دانے لعل کے - کہ ایک سات سات مثقال کا ہی - پٹّے مین نصب کرکر کُتّے کے گلے مین ڈال دیئے ہین * مجھے سُنتے ہي غصہ چڑھہ آیا - اور کہسیانے ہوکر فرمایا - کہ اِس وزیر کي گردن مارو *

جلّادون نے وونہین اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا - اور چاہا کہ باہر لیجاوین * فرنگ کے پادشاہ کا ایلچي دست بستہ روبرو آکھڑا ہوا * مین نے پوچھا - کہ تیرا کیا مطلب ہی ؟ اُسنے عرض کي - اُمیدوار ہون کہ تقصیر سے وزیر کي واقف ہون * مین نے فرمایا - کہ جھوٹھہ بولنے سے اور بڑا گناہ کون سا ہی - خصوصاً بادشاہون کے روبرو ؟ اُن نے کہا - اُسکا دروغ ثابت نہین ہوا - شاید جو کچھہ کہ عرض کي ہی سچ ہو * ابھي بے گناہ کا قتل کرنا درست

نہین * اُسکا مین نے یہہ جواب دیا - کہ ہرگز عقل مین نہین آتا کہ ایک تاجر - کہ نفع کے واسطے شہر بشہر اور ملک بملک خراب ہوتا پھرتا ہی اور کوڑي کوڑي جمع کرتا ہی - بارہ دانے لعل کے - جو وزن مین سات سات مثقال کے ہون - کُتّے کے پٹّے مین لگاوے ! اُسنے کہا - خُدا کي قُدرت سے تعجُّب نہین ، شاید کہ باشد - ایسے تحفے اکثر سوداگرون اور فقیرون کے ہاتھہ آتے ہین - اِس واسطے کہ یے دونون ہر ایک ملک مین جاتے ہین - اور جہان سے جو کچھہ پاتے ہین لے آتے ہین * صلاح دولت یہہ ہی - کہ اگر وزیر ایسا ہي تقصیروار ہی - حکم قید کا ہو - اِس لیئے کہ وزیر پادشاہون کي عقل ہوتے ہین - اور یہہ حرکت سلاطینون سے بدنما ہی - کہ ایسي بات پر کہ جھوٹھہ سچ اُسکا ابھي ثابت نہین ہوا حکم قتل کا فرمائین - اور اُسکي تمام عمر کي خدمت اور نمک حلالي بھول جائین *

بادشاہ سلامت ! اگلے شہریارون نے بندي خانہ اِسي سبب ایجاد کیا ہی - کہ پادشاہ یا سردار اگر کسو پر

غضب ہون تو اُسے قید کرین * کئی دن مین غُصّہ جاتا رہیگا اور بے تقصیری اُسکی ظاہر ہوگی - بادشاہ خون ناحق سے محفوظ رہینگے - کل کو روز قیامت مین ماخوذ نہ ہونگے * مین نے جتنا اُسکے قائل کرنے کو چاہا - اُس نے ایسی معقول گفتگو کی کہ مجھے لاجواب کیا * تب مین نے کہا - کہ خیر تیرا کہنا پذیرا ہوا - مین خون سے اُسکے درگذرا - لیکن زندان مین مقیّد رہیگا * اگر ایک سال کے عرصے مین اُسکا سُخن راست ہوا - کہ ایسے لعل کُتّے کے گلے مین ہین - تو اُسکی نجات ہوگی - اور نہین تو بڑے عذاب سے مارا جاویگا * فرمایا - کہ وزیر کو بندی خانے مین لیجاؤ * یہہ حکم سنکر ایلچی نے زمین خدمت کی چومی - اور تسلیمات کی *

جب یہہ خبر وزیر کے گھر مین گئی - آہ واویلا مچا - اور ماتم سرا ہو گیا * اُس وزیر کی ایک بیٹی تھی برس چودہ پندرہ کی - نہایت خوبصورت اور قابل - نوشت خواند مین دُرست * وزیر اُسکو نپٹ پیار کرتا تھا اور عزیز رکھتا تھا - چنانچہ اپنے دیوان خانے کے پچھواڑے

ایک رنگ محل اُس کي خاطر بنوا دیا تھا - اور لڑکیان عمدہ نیکي اُسکي مصاحبت مین اور خواصین شائیان خدمت مین رہتي ہین - اُن سے ہنسي خوشي کھیلا کودا کرتي *

اتفاقاً جسدن وزیر کو محبوس خانے مین بھیجا - وہ لڑکي اپني ہم جولیون مین بیٹھي تھي - اور خوشي سے گُڑیا کا بیاہ رچایا تھا - اور ڈھولک پکھاوج لیئے ہوئے رتجگے کي تیاري کر رہي تھي - اور کڑاہي چڑھا کر گُلگلے اور رحم تلتي اور بنا رہي تھي - کہ ایکبارگي اُس کي ماروتي پیٹتي سر کُھلے پانون ننگے بیتي کے گھر گئي - اور دو ہتڑ اُس لڑکي کے سر پر ماري اور کہنے لگي - کاش کہ تیرے بدلے خدا اندھا بیٹا دیتا - تو میرا کلیجا ٹھنڈا ہوتا - اور باپ کا رفیق ہوتا * وزیرزادي نے پوچھا - اندھا بیٹا تمھارے کس کام آتا ؟ جو کچھہ بیٹا کرتا مین بھي کرسکتي ہون * اما نے جواب دیا - خاک تیرے سر پر ! باپ پر یہہ بپتا بیتي ہی کہ پادشاہ کے روبرو کچھہ ایسي بات کہي کہ بندي خانے مین قید ہوا * اُس نے پوچھا - وہ کیا بات تھي ؟ ذرا مین بھي سنون * تب وزیر کے قبیلے نے کہا - کہ

تیرے باپ نے شاید یہہ کہا ہی کہ نیشا پور مین کوئي سوداگر ہی - اُسنے بارہ عدد لعل بے بہا کُتّے کے پٹّے مین تانکے ہین * بادشاہ کو باور نہوا - اُسے جھوتا سمجھا اور اسیر کیا * اگر آج کے دن بیتا ہوتا تو ہر طرح سے کوشش کرکر اِس بات کو تحقیق کرتا - اور اپنے باپ کا اُپرالا کرتا - اور بادشاہ سے عرض معروض کرکے میرے خاوند کو بندي خانے سے مُخلصي دِلواتا *

وزیر زادي بولي - امّا جان ! تقدیر سے لڑا نہین جاتا - چاہیئے اِنسان بلاے ناگہاني مین صبر کرے - اور اُمیدوار فضل الہي کا رہے - وہ کریم ہی - مشکل کسو کي اتکي نہین رکھتا - اور رونا دھونا خوب نہین * مبادا دشمن اور طرح سے بادشاہ کے پاس لگاوین اور تیرے چُغلي کھاوین کہ باعث زیادہ خفگي کا ہو * بلکہ جہان پناہ کے حق مین دُعا کرو - ہم اُسکے خانہ زاد ہین - وہ ہمارا خداوند ہی - وہي غضب ہوا ہی وہي مہربان ہوگا * اُس لڑکي نے عقلمندي سے ایسي ایسي طرح ما کو سمجھایا کہ کچھہ اُسکو صبر و قرار آیا - تب اپنے محل مین گئي اور چُپکي ہو رہي * جب

رات ہوئی - وزیر زادی نے داوا کو بلایا - اُسکے ہاتھہ پانو پڑی - بہت سی منّت کی اور رونے لگی اور کہا - مین یہہ اِرادہ رکھتی ہون کہ اتّاجان کا طعنہ مجھپر نہ رہے اور میرا باپ مخلصی پاوے - جو تو میرا رفیق ہو - تو مین نیشاپور کو چاہون - اور اُس تاجر کو (جس کے کُتّے کے گلے مین ایسے لعل ہین) دیکھکر جوبن آوے کر آؤن - اور اپنے باپ کو چھڑاؤن *

پہلے تو اُس مرد نے اِنکار کیا - آخر بہت کہنے سُننے سے راضی ہوا * تب وزیر زادی نے فرمایا - چپکے چپکے اسباب سفر کا دُرست کر - اور جنس تجارت کی لایق نذر بادشاہون کے خرید کر - اور غُلام و نوکرچاکر جتنے ضرور ہون ساتھہ لے - لیکن یہہ بات کسو پر نہ کھلے * داوا نے قبول کیا اور اُسی تیاری مین لگا * جب سب اسباب مُہیّا کیا - اونٹون اور خچّرون پر بار کرکر روانہ ہوا - اور وزیر زادی بھی لباس مردانہ پہن کر ساتھہ جا ملی - ہرگز کسو کو گھر مین خبر نہوئی * جب صبح ہوئی - وزیر کے محل مین چرچا ہوا کہ وزیر زادی غایب ہے - معلوم نہین - کیا ہوئی *

آخر بدنامي کے ڈر سے ماں نے بیٹي کا گم ہونا چھپایا - اور وہاں وزیر زادي نے اپنا نام سوداگر بچہ رکھا - منزل بمنزل چلتے چلتے نیشاپور میں پہنچي * خوشي بخوشي کاروان سرا میں جا اُتري - اور سب اپنا اسباب اُتارا * رات کو رہي - فجر کو حمّام میں گئي اور پوشاک پاکیزہ جیسے روم کے باشندے پہنتے ہیں پہني - اور شہر کي سیر کے واسطے نکلي * آتے آتے جب چوک میں پہنچي - چوراہے پر کھڑي ہوئي - ایک طرف دوکان جوہري کي نظر پڑي کہ بہت جواہر کا ڈھیر لگ رہا ہے - اور غلام لباس فاخرہ پہنے ہوئے دست بستہ کھڑے ہیں * اور ایک شخص جو سردار ہے - برس پچاس ایک کي اوسکي عمر ہے - طالع مندونکي سي خلعت اور نیمہ آستین پہنے ہوئے - اور کئي مصاحب باوضع نزدیک اُس کے کرسیون پر بیٹھے ہیں اور آپس میں باتین کر رہے ہیں *

وزیر زادي (جسنے اپنے تئین سوداگر بچہ کر مشہور کیا تھا) اُسے دیکھکر متعجب ہوئي - اور دل میں سمجھکر خوش ہوئي کہ خدا اچھو تتھہ نہ کرے - جس سوداگر کا

میرے باپ نے پادشاہ سے مذکور کیا ہی - اغلب ہی
کہ یہی ہو * بار خدایا ! اسکا احوال مجھہ پر ظاہر کر * اتفاقاً
ایک طرف جو دیکھا تو ایک دوکان ہی - اس مین دو
پنجرے آہنی لٹکتے ہین - اور ان دونون مین دو آدمی
قید ہین - انکی مجنون کی سی صورت ہو رہی ہی - کہ چرم
و استخوان باقی ہی - اور سر کے بال اور ناخن بڑھہ گئے
ہین - سر اوندھائے بیٹھے ہین - اور دو حبشی بد ہیئت
ننگی تلوار لیے دونون طرف کھڑے ہین * سو داگر بچے کو اچنبھا
آیا - لاحول پڑھہ کر دوسری طرف جو دیکھا تو ایک ہو دکان
مین قالیچے بچھے ہین - ان پر ایک چوکی ہاتھی دانت
کی - اسپر گدیلا مخمل کا پڑا ہوا - ایک کتا جواہر کا پٹا گلے
مین اور سونے کی زنجیر سے بندھا ہوا بیٹھا ہی - اور دو
غلام امرد خوب صورت اسکی خدمت کر رہے ہین *
ایک تو مورچھال جڑاؤ دستے کا لیئے جھلتا ہی - اور دوسرا
رومال تارکشی کا ہاتھہ مین لیکر منہہ اور پانون اوسکا
پونچھہ رہا ہی * سوداگر بچے نے خوب غور کر کر جو دیکھا -
تو پٹے مین کتے کے بارہون دانے لعل کے جیسے سنے تھے

موجود ہين * شکر خدا کا کيا اور فکر مين گيا - کہ کس صورت سے اِن لعلون کو بادشاہ پاس ليجاؤن اور دکھا کر اپنے باپ کو چھڑاؤن ؟ يہہ تو اُس حيراني مين تھا - اور تمام خلقت چوک اور رستے کي اُس کا حسن و جمال ديکھکر حيران تھي - اور ہکا بکا ہو رہي تھي - سب آدمي آپس مين يہہ چرچا کر رہے تھے - کہ آج تک اِس صورت و شبيہہ کا اِنسان نظر نہين آيا * اُس خواجہ نے بھي ديکھا - ايک غُلام کو بھيجا - کہ جا کر بمنّت اُس سوداگر بچے کو ميرے پاس بلا لا *

وہ غُلام آيا اور خواجہ کا پيام لايا - کہ اگر مہرباني فرمائيے تو ہمارا خاوند صاحب کا مُشتاق ہي - چل کر مُلاقات کيجيئے * سوداگر بچہ تو يہہ چاہتا ہي تھا - بولا کيا مُضايقہ ؟ جونہين خواجہ کے نزديک آيا اور اُسپر خواجہ کي نظر پڑتي - ايک برچھي عشق کي سينے مين گڑ گئي - تعظيم کي خاطر سرو قد اُٹھا - ليکن حواس باختہ * سوداگر بچے نے دريافت کيا کہ اب يہہ دام مين آيا * آپس مين بغل گيري ہوئي * خواجہ نے سوداگر بچے کي پيشاني کو بوسہ ديا اور اپنے برابر

بٹھایا - بہت سا تملُّق کرکے پوچھا - کہ اپنے نام و نسب سے مُجھے آگاہ کرو - کہان سے آنا ہوا اور کہان کا اِرادہ ہی؟ سوداگر بچہ بولا - اِس کمترین کا وطن روم ہی - اور قدیم سے اِستنبول زاد بوم ہی - میرے قبلہ گاہ سوداگر ہین * اب بسبب پیری کے طاقت سیر و سفر کی نہین رہی - اسواسطے مجھے رخصت کیا ہی کہ کار و بار تجارت کا سیکھون * آج تک مین نے قدم گھر سے باہر نہ نکالا تھا - یہہ پہلا ہی سفر درپیش ہوا - دریا کی راہ ہواؤ نہ پڑا - خُشکی کی طرف سے قصد کیا * لیکن اِس عجم کے ملک مین آپ کے اخلاق اور خوبیون کا جو شور ہی - محض صاحب کی ملاقات کی آرزو مین یہان تک آیا ہون * بارے فضلِ الہی سے خدمت شریف مین مشرف ہوا - اور اُس سے زیادہ پایا - تمنا دلکی بر آئی * خدا سلامت رکھے - اب یہان سے کوچ کرونگا *

یہہ سنتے ہی خواجہ کے عقل و ہوش جاتے رہے - بولا - کہ ای فرزند! ایسی بات مجھے نہ سناؤ - کوئی دن غریب خانے مین کرم فرماؤ - بھلا یہہ تو بتاؤ کہ تمھارا

اسباب اور نوکر چاکر کہان ہین؟ سوداگر بچے نے کہا - کہ مسافر کا گھر سرا ہی - اُنھین وہان چھوڑ کر مین آپکے پاس آیا ہون * خواجہ نے کہا - کہ بھٹیارخانے مین رہنا مناسب نہین - میرا اِس شہر مین اعتبار ہی اور بڑا نام ہی - جلد اُنھین بلوالو - مین ایک مکان تمھارے اسباب کے لیئے خالی کر دیتا ہون * جو کچھ جنس لائے ہو - مین دیکھون - ایسی تدبیر کرونگا کہ یہین تمھین بہت سا نفع ملے * تم بھی خوش ہوگے اور سفر کے ہرج مرج سے بچوگے - اور مجھے بھی چند روز رہنے سے اپنا احسان مند کروگے * سوداگر بچے نے اوپرے دل سے عذر کیا - لیکن خواجہ نے پذیرا نکیا - اور اپنے گماشتے کو فرمایا - کہ باربردار جلد بھجوا دو - اور کاروان سرا سے اِنکا اسباب منگوا کر فلانے مکان مین رکھوائو *

سوداگر بچے نے ایک زنگی غلام کو اُنکے ساتھ کر دیا کہ سب مال متاع لدوا کر لے آ - اور آپ شام تک خواجہ کے ساتھ بیٹھا رہا * جب گذری کا وقت ہوچکا - اور دوکان بڑھائی - خواجہ گھر کو چلا * تب دونون غلامون مین

سے ایک نے کُتّے کو بغل مین لیا - دوسرے نے کرسي اور قالیچہ اُٹھا لیا - اور اُن دونون حبشي غلامون نے اُن پنجرون کو مزدورن کے سرپر دھر دیا - اور آپ پانچون ہتھیار باندھے ساتھہ ہوئے * خواجہ سوداگر بچے کا ہاتھہ ہاتھہ مین لیئے باتین کرتا ہوا حویلي مین آیا *

سوداگر بچے نے دیکھا کہ مکان عالیشان لایق بادشاہون یا امیرون کے ہی * لب نہر فرش چاندني کا بچھا ہي - اور مسند کے روبرو اسباب عیش کا چنا ہی * کُتّے کي صندلي بھي اُسي جگہہ بچھائي - اور خواجہ سوداگر بچے کو لیکر بیٹھا - بے تکلف تواضع شراب کي کي - دونون پینے لگے * جب سرخوش ہوئے - تب خواجہ نے کھانا مانگا - دسترخوان بچھا اور دنیا کي نعمت چني گئي * پہلے ایک لنگري مین کھانا لیکر سرپوش طلائي ڈھانپ کر کُتّے کے واسطے لیگئے - اور ایک دسترخوان زربفت کا بچھا کر اُسکے آگے دھردي * کُتّا صندلي سے نیچے اُترا جتنا چاہا اُتنا کھایا - اور سونے کے لگن مین پاني پیا - پھر چوکي پر جا بیٹھا * غلامون نے رومال سے ہاتھہ منہہ اُسکا پاک کیا - پھر اُس طباق

اور اُن کو غلام پانجرون کے نزدیک لے گئے - اور خواجہ سے کنجیان مانگ کر قفل قفس کا کھولا *

اُن دونون اِنسانون کو باہر نکال کر کئي سونٹے مارکر کُتّے کا جھوٹا اُنھین کھلایا اور وہي پاني پلایا - پھر تالے بند کرکر تالیان خواجہ کے حوالے کین * جب یہہ سب ہوچکا - تب خواجہ نے آپ کھانا شروع کیا * سوداگر بچے کو یہہ حرکت پسند نہ آئي - کھن کھا کر ہاتھہ کھانے مین نہ ڈالا * ہر چند خواجہ نے منت کي - پر اُسنے اِنکار ہي کیا * تب خواجہ نے سبب اِسکا پوچھا - کہ تم کیون نہین کھاتے؟ سوداگر بچے نے کہا - یہہ حرکت تمھاري اپنے تئین بدنما معلوم ہوئي - اِس لیئے کہ انسان اشرف المخلوقات ہي - اور کُتّا نجس العین ہي * پس خدا کے دو بندون کو کُتّے کا جھوٹا کھلانا کس مذہب و ملت مین روا ہي؟ فقط یہہ غنیمت نہین جانتے کہ وے تمھاري قید مین ہین؟ نہین تو تم اور وے برابر ہو * اب میرے تئین شک آئي کہ تم مُسلمان نہین - کیا جانون کون ہو کہ کُتّے کو پوجتے ہو! مجھے تمھارا کھانا مکروہ ہي جبتک یہہ شبہہ دل سے دور نہو *

خواجہ نے کہا - اي بابا! جو کچھہ تو کہتا ہي مين یہہ سب سمجھتا ہون - اور اِسي خاطر بدنام ہون - کہ اِس شہر کي خلقت نے میرا نام خواجہ سگ پرست رکھا ہي - اِسي طرح پکارتے ہين - اور مشہور کیا ہي * لیکن خدا کي لعنت کافرون اور مُشرکون پر ہوجیو * کلمہ پڑھا اور سوداگربچے کي خاطرجمع کي * تب سوداگربچے نے پوچھا - کہ اگر مُسلمان بدِل ہو تو اِسکا کیا باعث ہي - کہ ایسي حرکت کرکے اپنے تئين بدنام کیا ہي ؟ خواجہ نے کہا - اي فرزند! نام میرا بدنام ہي - اور دُگنا محصول اِس شہر مین بھرتا ہون - اِسي واسطے کہ یہہ بھید کسو پر ظاہر نہو * عجب یہہ ماجرا ہي - کہ جو کوئي سُنے - سواے غم اور غُصّے کے اُسے کچھہ اور حاصل نہو * تو بھي مجھے معاف رکھہ - کہ نہ مجھہ مین قدرت کہنے کي اور نہ تجھہ مین طاقت سُننے کي رہیگي * سوداگربچے نے اپنے دل مین غور کي کہ مجھے اپنے کام سے کام ہي - کیا ضرور ہي جو ناحق مین زیادہ مجوّز ہون ؟ بولا - خیر - اگر لایق کہنے کے نہین تو نہ کہیئے * کھانے مین ہاتھہ ڈالا - نوالہ

اُٹھاکر کھانے لگا * دو مہینے تک اِس ہوشیاري اور عقلمندي سے سوداگر بچے نے خواجہ کے ساتھہ گذران کي کہ کسو پر ہرگز نہ کُھلا کہ یہہ عورت ہی - سب یہي جانتے تھے کہ مرد ہی - اور خواجہ سے روز بروز ایسي محبّت زیادہ ہوئي کہ ایک دم اپني آنکھوں سے جُدا نکرتا *

ایک دن عین مے نوشي کي صُحبت مین سوداگر بچے نے رونا شروع کیا * خواجہ نے دیکھتے ہي خاطرداري کي اور رومال سے آنسو پوچھنے لگا - اور سبب گریہ کا پوچھا * سوداگر بچے نے کہا - اي قبلہ ! کیا کہون ؟ کاشکے تمھاري خدمت مین بندگي پیدا نہ کي ہوتي - اور یہہ شفقت جو صاحب میرے حق مین کرتے ہین نہ کرتے * اب دو مُشکلین میرے پیش آئي ہین * نہ تمھاري خدمت سے جدا ہونیکو جي چاہتا ہي - اور نہ رہنے کا اِتّفاق یہان ہو سکتا ہي * اب جانا ضرور ہوا - لیکن آپ کي جُدائي سے اُمید زندگي کي نظر نہین آتي *

یہہ بات سُنکر خواجہ بے اِختیار ایسا رونے لگا کہ ہچکي بندھ گئي - اور بولا - کہ اي نورچشم ! ایسي

جلدي اِس اپنے بوڑھے خادم سے سیر ہوئے کہ اِسے دلگیر کیئے جاتے ہو؟ قصد روانہ ہونے کا دل سے دور کرو - جب تک میري زندگي ہی رہو - تمھاري جدائي سے ایک دم مَین جیتا نہ رہونگا - بغیر اجاں کے مرجاؤنگا * اور اِس مُلکِ فارس کي آب و ہوا بہت خوب اور موافق ہی - بہتر تو یون ہی کہ ایک آدمي مُعتبر بھیج کر اپنے والدین کو معہ اسباب یہین بلوا لو - جو کچھ سواري اور باربرداري درکار ہو - مَین موجود کرون * جب ماباپ تمھارے اور گھربار سب آیا - اپني خوشي سے کاربار تجارت کا کیا کریو * مَین نے بھي اِس عُمر مَین زمانے کي بہت سختیان کھینچین ہاین - اور مُلک مُلک پھرا ہون * اب بوڑھا ہوا - فرزند نہین رکھتا - مَین تجھے بہتر اپنے بیتے سے جانتا ہون - اور اپنا ولي عہد و مختار کرتا ہون * میرے کارخانے سے بھي ہوشیار اور خبردار رہو * جب تک جیتا ہون - ایک ٹکڑا کھانے کو اپنے ہاتھ سے دو - جب مرجاؤن گاڑ داب دیجیو - اور سب مال و متاع میرا لیجیو *

تب سوداگر بچے نے جواب دیا - کہ واقعي صاحب نے زیادہ باپ سے میري غم خواري اور خاطرداري کي کہ مجھے ماباپ بھول گئے - لیکن اِس عاصي کے والد نے ایک سال کي رخصت دي تھي - اگر دیر لگاؤنگا تو وے اِس پیري مین روتے روتے مرجائینگے - پس رضامندي پدر کي خوشنودي خدا کي ہی * اور اگر مجھہ سے ناراض ہونگے - تو مین ڈرتا ہون کہ شاید دعاے بد نکرین - کہ دونون جہان مین خدا کي رحمت سے محروم رہون *

اب آپ کي یہي شفقت ہی کہ بندے کو حکم کیجیئے کہ فرمانا قبلہ گاہ کا بجالاوے - اور حق پدري سے ادا ہووے - اور صاحب کي توجّہ کا اداے شُکر - جب تک دَم مین دَم ہی - میري گردن پر ہی * اگر اپنے ملک مین بھي جاؤنگا تو ہر دم دل وجان سے یاد کیا کرونگا * خدا مُسبّبُ الاسباب ہی - شاید پھر کوئي ایسا سبب ہو کہ قدم بوسي حاصل کرون * غرض سوداگر بچے نے ایسي ایسي باتین لون مرچین لگاکر خواجہ کو سنائین - کہ وہ بیچارہ لاچار ہوکر ہونٹھہ چاٹنے لگا * از بسکہ اُسپر شیفتہ اور فریفتہ ہو رہا تھا - کہنے لگا - اچھا -

اگر تم نہین رہتے تو مین ہی تمھارے ساتھ چلتا ہون * مین تجھہ کو اپنی جان کے برابر جانتا ہون - پس جب جان چلی جاوے تو خالی بدن کس کام آوے ؟ اگر تو اِسی مین رضامند ہی تو چل - اور مجھے بھی لے چل * سوداگر بچے سے یہہ کہکر اپنی بھی تیاری سفر کی کرنے لگا - اور گماشتون کو حکم کیا - کہ باربرداری کی فکر جلدی کرو *

جب خواجہ کے چلنے کی خبر مشہور ہوئی - وہان کے سوداگرون نے سنکر سب نے تہیّہ سفر کا کیا * خواجۂ سگ پرست نے گنج اور جواہر بے شمار - نوکر اور غلام انگنت - تحفے اور اسباب شاہانہ بہت سا ساتھہ لیکر شہر کے باہر تنبو اور قنات اور بے چوبے اور سراپردے اور رکندلے کھڑے کروا کر اُن مین داخل ہوا * جتنے تُجّار تھے اپنی اپنی بساط موافق مال سوداگری کا لیکر ہمراہ ہوئے - بڑا بے خود ایک لشکر ہو گیا *

ایک دن جو گنی کو پیتھہ دیکر وہان سے کوچ کیا - ہزارون اونٹون پر شایستے اسباب کے اور خچّرون پر صندوق نقد جواہر کے لاد کر پانچ سو غلام دشت قپچاق اور

زنگ و روم کے سلاح صاحب شمشیر تازي و ترکي و عراقي و عربي گھوڑون پر چڑھکر چلے * سب کے پیچھے خواجہ اور سوداگر بچہ خلعت فاخرہ پہنے سُکھپال پر سوار - اور ایک تخت بغدادي اونٹ پر کسا - اُس پر کُتّا مسند پر سویا ہوا - اور اُن دونون قیدیون کے قفس ایک شتر پر لٹکائے ہوئے روانہ ہوئے * جس منزل مین پہنچتے - سب سوداگر خواجہ کي بارگاہ مین آکر حاضر ہوتے - اور دسترخوان پر کھانا کھاتے اور شراب پیتے * خواجہ سوداگر بچے کے ساتھہ ہونے کي خوشي مین شکر خدا کا کرتا - اور کوچ در کوچ چلا جاتا تھا * بارے بخیر و عافیت نزدیک قُسطُنطُنیہ کے آ پہنچے - باہر شہر کے مقام کیا * سوداگر بچے نے کہا - اي قبلہ ! اگر رخصت دیجیئے تو مین جاکر ماباپ کو دیکھون - اور مکان صاحب کے واسطے خالي کرون - جب مزاج سامي مین آوے شہر مین داخل ہوجیئے *

خواجہ نے کہا - تمھاري خاطر تو مین یہان آیا - اچھا - جلد مل جُل کر میرے پاس آؤ - اور اپنے نزدیک

میرے اُترنے کو مکان دو * سوداگر بچہ رُخصت ہوکر اپنے گھر میں آیا - سب وزیر کے محل کے آدمی حیران ہوئے کہ یہہ مرد کون گھس آیا * سوداگر بچہ (یعنی بیٹی وزیر کی) اپنی ماکے پاؤں پر جاگری اور روئی اور بولی - کہ میں تمہاری جائی ہوں * سنتے ہی وزیر کی بیگم گالیان دینے لگی - کہ ای تتری! تو بڑی ڈھیٹھ ہونکلی - اپنا منہہ تو نے کالا کیا - اور خاندان کو رسوا کیا - ہم تو تیری جان کو رو پیٹ کر صبر کر کے تجھہ سے ہاتھہ دھو بیٹھے تھے - جا دفع ہو *

تب وزیر زادی نے سر پر سے پگڑی اُتار کر پھینک دی اور بولی - ای امّا جان؟ میں بُری جگہہ نہیں گئی - کچھہ بدی نہیں کی - تمہارے بموجب فرمانے کے بابا کو قید سے چھڑانے کی خاطر یہہ سب فکر کی - اَلحَمدُللہ! کہ تمہاری دُعا کی برکت سے اور اللہ کے فضل سے پورا کام کر کے آئی ہوں - کہ نیشاپور سے اُس سوداگر کو بمعہ کُتّے (جسکے گلے میں وے لعل پڑے ہیں) اپنے ساتھہ لائی ہوں - اور تمہاری امانت میں بھی خیانت

نہین کی * سفر کے لیئے مردانہ بھیس کیا ہی - اب ایک روز کا کام باقی ہی - وہ کر کر قبلہ گاہ کو بندی خانے سے چھڑا تی ہون - اور اپنے گھر مین آتی ہون * اگر حکم ہو تو پھر جاؤن اور ایک روز باہر رہ کر خدمت مین آؤن * ما نے جب خوب معلوم کیا کہ میری بیٹی نے مردون کا کام کیا - اور اپنے تئین سب طرح سلامت و محفوظ رکھا ہی - خدا کی درگاہ مین ناک گھسنی کی - اور خوش ہو کر بیٹی کو چھاتی سے لگا لیا اور مُنہہ چوما - بلائین لین دُعائین دین اور رُخصت کیا - کہ تو جو مُناسب جان سو کر - میری خاطر جمع ہوئی *

وزیر زادی پھر سوداگر بچہ بنکر خواجۂ سگ پرست پاس چلی * وہان خواجہ کو جدائی اُس کی از بس حاضر شاق ہوئی - بے اِختیار ہو کر کوچ کیا * اِتفاقاً قدر فرمایا - کہ شہر کے اِدھر سے سوداگر بچہ جاتا تھا - اور اُدھر سے سب خواجہ آتا تھا - عین راہ مین ملاقات ہوئی * خواجہ نے دیکھتے ہی کہا - بابا! مجھہ بوڑھے کو اکیلا چھوڑ کر کہان گیا؟ سوداگر بچہ بولا - آپ سے اِجازت لیکر اپنے گھر گیا تھا -

آخر ملازمت کے اشتیاق نے وہان رہنے نہ دیا - آکر حاضر ہوا * شہر کے دروازے پر دریا کنارے ایک باغ سایہ دار دیکھکر خیمہ ایستادہ کیا اور وہین اُترے * خواجہ اور سوداگر بچہ باہم بیٹھکر شراب و کباب پینے کھانے لگے * جب عصر کا وقت ہوا - سیر تماشے کی خاطر خیمے سے نکلکر صندلیون پر بیٹھے * اتفاقاً ایک قراول بادشاہی اُدھر آنکلا - اُنکا لشکر اور نشست برخاست دیکھکر اچنبھے ہو رہا اور دل مین کہا - شاید ایلچی کسو بادشاہ کا آیا ہی - کھڑا تماشا دیکھتا تھا *

خواجہ کے شاطر نے اُسکو آگے بلایا اور پوچھا - تو کون ہے اُسنے کہا - مین بادشاہ کا میر شکار ہون * شاطر نے خواجہ کے کچھ احوال کہا * خواجہ نے ایک غلام کافری کو کہا - بابا کو قہوہ بازدار سے کہہ - کہ ہم مسافر ہین - اگر جی چاہے تو تمھارے گھر قہوہ قلیان حاضر ہی * جب میر شکار نے نام کام سوداگر کا سنا - زیادہ متعجب ہوا - اور غلام کے ساتھ خواجہ کی مجلس مین آیا - لوازم اور شان و شوکت اور سپاہ و غلام دیکھے * خواجہ اور سوداگر بچے کو سلام کیا - اور مرتبہ

سگ کا نگاہ کیا - ہوش اُسکے جاتے رہے - ہکّا بکّا سا ہو گیا * خواجہ نے اُسے بتہلا کر تھوڑے کي ضیافت کي - قراول نے نام و نشان خواجہ کا پوچھا * جب رخصت مانگي - خواجہ نے کئي تھان اور کچھہ تحفے اُسے دیکر اجازت دي * صُبح کو جب بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا - درباریوں سے خواجہ سوداگر کا ذکر کرنے لگا * رفتہ رفتہ مجھکو خبر ہوئي - میر شکار کو میں نے روبرو طلب کیا اور سوداگر کا احوال پوچھا * اُسنے جو کچھہ دیکھا تھا عرض کیا * سُننے سے کُتّے کے تجمّل کے اور دو آدمیون کے پنجرے میں قید ہونے کے مجھکو [illegible] آئي * مین نے فرمایا - مردود تاجر واجب القتل ہی * نسقچیون کو حکم کیا - کہ جلد جاؤ - اُس بے دین کا سر کاٹ لاؤ * قضاکار وہي ایلچي فرنگ کا دربار مین حاضر تھا - مُسکرایا * مُجھے اور بھي غضب زیادہ ہوا - فرمایا - کہ اي بے ادب ! بادشاہون کے حضور مین بے سبب دانت کھولنے ادب سے باہر ہیں - بے محل ہنسنے سے رونا بہتر ہی * اُس نے اِلتماس کیا - جہان پناہ ! کئي باتین خیال مین گذرین - لہذا فدوي مُتبسم ہوا * پہلے یہہ - کہ وزیر

سچا ہی - اب قید خانے سے رہائي پاویگا - دوسرے یہہ - کہ بادشاہ خون ناحق سے اُس وزیر کے بچے - تیسرے یہہ - کہ قبلۂ عالم نے بے سبب اور بے تقصیر اُس سوداگر کو حکم قتل کا کیا * اِن حرکتون سے تعجب آیا - کہ بے تحقیق ایک بیوقوف کے کہنے سے آپ ہر کسو کو حکم قتل کا کر بیٹھتے ہیں * في الحقیقت اُس خواجہ کا احوال کیا ہی ! اُسے حضور مین طلب کیجیئے - اور اُسکي واردات پوچھیئے - اگر تقصیروار ٹھہرے تب مختار ہو - جو مرضي مین آوے اُس سے سلوک کیجیئے *

جب ایلچي نے اِسطرح سے سمجھایا - تب بھي وزیر کا کہنا یاد آیا - فرمایا - جلد سوداگر کو اُسکے بیٹے کے ساتھہ اور وہ سگ اور قفس حاضر کرو * قورچي اُسکے بلانے کو دوڑائي - ایک دم مین سب کو حضور مین لے آئے - روبرو طلب کیا * پہلے خواجہ اور اُسکا پسر آیا - دونون لباس فاخرہ پہنے ہوئے * سوداگر بچے کا جمال دیکھنے سے سب ادنی اعلی حیران اور بھچک ہوئے * ایک خوان طلائي جواہر سے بھرا ہوا (کہ ہر ایک رقم کي جوت نے سارے مکان

کو روشن کردیا) سوداگر بچہ ہاتھہ مین لیئے آیا - اور میرے تخت کے آگے نچھاور کیا - آداب کورنشات بجا لاکر کھڑا ہوا * خواجہ نے بھي زمین چومي اور دعا کرنے لگا - اِس گویائي سے بولتا تھا کہ گویا بلبل ہزار داستان ہی * مین نے اُسکي لیاقت کو بہت پسند کیا - لیکن عتاب کے روسے کہا - اي شیطان آدمي کي صورت! تو نے یہہ کیا جال پھیلایا ہی - اور اپني راہ مین کوا کھود ا ہی؟ تیرا کیا دین ہی اور یہہ کون آئین ہی؟ کس پیغمبر کي اُمت ہی؟ اگر کافر ہی تو بھي یہہ کیسي مت ہی؟ اور تیرا کیا نام ہی کہ یہہ تیرا کام ہی؟

اُس نے کہا - قبلۂ عالم کي عمر و دولت بڑھتي رہے غلام کا دین یہہ ہی کہ خدا واحد ہی - اُسکا کوئي شریک نہین - اور محمّد مُصطفیٰ (صلّي اللہ عَلَیہِ و آلہٖ وَ سَلّمَ) کا کلمہ پڑھتا ہون - اور اُسکے بعد بارہ اِمام کو اپنا پیشوا جانتا ہون * اور آئین میري یہہ ہی کہ پانچون وقت کي نماز پڑھتا ہون - اور روزہ رمضان کا رکھتا ہون - اور حج بھي کر آیا ہون - اور اپنے مال سے خُمس و زکواۃ دیتا ہون - اور مُسلمان

کہتا ہون * لیکن ظاہر مین یہہ سارے عیب جو مجھہ مین بھرے ہین - جنکے سبب سے آپ ناخوش ہوئے ہین - اور تمام خلق اللہ مین بدنام ہو رہا ہون - اِسکا ایک باعث ہی کہ ظاہر نہین کرسکتا * ہرچند سگ پرست مشہور ہوں اور مُضاعف محصول دیتا ہون - یہہ سب قبول کیا ہی پر دل کا بھید کسو سے نہین کہا * اِس بہانے سے میرا غصّہ زیادہ ہوا اور کہا - مجھے تو باتون مین پُھسلاتا ہی؟ مین نہین ماننے کا - جب تک اِس اپنی گمراہی کی دلیلِ معقول عرض نکرے کہ میرے دل نشین ہو - تب تو جان سے بچیگا - نہین تو اُسکے قصاص مین تیرا پیٹ چاک کرواؤنگا - تو سب کو عبرت ہو کہ بار دیگر کوئی دینِ محمدّی مین رخنہ نکرے *

خواجہ نے کہا - ای بادشاہ! مجھہ کم بخت کے خون سے درگذر کر - اور جتنا مال میرا ہی کہ گنتی اور شمار سے باہر ہی سب کو ضبط کرلے - مجھے اور میرے بیٹے کو اپنے تخت کے تصدّق کر کرچھوڑ دے اور جان بخشی کر * مین نے تبسّم کرکے کہا - ای بیوقوف! اپنے مال کی طمع

مجھے دکھاتا ہی ؟ سواے سچ بولنے کے اب تیري مُخلصي نہين * یہہ سنتے ہي خواجہ کي آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے - اور اپنے بیٹے کي طرف دیکھکر ایک آہ بھري اور بولا - مین تو بادشاہ کے روبرو گُنہگار ٹھہرا - مارا جاؤنگا - اب کیا کرون ؟ تجھے کس کو سونپون ؟ مین نے ڈانٹا - کہ اي مکّار ! بس اب عذر بہت کیجئے - جو کہنا ہی جلد کہہ *

تب تو اُس مرد نے قدم بڑھا کر تخت کے پاس آکر پانے کو بوسہ دیا اور صفت و ثنا کرنے لگا اور بولا - اي شہنشاہ ! اگر حکم قتل میرے حق مین نہوتا - تو سب سیاستین سہتا اور اپنا ماجرا نہ کہتا * لیکن جان سب سے عزیز ہی - کوئي آپ سے کوئے مین نہین گرتا - پس جان کي مُحافظت واجب ہی - اور ترک واجب کا خلاف حکم خدا کے ہی * خیر جو مرضي مُبارک یہي ہی - تو سرگذشت اِس پیر ضعیف کي سُنئیے * پہلے حکم ہو کہ وے دونون قفس جن مین دو آدمي قید ہین حضور مین لاکر رکھین * مین اپنا احوال کہتا ہون - اگر کہین جھوٹھ کہون - تو اُنسے پوچھہ کر مجھے قائل کیجئے اور اِنصاف

فرمائیے * مجھے یہہ بات اُسکی پسند آئی - پانجروں کو منگوا کر اُن دونوں کو نکلوا کر خواجہ کے پاس کھڑا کیا *

خواجہ نے کہا - ای بادشاہ! یہہ مرد جو داہنی طرف ہی غلام کا بڑا بھائی ہی - اور جو بائیں کھڑا ہی منجھلا برادر ہی * میں اِن دونوں سے چھوٹا ہوں - میرا باپ ملک فارس میں سوداگر تھا * جب میں چودہ برس کا ہوا - قبلہ گاہ نے رحلت کی * جب تجہیز و تکفین سے فراغت ہوئی - اور پھول اُٹھہ چکے - ایک روز اِن دونوں بھائیوں نے مُجھے کہا - کہ اب باپ کا مال جو کچھہ ہی تقسیم کر لیں - جسکا دل جو چاہے سو کرے * میں نے سُنکر کہا - ای بھائیو؟ یہہ کیا بات ہی؟ میں تمھارا غُلام ہوں - بھائی چاری کا دعویٰ نہیں رکھتا * ایک باپ مرگیا - تُم دونوں میرے پدر کی جگہہ میرے سر پر قایم ہو * ایک نانِ خشک چاہتا ہوں - جس میں زندگی بسر کروں اور تمھاری خدمت میں حاضر رہوں - مُجھے حصّے بخرے سے کیا کام ہی؟ تمھارے آگے کے جھوٹے سے اپنا پیٹ بھر لونگا - اور تمھارے پاس رہونگا * میں لڑکا ہوں - کچھہ پڑھا لکھا

بھي نہين - مجھہ سے کيا ہو سکيگا ؟ ابھي تم مجھے تربيت کرو *

يہہ سُنکر جواب ديا - کہ تو چاہتا ہي اپنے ساتھہ ہمين بھي خراب اور محُتاج کرے * مين چپکا ايک گوشے مين جاکر رونے لگا - پھر دلکو سمجھايا - کہ بھائي آخر بزرگ ہين - ميري تعليم کي خاطرچشم نمائي کرتے ہين کہ کچھہ سيکھے * اِسي فکرمين سو گيا * صبح کو ايک پيادہ قاضي کا آيااور مُجھے دارالشرع مين ليگيا * وہان ديکھا تو يہي دونون بھائي حاضرہين * قاضي نے کہا - کيون اپنے باپ کا ورثہ بانٹ چونٹ نہين ليتا ؟ مين نے گھر مين جو کہا تھا وہان بھي جواب ديا * بھائيون نے کہا - اگريہہ بات اپنے دل سے کہتا ہي - تو ہمين لادعوي لکھہ دے - کہ باپ کے مال واسباب سے مجھے کچھہ علاقہ نہين * تب بھي مين نے يہي سمجھاکہ يے دونون ميرے بزرگ ہين - ميري نصيحت کے واسطے کہتے ہين - کہ باپ کا مال ليکر بيجا تصرف نہ کرے * بموجب اِنکي مرضي کے فارغخطي بہ مُہر قاضي مين نے لکھہ دي * يہہ راضي ہوئے -

مين گھر مين آيا * دوسرے دن مجھہ سے کہنے لگے - اي بھائي ؟ يہہ مکان جس مين تو رہتا ہي ہمين درکار ہي - تو اپني بود باش کي خاطر اور جگہہ ليکر جا رہ * تب مين نے دريافت کيا کہ يے باپ کي حويلي مين بھي رہنے سے خوش نہين - لاچار ارادہ اٹھہ جانے کا کيا * جہان پناہ ! جب ميرا باپ جيتا تھا - تو جسوقت سفر سے آتا ہر ايک ملک کا تحفہ بطريق سوغات کے لاتا اور مجھے ديتا - اِس واسطے کہ چھوٹے بيٹے کو ہر کوئي زيادہ پيار کرتا ہي * مين نے اُنکو بيچ بيچ کر تھوڑي سي اپني نج کي پونجي بہم پہنچائي تھي - اُسي سے کچھہ خريد فروخت کرتا * ايک بار لونڈي ميري خاطر ترکستان سے ميرا باپ لايا - ايک دفعہ گھوڑے ليکر آيا * اُن مين سے ايک بچھيرا ناکند کہ ہونہار تھا وہ بھي مجھے ديا * مين اپنے پاس سے دانہ گھاس اُسکا کرتا تھا *

آخر اِنکي بے مروّتي ديکھہ کر ايک حويلي خريد کي - وہان جا رہا - يہہ کتّا بھي ميرے ساتھہ چلا آيا * واسطے ضروريات کے اسباب خانہ داري کا جمع کيا - اور دو غلام

خدمت کي خاطر مول ليئے - اور باقي پونجي سے ايک دوکان بزّازي کي کرکے خدا کے توکّل پر بيٹھا - اپني قسمت پر راضي تھا * اگرچہ بھائيون نے بد خلقي کي - پر خدا جو مہربان ہوا - تين برس کے عرصے مين ايسي دوکان جمي کہ مين صاحبِ اِعتبار رہوا * سب سرکارون مين جو تُحفہ چاہتا - ميري ہي دوکان سے جاتا * اُس مين بہت سے روپے کمائے - اور نہايت فراغت سے گذرنے لگي * ہردم جنابِ باري مين شُکرانہ کرتا - اور آرام سے رہتا * اور يہہ کَبِت اکثر اپنے احوال پر پڑھتا -

روٹھے کيون نہ راجا - واتين کچھو ناہين کاجا - ايک تو ہے مہاراجا - اور کون کو سراہيئے ؟

روٹھے کيون نہ بھائي - واتين کچھو نہ بسائي - ايک تو ہي سہائي - اور کون پاس جائيئے ؟

روٹھے کيون نہ متر ستر - آٹھون جام ايک را ور رہے چرن کے نيہہ کو نباہيئے *

سنسار ہي روٹھا - ايک تو ہي انوٹھا - سب جو مينگے انگوٹھا - ايک تو نہ روٹھا چاہيئے *

اِتّفاقاً جمعے کے روز مین اپنے گھر بیٹھا تھا۔ کہ ایک غُلام میرا سودے سلف کو بازار گیا تھا۔ بعد ایک دم کے روتا ہوا آیا * مین نے سبب پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ خفا ہو کر بولا۔ کہ تمھین کیا کام ہی؟ تم خوشی مناؤ۔ لیکن قیامت مین کیا جواب دوگے؟ مین نے کہا۔ اے حبشی! ایسی کیا بَلا تجھہ پر نازل ہوئی؟ اُسنے کہا۔ یہہ غضب ہی کہ تمھارے بڑے بھائیون کی چوک کے چورا ہے مین ایک یہودی نے مشکین باندھین ہین۔ اور قمچیان مارتا ہی۔ اور ہنستا ہی کہ۔ اگر میرے روپی نہ دوگے تو مارتے مارتے مار ہی ڈالونگا۔ بھلا مُجھے ثواب تو ہوگا * پس تمھارے بھائیون کی یہہ نوبت اور تم بے فکر ہو * یہہ بات اچھی ہی؟ لوگ کیا کہینگے؟ یہہ بات غلام سے سنتے ہی لہو نے جوش کیا۔ ننگے پانو بازار کی طرف دوڑا۔ اور غُلامُون کو کہا جلد روپی لیکر آؤ * جونہین وہان گیا۔ دیکھا تو جو کچھہ غلام نے کہا تھا سچ ہی۔ اِن پر مار پڑ رہی ہی * حاکم کے پیادون کو کہا۔ واسطے خدا کے ذرا رہ جاؤ۔ مین یہودی سے پوچھون۔ کہ ایسی کیا تقصیر کی ہی جسکے بدلے یہہ تعزیر کی ہی؟

یہہ کہکر میں یہودی کے نزدیک گیا اور کہا - آج روزِ آدینہ ہی - اِنکو کیون ضرب شلاق کر رہا ہی ؟ اُسنے جواب دیا - اگر حمایت کرتے ہو - تو پوری کرو - اِن کے عوض روپیے حوالے کرو - نہین تو اپنے گھرکی راہ لو * مین نے کہا - کیسے روپیے ! دست آویز نکال - مین روپیے گن دیتا ہون * اُن نے کہا - تمسّک حاکم کے پاس دے آیا ہون * اِس مین میرے دونون غُلام دو بدرے روپیے لیکر آئے - ہزار روپیے مین نے یہودی کو دیئے اور بھائیون کو چھُڑا یا * اِنکی یہہ صورت ہو رہی تھی کہ بدن سے ننگے اور بھوکھے پیاسے - اپنے ہمراہ گھر مین لایا - وو نہین حمام مین نہلوایا - نئی پوشاک پہنائی - کھانا کھِلایا * ہرگز اِنسے یہہ نہ کہا - کہ اِتنا مال باپ کا تُم نے کیا کیا ؟ شاید شرمندہ ہون *

ای بادشاہ ! یہ دونون موجود ہین - پوچھیئے سچ کہتا ہون یا کوئی بات جھوٹھہ بھی ہی ؟ خیر - جب کئی دن مین مار کی کوفت سے بحال ہوئے - ایک روز مین نے کہا - ای بھائیو ! اب اِس شہر مین تُم بے اعتبار ہو گئے ہو -

بہتر یہہ ہی کہ چند روز سفر کرو* یہہ سنکر چپ ہو رہے* مین نے معلوم کیا کہ راضي ہین - سفر کي تیاري کرنے لگا - پال پرتال - باربرداري اور سواري کي فکر کرکے بیس ہزار روپے کي جنس تجارت کي خرید کي* ایک قافلہ سوداگرون کا بخارا کو جاتا تھا - اُن کے ساتھہ کردیا*

بعد ایک سال کے وہ کاروان پھر آیا - اِن کي خیر خبر کچھہ نہ پائي - آخر ایک آشنا سے قسمین دیکر پوچھا* اُسنے کہا - جب بخارا مین گئے - ایک نے جوئے خانے مین اپنا تمام مال ہار دیا - اب وہان کي جاروب کشي کرتا ہی - اور پھڑ کو لیپتا پوتا ہی - جواري جو جمع ہوتے ہین اُنکي خدمت کرتا ہی - وے بطریق خیرات کے کچھہ دیتے ہین - وہان گرگا بنا پڑا رہتا ہی* اور دوسرا بوزہ فروش کي لڑکي پر عاشق ہوا اپنا سارا مال صرف کیا - اب وہ بوزے خانے کي ٹہل کیا کرتا ہی* قافلے کے آدمي اِسلیئے نہین کہتے کہ تو شرمندہ ہوگا*

یہہ احوال اُس شخص نے سنکر میري عجب

حالت ہوئی - مارے فکر کے نیند بھوک جاتی رہی - زادِ راہ
لیکر قصد بخارا کا کیا * جب وہان پہنچا دونون کو ڈھونڈھ ڈھانڈھ
کر اپنے مکان مین لایا - غسل کروا کر نئی پوشاک پہنائی -
اور اُنکی خجالت کے ڈر سے ایک بات منہہ پر نہ رکھی *
پھر مال سوداگری کا انکے واسطے خریدا اور ارادہ گھر کا کیا *
جب نزدیک نیشاپور کے آیا - ایک گانون مین بمعہ
مال و اسباب اِن کو چھوڑ کر گھر مین آیا - اِسلیئے کہ میرے
آنیکی کسو کو خبر نہو * بعد دو دن کے مشہور کیا - کہ میرے
بھائی سفر سے آئے ہین - کل اُن کے استقبال کی خاطر
جاؤنگا * صُبح کو چاہا کہ جاؤن - ایک گرہست اُسی موضع
کا میرے پاس آیا اور فریاد کرنے لگا * مین اُس کی آواز
سنکر باہر نکلا - اُسے روتا دیکھکر پوچھا - کہ کیون زاری
کرتا ہی؟ وہ بولا - تمھارے بھائیون کے سبب سے
ہمارے گھر لوٹے گئے - کاشکے - اُنکو تُم وہان نہ چھوڑ آتے *
مین نے پوچھا - کیا مُصیبت گُذری؟ بولا - کہ رات کو
ڈاکا آیا - اُنکا مال و اسباب لوٹا اور ہمارے گھر بھی
لوٹ لے گئے * مین نے افسوس کیا اور پوچھا - کہ اب

وے دونون کہان ہاین ؟ کہا - شہر کے باہر ننگے مُنگے
خراب خستہ بیٹھے ہین * وونہین دوجوڑے کپڑون
کے ساتھہ لیکر گیا - پہناکر گھر مین لایا * لوگ سُنکر
اُن کے دیکھنے کو آتے تھے - اور یہہ مارے شرمندگي کے
باہر نہ نکلتے تھے * تین مہینے اسي طرح گُذرے - تب
مین نے اپنے دل مین غور کي - کہ کب تک بیے
کونے مین دبکے بیٹھے رہینگے ؟ بہتر تو انکو اپنے ساتھہ
سفر مین لے جاؤن *

بھائیون سے کہا - اگر فرمائیے تو یہہ فدوي آپ کے
ساتھہ چلے * یے خاموش رہے * پھر لوازمہ سفر کا اور
جنس سوداگري کي تیّار کرکے چلا اور اُنکو ساتھہ لیا *
جس وقت مال کي زکواۃ دیکر اسباب کشتي پر چڑھایا - اور
لنگر اُٹھایا - ناؤ چلي * یہہ کُتّا کنارے پر سورہا تھا - جب
چونکا اور جہاز کو مانجھہ دھار مین دیکھا - حیران ہوکر بھونکا -
اور دریا مین کود پڑا اور پیرنے لگا * مین نے ایک پنسوئي
دوڑا دي - بارے سگ کو لیکر کشتي مین پہنچایا *
ایک مہینا خیر و عافیت سے دریا مین گُذرا * کہاین منجھلا

بھائي ميري لونڈي پر عاشق ہوا * ايک دن بڑے بھائي سے کہنے لگا - چھوٹے بھائي کي مِنّت اُٹھانے سے بڑي شرمندگي حاصل ہوئي - اِسکا تدارک کيا کرين ؟ بڑے نے جواب ديا - کہ ايک صلاح دل مين ٹھہرائي ہي - اگر بن آوے تو بڑي بات ہي * آخر دونون نے مصلحت کرکے تجويز کي کہ اِسے مار ڈالين - اور سارے مال اسباب کے قابض و مُتَصرِّف ہون *

ايک دن مين جہاز کي کوٹھري مين سوتا تھا اور لونڈي پاون داب رہي تھي - کہ منجھلا بھائي آيا اور جلدي سے مُجھے جگايا * مين ہڑ بڑا کر چونکا اور باہر نکلا - يہہ کتا بھي ميرے ساتھہ ہو ليا * ديکھون تو بڑا بھائي جہاز کي باڑ پر ہاتھہ ٹيکے نہوڑا ہوا تماشا دريا کا ديکھہ رہا ہي - اور مجھے پکارتا ہي * مين نے پاس جاکر کہا - خير تو ہي ؟ بولا - عجب طرح کا تماشا ہو رہا ہي - کہ دريائي آدمي موتي کي سيپيان اور مونگے کے درخت ہاتھہ مين ليے ہوئے ناچتے ہين * اگر اور کوئي ايسي بات خلاف قياس کہتا تو مين نہ مانتا * بڑے بھائي کے کہنے کو راست جانا - ويکھنے کو سر جُھکايا *

ہرچند نگاہ کی کچھہ نظر نہ آیا - اور وہ یہی کہتا رہا - اب دیکھا؟ لیکن کچھہ ہو تو دیکھوں * اِس میں مجھے غافل پا کر منجھلے نے اچانک پیچھے آکر ایسا ڈھکیلا کہ بے اختیار پانی میں گر پڑا - اور وے رونے دھونے لگے - کہ دوڑیو - ہمارا بھائی دریا میں ڈوبا *

اِتنے میں ناؤ بڑھہ گئی اور دریا کی لہر مجھے کہیں سے کہیں لے گئی - غوطے پر غوطے کھاتا تھا - اور موجوں میں چلا جاتا تھا * آخر تھک گیا - خُدا کو یاد کرتا تھا - کچھہ بَس نہ چلتا تھا * ایک بارگی کسی چیز پر ہاتھہ پڑا - آنکھہ کھول کر دیکھا تو یہی کُتّا ہی * شاید جس دَم مجھے دریا میں ڈالا - میرے ساتھہ یہہ بھی کودا اور پیرتا ہوا میرے ساتھہ لپٹا چلا جاتا تھا * میں نے اُسکی دُم پکڑ لی * اللّٰہ نے اُسکو میری زندگی کا سبب کیا * سات دن اور رات یہی صورت گذری - آٹھویں دن کنارے جا لگے - طاقت مطلق نہ تھی - لیتے لیتے کروٹیں کھاکر جوں توں اپنے تئیں خُشکی میں ڈالا * ایک دن بیہوش پڑا تھا - دوسرے دن کتے کی آواز کان میں گئی - ہوش میں آیا - خدا کا

شکر بجالایا * اِدھر اُدھر دیکھنے لگا - دور سے سواد شہر کا نظر آیا - لیکن قوت کہان کہ اِرادہ کرون ! لاچار دو قدم چلتا پھر بیٹھتا - اِسي حالت سے شام تک کوس بھر راہ کاٹي *

بیچ میں ایک پہاڑ ملا - رات کو وہان گر رہا - صُبح کو شہر میں داخل ہوا * جب بازار میں گیا - نان بائي اور حلوائیون کي دوکانین نظر آئین - دل ترسنے لگا - نہ پاس پیسا جو خرید کرون - نہ جي چاہے کہ مُفت مانگون * اسي طرح اپنے دل کو تسلي دیتا ہوا کہ اگلي دوکان سے لونگا چلا جاتا تھا * آخر طاقت نرہي اور پیٹ میں آگ لگي - نزدیک تھا کہ روح بدن سے نکلے * ناگاہ دو جوان کو دیکھا کہ لباس عجمي کا پہنے - اور ہاتھہ پکڑے چلے آتے ہین * اُن کو دیکھہ کر خوش ہوا - کہ یے اپنے ملک کے اِنسان ہین - شاید آشنا صورت ہون - انسے اپنا احوال کہونگا * جب نزدیک آئے - تو میرے دونون برادرِ حقیقي تھے * دیکھہ کر نہایت شاد ہوا - شکر خدا کا کیا - کہ خدا نے آبرو رکھہ لي - غیر کے آگے ہاتھہ نہ پسارا * نزدیک جا کر سلام

کیا اور بڑے بھائی کا ہاتھہ چوما - اِنھون نے مُجھے دیکھتے ہی غُل و شور کیا - منجھلے بھائی نے طمانچہ مارا کہ مین لڑکھڑا کر گرپڑا * بڑے بھائی کا دامن پکڑا کہ شاید یہہ حمایت کریگا - اُس نے بھی لات ماری *

غرض دونون نے مجھے خوب خورد خام کیا - اور حضرت یوسف کے بھائیون کا سا کام کیا * ہرچند مین نے خدا کے واسطے دیئے اور گھگھیایا - ہرگز رحم نہ کھایا * ایک خلقت اکٹھی ہوئی - سب نے پوچھا اِسکا کیا گناہ ہی ؟ تب بھائیون نے کہا - یہہ حرامزادہ ہمارے بھائی کا نوکر تھا - سو اُسکو دریا مین ڈال دیا - اور مال اسباب لے لیا * ہم مُدّت سے تلاش مین تھے - آج اِس صورت سے نظر آیا * اور مجھہ سے پوچھتے تھے - کہ اے ظالم ! یہہ کیا تیرے دل مین آیا کہ ہمارے بھائی کو مار کھپایا ؟ کیا اُنھون نے تیری تقصیر کی تھی ؟ اُن نے تُجھہ سے کیا بُرا سلوک کیا تھا کہ اپنا مختار بنایا تھا ؟ پھر اُن دونون نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے - اور بے اختیار جھوٹھہ موٹھہ بھائی کی خاطر روتے تھے - اور لات مُکّی مُجھہ پر کرتے تھے *

اِس مین حاکم کے پیادے آئے - اِن کو ڈانتا - کہ کیون مارتے ہو ؟ اور میرا ہاتھہ پکڑکر کوتوال کے پاس لے گئے * یے دونون بھي ساتھہ چلے اور حاکم سے بھي یہي کہا - اور بطور رِشوت کے کچھہ دیکر اپنا اِنصاف چاہا - اور خون ناحق کا دعوی کیا * حاکم نے مجھہ سے پوچھا * میري یہہ حالت تھي - کہ مارے بھوکھہ اور مار پیٹ کے طاقت گویائي کي نہ تھي * سر نیچے کیئے کھڑا تھا - کچھہ منہہ سے جواب نہ نِکلا * حاکم کو بھي یقین ہوا کہ یہہ مقرّر خوني ہی - فرمایا - کہ اسے میدان مین لیجاکر سولي دو * جہان پناہ ! مین نے روپئے دیکر اِنکو یہودي کي قید سے چھڑایا تھا - اُس کے عِوض اِنھون نے بھي روپئے خرچ کر کے میري جان کا قصد کیا * یے دونون حاضر ہین - اِنسے پوچھیئے کہ مین اِس مین سرمو تفاوت کہتا ہون * خیر مجھے لے گئے - جب دار کو دیکھا - ہاتھہ زندگي سے دھویا *

سوا اِس کُتّے کے کوئي میرا رونےوالا نہ تھا - اُسکي یہہ حالت تھي - کہ ہر ایک آدمي کے پانون مین لوٹتا اور چلّاتا تھا * کوئي لکڑي کوئي پتّھر سے مارتا - لیکن یہہ

اُس جگہہ سے نہ سرکتا * اور مَین روبقبلہ کھڑا ہو خدا کو کہتا تھا - کہ اِسوقت مَین تیری ذات کے سوا میرا کوئی نہین جو آڑے آوے اور بیگناہ کو بچاوے - اب تو ہی بچاوے تو بچتا ہون * یہہ کہکر کلمہ شہادت کا پڑھ کر تیورا کر گر پڑا *

خدا کی حکمت سے اُس شہر کے بادشاہ کو قُولنج کی بیماری ہوئی - اُمرا حکیم جمع ہوئے - جو علاج کرتے تھے - فائدہ مند نہوتا تھا * ایک بزرگ نے کہا - کہ سب سے بہتر یہہ دوا ہی - کہ محتاجون کو کچھہ خیرات کرو اور بندیون کو آزاد کرو - دوا سے دعا مَین بڑا اثر ہی * وو نہین بادشاہی چیلے بندی خانون کی طرف دوڑے *

اِتّفاقاً ایک اُس میدان مَین آنکلا - اژدہام دیکھکر معلوم کیا کہ کسو کو سولی چڑھاتے ہین * یہہ سنتے ہی گھوڑے کو دار کے نزدیک لاکر تلوار سے طنابین کاٹ دین * حاکم کے پیادون کو ڈانٹا اور تنبیہہ کی - کہ ایسے وقت مَین کہ بادشاہ کی یہہ حالت ہی - تم خدا کے بندے کو قتل کرتے ہو ! اور مجھے چھوڑ دیا * تب یہہ دونون

بھائی پھر حاکم کے پاس گئے - اور میرے قتل کے واسطے کہا * شحنہ نے تو رشوت کھائی تھی - جو یہہ کہتے تھے سو کرتا تھا *

کوتوال نے ان سے کہا - کہ خاطر جمع رکھو - اب مین اسے ایسا قید کرتا ہون - کہ آپ سے آپ مارے بھوکھون کے بے آب و دانہ مرجاوے - کسو کو خبر نہووے * مجھے پکڑ لائے اور ایک گوشے مین رکھا * اس شہر سے باہر ایک کوس پر ایک پہاڑ تھا - کہ حضرت سلیمان کے وقت مین دیوؤن نے ایک کوان تانگ و تاریک اس مین کھودا تھا - اسکا نام زندان سلیمان کہتے تھے * جس پر بڑا غضب بادشاہی ہوتا - اسے وہان محبوس کرتے - وہ خود بخود مرجاتا * القصہ رات کو چپکے یے دونون بھائی اور کوتوال کے ڈنڈے مجھے اس پہاڑ پر لیگئے - اور اس غار مین ڈال کر اپنی خاطر جمع کرکے پھرے * ای بادشاہ! یہہ کتا میرے ساتھ چلا گیا - جب مجھے کوئے مین گرایا - تب یہہ اسکی مینڈ پر لیٹ رہا * مین اندر بے ہوش پڑا تھا - ذرہ سرت آئی تو مین نے اپنے تئین مردہ خیال کیا - اور اس مکان

کو گور سمجھا * اِس مين دو شخصون کي آواز کان مين پڑي
کہ کچھہ آپس مين باتين کرتے ہين * يہي معلوم کيا کہ
مُنکر نکير ہين - مجھہ سے سوال کرنے آئے ہين *
پھر سراہت رسّي کي سني - جيسے کسو نے وہان لٹکائي * مين
حيرت مين تھا - زمين تٹو لتا تو ہڈّيان ہاتھہ مين آتين *
بعد ايک ساعت کے آواز چپڑ چپڑ مُنہہ چلانے
کي ميرے کان مين آئي - جيسے کوئي کچھہ کھاتا ہي * مين
نے پوچھا - کہ اے خدا کے بندو! تم کون ہو؟ خدا کے
واسطے بتاو * وے ہنسے اور بولے - يہہ زندان مہتر
سليمان کا ہي - اور ہم قيدي ہين * مين نے اُنسے پوچھا -
کہ مين جيتا ہون؟ پھر کھلکھلا کر ہنسے اور کہا - اب تلک
تو تو زندہ ہي - پر اب مريگا * مين نے کہا - کہ تم کيا
کھاتے ہو؟ مجھے بھي تھوڑا سا دو * تب جُھنجھلا کر خالي
جواب ديا اور کچھہ نديا * وے کھاپي کر سو رہے - مين
مارے ضعف و ناتواني کے غش مين پڑا اروتا - اور خدا
کو ياد کرتا تھا * قبلۂ عالم! سات دن دريا مين اور اِتنے دن
بھائيون کے بہتان کے سبب دانہ ميسّر نہ آيا - علاوہ

کھانے کے بدلے مار پیٹ کھائی - اور ایسے زندان مین پھنسا - کہ صورت رہائی کی مُطلق خیال مین بھی نہ آتی تھی * آخر جان کندنی کی نوبت پہنچی - کبھو دم آتا کبھو نکل جاتا تھا - لیکن کبھو کبھو آدھی رات کو ایک شخص آتا - اور رومال مین روٹیان اور پانی کی صراحی ڈوری مین باندھہ کر لٹکا دیتا اور پکارتا * وے دونون آدمی جو میرے پاس محبوس تھے لے لیتے اور کھاتے پیتے * اُوپر سے کُتّے نے ہمیشہ یہہ احوال دیکھتے دیکھتے عقل دوڑائی - کہ جس طرح یہہ شخص آب و نان کوئے مین لٹکا دیتا ہی - تو بھی ایسی فکر کر کہ کچھہ اُس بے کس کو - جو میرا خاوند ہی - آزوقہ پہنچے تو اُسکا دم بچے * یہہ خیال کر کے شہر مین گیا - نان بائی کی دوکان مین منبر پر گردے چُنے ہوئے دھرے تھے - جست مار کر ایک کانچہ منہہ مین لیا اور بھاگا * لوگ پیچھے دوڑے - ڈھیلے مارتے تھے لیکن اُسنے نان کو نہ چھوڑا * آدمی تھک کر پھرے - شہر کے کُتّے پیچھے لگے - اُنسے لڑتا بھڑتا روٹی کو بچائے اِس چاہ پر آیا - اور نان کو اندر ڈال دیا * روز روشن

تھا - میں نے روتی کو اپنے پاس پڑا دیکھا اور کُتّے کی آواز سنی - کلیجے کو اُٹھا لیا - اور یہہ کُتّا روتی پھینک کر پانی کی تلاش میں گیا *

کسی گاؤں کے کنارے ایک بڑھیا کی جھوپڑی تھی - تھالیا اور بدھنا پانی سے بھرا ہوا دھرا تھا - اور وہ پیرزن چرخا کاتتی تھی * کُتّا کوزے کے نزدیک گیا - چاہا کہ لوتے کو اُٹھاوے - عورت نے ڈانتا - لوتا منہہ سے چھوتا - گھڑے پر گرا - مٹکا پھوتا - باقی باسن لُڑھہ گئے - پانی بہ چلا * بڑھیا لکڑی لیکر مارنے کو اُٹھی - یہہ سگ اُسکے دامن میں لپٹ گیا - اُسکے پاؤن پر منہہ ملنے اور دُم ہلانے لگا - اور پہاڑ کی طرف دوڑ گیا - پھر اُسکے پاس آ کر کبھو رسی اُٹھاتا - کبھو ڈول منہہ میں پکڑ کر دکھاتا - اور منہہ اوسکے قدمون پر رگڑتا - اور آنچل چادر کا پکڑ کر کھینچتا * خدا نے اُس عورت کے دل میں رحم دیا کہ ڈول رسی کو لیکر اُسکے ہمراہ چلی * یہہ اُسکا آنچل پکڑے گھر سے باہر ہو کر آگے آگے ہو لیا *

آخر اُسکو پہاڑ ہی پر لے آیا - عورت کے جی میں کُتّے

کی اِس حرکت سے اِلہام ہوا کہ اِسکا میاں مُقرر اِس غار مین گرفتار ہی - شاید اُسکی خاطر پانی چاہتا ہی * غرض پیرزن کو لیئے ہوئے غار کے مُنھہ پر آیا * عورت نے لوتا پانی کا بھر کر رسی سے لٹکایا - مین نے وہ باسن لیا اور نان کا تکڑا کھایا - دو تین گھونت پانی پیا - اِس پیت کے کتے کو راضی کیا * خدا کا شکر کرکر ایک کنارے بیتھا اور خدا کی رحمت کا منتظر تھا - کہ دیکھیئے اب کیا ہوتا ہی ! یہہ حیوان بے زبان اِسی طور سے نان لے آتا - اور بڑھیا کے ہاتھہ پانی پہوا تا * جب بھتیاروں نے دیکھا کہ کُتا ہمیشہ روتی لے جاتا ہی - ترس کھا کر مُقرر کیا - کہ جب اِسے دیکھتے - ایک گردا اِسکے آگے پھینک دیتے - اور اگر وہ عورت پانی نہ لاتی - تو یہہ اُسکے باسن پھوڑ ڈالتا - لاچار وہ بھی ہرروز ایک صُراحی پانی کی دیجاتی * اِس رفیق نے آب و نان سے میری خاطرجمع کی اور آپ زندان کے مُنھہ پر پڑا رہتا * اِس طرح چھہ مہینے گذرے - لیکن جو آدمی ایسے زندان مین رہے کہ دُنیا کی ہوا اُسکو نہ لگے - اُسکا کیا حال ہو! نرا پوست و اُستخوان مُجھہ مین

باقي رہا - زندگي وبال ہوئي - جي مين آتا کہ يا الہي ! يہہ دم نکل جاوے تو بہتر ہے *

ايک روز رات کو وے دونون قيدي سوتے تھے - ميرا دل اُمنڈ آيا - بے اختيار رونے لگا اور خدا کي درگاہ مين نک گھسني کرنے * پچھلے پہر کيا ديکھتاہون - کہ خدا کي قدرت سے ايک رسي غار مين لٹکي - اور آواز سمجھ مين سُني - کہ اے کم بخت بد نصيب ! ڈور کا سرا اپنے ہاتھہ مين مضبوط باندھہ اور يہان سے نکل * مين نے سنکر دل مين خيال کيا - کہ آخر بھائي مجھہ پر مہربان ہوکر لہو کے جوش سے آپ ہي نکالنے آئے * نہايت خوشي سے اُس طناب کو کمر مين خوب کسا - کِسو نے مجھے اوپر کھينچا * رات ايسي اندھيري تھي کہ جن نے مجھے نکالا اُس کو مين نے نہ پہچانا کہ کون ہے * جب مين باہر آيا تب اُس نے کہا - جلد آ - يہان کھڑے ہونے کي جاگہہ نہين * مجھہ مين طاقت تو نہ تھي - پر مارے ڈر کے لڑھتا پڑتا پہاڑ سے نيچے آيا * ديکھون تو دو گھوڑے زين بندھے ہوئے کھڑے ہين * اُس شخص نے ايک پر

مجھے سوار کیا - اور ایک پر آپ چڑھہ گیا اور آگے ہوا * جاتے جاتے دریا کے کنارے پر پہنچا *

صبح ہو گئي - اُس شہر سے دس بارہ کوس نکل آئے - اُس جوان کو دیکھا کہ اوپچي بنا ہوا - زرہ بکتر پہنے - چار آئینے باندھے - گھوڑے پر پاکھر ڈالے - میري طرف غضب کي نظرون سے گھور کر اور ہاتھہ اپنا دانتون سے کاتکر تلوار میان سے کھینچي - اور گھوڑے کو جست کرکر مجھہ پر چلائي * مین نے اپنے تئین گھوڑے پر سے نیچے گرا دیا - گھگیانے لگا - کہ مین بے تقصیر ہون - مجھے کیون قتل کرتا ہی ؟ ای صاحب مروت ! ویسے زندان سے میہہ آپ تئین تو نے نکالا - اب یہہ بے مروتي کیا ہی اُسنے کہا - سچ کہہ تو کون ہی ؟ مین نے جواب دیا - کہ مین مسافر ہون - ناحق کي بلا مین گرفتار ہو گیا تھا - تمھارے ڈالے سے بارے جیتا نکلا ہون * اور بہت باتین خوشامد کي کینان *

خدا نے اُسکے دِل مین رحم دیا - شمشیر کو غلاف کیا اور بولا - خیر خدا جو چاہے سو کرے - جا تیري جان بخشي

راجہ کے گھر مین کیون آیا تھا * بھگوان نے میري بہت رکھي * اُسکے شکرانے کے بدلے مین نے اپنے اوپر لازم کیا ہي - کہ آن اور جان اُسکو پہنچایا کرون - جب گھوڑے سے اترا لے مجھے بھي اتارا - زین سو آیشتر مرکبون کي پیٹھ سے کھولا اور چرنے کو چھوڑ دیا * اپني بھي کمر سے ہتھیار کھول ڈالے اور بیٹھا - مجھسے بولا - اي بدنصیب ! اب اپنا احوال کہہ تو معلوم ہو تو کون ہي * مین نے اپنا نام ونشان بتایا - اور جو کچھ بپتا بیتي تھي اُس سے آخر تک کہي *

اس جوان نے جب میري سرگذشت سب سني - رونے لگا - اور مخاطب ہوا - کہ اي جوان ! اب میري سن - مین کنیا زیرباد کے دیس کے راجا کي ہون - او گبھرو - جو زندان سلیمان مین قید ہي - اُسکا نام بہرہ مند میرے پتا کے منتري کا بیٹا ہي * ایک روز مہاراج اگیا دي - کہ جتنے راجا اور کنور ہین میدان مین نکلکر تیراندازي اور چوگان بازي کرین - تو گھوڑ چڑھي اور کسب ہرایک کا ظاہر ہو * مین راني کے نیڑے جو میري

سب کرتا تھا - بجھاو بھایا اور دن سے آپ پر ... بھی

مدّت تالک یہہ گپت رکھی *

آخر جب بہت بیاکُل ہوئی - تب دائی سے کہا اور ڈھیر سا اِنعام دیا * وہ اُس جوان کو کسو نہ کسو ڈھب سے پوشیدہ میری دھرا ہر مین لے آئی - تب یہہ بھی مجھے چاہنے لگا * بہت دن اِس عشق مُشک مین کٹے * ایک روز چوکیداروں نے آدھی رات کو ہتھیار باندھے اور محل میں آتے دیکھکر اُسے پکڑا اور راجہ سے کہا * راجہ نے اُسے حکم قتل کا کیا - سب ارکانِ دولت نے کہہ سنکر جان بخشی کروائی - تب فرمایا - کہ اِسکو زندانِ سلیمان مین ڈال دو * اور دوسرا جوان جو اُسکے ہمراہ اسیر ہی - اُسکا بھاگنا ہی - اُس زین کو وہ بھی اُسکے ساتھہ تھا - دونون کو اُس کوئے مین چھوڑ دیا * آج تین برس ہوئے کہ وے پھنسے ہین - مگر کسو نے نہین دریافت کیا کہ یہہ جوان

سے اندھوارے مین ایک دن آتی ہون اور آٹھہ دن کا

آزوقہ اکتھا دے جاتی ہون *

کال کی رات سپنے مین دیکھا کہ کوئی مانس کہتا ہی

کہ شتابی اُٹھہ - اور گھوڑا جوڑا اور کمند اور کچھہ نقد خرچ

کے واسطے لیکر اُس غار پر جا - اور اُس بیچارے کو

وہان سے نکال * یہہ سنکر مین چونک پڑی اور رنگین

ہو کر مردانہ بھیس کیا - اور ایک صندوقچہ جواہر و اشرفی

سے بھر لیا - اور یہہ گھوڑا اور کپڑا جوڑا لیکر وہان گئی

کہ کمند سے اُسے کھینچون * کرم مین تیرے تھا کہ

ویسی قید سے اِسطرح چھٹکارا پاوے * اور میرے

اِس کرتب سے محرم کوئی نہین - شاید وہ کوئی دیوتا تھا

کہ تیری مخلصی کی خاطر مجھے بھیجوایا * خیر جو میرے

بھاگ مین تھا سو ہوا * یہہ کہتا کہہ کر پوری کچوری ماس کا

سالن انگوچھے سے کھولا - پہلے قند نکال ایک کٹورے

مابین گھولا - اور عرق بیدمشک کا اُس مابین ڈال کر مجھے دیا * مابین نے اُسکے ہاتھ سے لیکر پیا - پھر تھوڑا سا ناشتہ کیا * بعد ایک ساعت کے میرے تئین لُنگي بندھوا کر دریا مابین لیگئي - قینچي سے میرے سر کے بال کترے - ناخن لیئے - نہلا دُھلا کر کپڑے پہنائے - نئے سر سے آدمي بنایا * مابین دوگانہ شکرانے کا رو بقبلہ ہوکر پڑھنے لگا - وہ نازنین اِس میري حرکت کو دیکھتي رہي *

جب نماز سے فارغ ہوا - پوچھنے لگي - یہہ تو نے کیا کام کیا ؟ مابین نے کہا - جس خالق نے ساري خلقت کو پیدا کیا اور تجھسي محبوبہ سے میري خدمت کروائي اور تیرے دل کو مجھہ پر مہربان کیا اور ویسے زندان سے خلاص کروایا - اُس کي ذات لاشریک ہی - اُسکي مابین نے عبادت کي - اور بندگي بجالایا اور ادا ے شکر کیا * یہہ بات سنکر کہنے لگي - تم مسلمان ہو ؟ مابین نے کہا - شکر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ * بولي میرا دل تمھاري باتون سے خوش ہوا - میرے تئین بھي سکھاوٴ اور کلمہ پڑھاوٴ * مابین نے دل مابین کہا - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ یہہ ہمارے دین کي شریک

ہوئی * غرض میں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا - اور اُس سے پڑھوایا * پھر وہاں سے گھوڑوں پر سوار ہو کر ہم دونوں چلے * رات کو اُترتے تو وہ ذکر ایمان کا کرتی اور سنتی اور خوش ہوتی * اسی طرح دو مہینے تک باہم شبانہ روز چلے گئے *

آخر ایک ولایت میں پہنچے کہ درمیان سرحد مُلک زیر باد اور سراندیپ کے تھی - ایک شہر نظر آیا کہ آبادی میں اِستنبول سے بڑا - اور آب و ہوا بہت خوش اور موافق * بادشاہ اُس شہر کا کسریٰ سے زیادہ عادل اور رعیت پرور - دیکھ کر دل نپٹ شاد ہوا * ایک حویلی خرید کرکے بود و باش مقرّر کی * جب کئی دن میں رنج سفر سے آسودہ ہوئے - کچھ اسباب ضروری درست کر اُس بی بی سے موافق شرعِ محمّدی کے نکاح کیا اور رہنے لگا * تین سال میں وہاں کے اکابر و اصاغر سے ملاقات کر اعتبار بہم پہنچایا - اور تجارت کا ٹھاٹھ پھیلایا * آخر وہاں کے سب سوداگروں سے سبقت لیگیا * ایک روز وزیر اعظم کی خدمت میں سلام کے لیئے چلا - ایک

میدان مین کثرت خلق اللہ کي دیکھي - کسو سے پوچھا - کہ کیون اِتنا اژدہام ہی؟ معلوم ہوا کہ دو شخصون کو زنا اور چوري کرتے پکڑا ہی - اور شاید خون بھي کیا ہی - اُنکو سنگسار کرنے کو لائے ہین *

مجھے سُنتے ہي اپنا احوال یاد آیا - کہ ایکدن مُجھے اِسي طرح سولي چڑھانے لے گئے تھے - خدا نے بچا لیا * آیا یے کون ہینگے کہ ایسي بلا مین گرفتار ہوئے ہین؟ معلوم نہین کہ راست ہی یا میري طرح تُہمت مین گرفتار ہوئے ہین * بھیڑ کو چیر کر اندر گھسا - دیکھا تو یہي میرے دونون بھائي ہین کہ مُشکیان کسے سر و پا برہنہ لیئے جاتے ہین * اُنکي صورت دیکھتے ہي خون نے جوش کیا اور کلیجا جلا - محصّلون کو ایک مُٹھي اشرفیان دین اور کہا - کہ ایک ساعت توقُّف کرو - اور وہان سے گھوڑے کو سرپٹ پھینک کر حاکم کے گھر گیا * ایک دانہ یاقوت بے بہا کا نذر گذرانا - اور اُنکي شفاعت کي * حاکم نے کہا - ایک شخص اِن کا مدّعي ہی - اور اُنکے گناہ ثابت ہوئے ہین - اور بادشاہ کا حکم ہوچکا ہی - مین لاچار ہون *

بارے بہت منّت و زاري سے حاکم نے مُدعي کو بُلوا کر پانچ ہزار روپئے پر راضي کیا - کہ دعوی خونکا معاف کرے * مین نے روپئے گن دیئے - اور لا دعوی لکھوا لیا اور ایسي بلا سے مخلصي دلوائي * جہان پناہ! اِن سے پوچھیئے کہ سچ کہتا ہون یا جھوتھہ بکتا ہون * وے دونون بھائي سر نیچے کیئے شرمندہ سے کھڑے تھے * خیر اِن کو چھڑوا کر گھر مین لایا - حمّام کروا کر لباس پہنوایا - دیوان خانے مین مکان رہنے کو دیا * اِس مرتبے اپنے قبیلے کو اِن کے روبرو نہ کیا - اِنکي خدمت مین حاضر رہتا - اور اِن کے ساتھہ کھانا کھاتا - سونے کے وقت گھر مین جاتا * تین برس تک اِن کي خاطرداري مین گذري - اور اِنسے بھي کوئي حرکت بد واقع نہوئي کہ باعث رنجیدگي کا ہووے * جو مین سوار ہو کر کہین جاتا - تو یے گھر مین رہتے *

اِتّفاقاً وہ بي بي نیک بخت ایک دن حمّام کو گئي تھي - جب دیوان خانے مین آئي کوئي مرد نظر نہ پڑا * اُس نے برقع اُتارا - شاید یہہ منجھلا بھائي لیتا

ہوا جاگتا تھا - دیکھتے ہي عاشق ہوا بڑے بھائي سے کہا - دونون نے میرے مار ڈالنے کي باہم صلاح کي * مین اِس حرکت سے مُطلق خبر نہ رکھتا تھا - بلکہ دل مین کہتا تھا - کہ اَلحَمدُ لِلہِ - اِس مرتبے اب تک انھون نے کچھہ ایسي بات نہین کي - اب اِن کي وضع درست ہوئي - شاید غیرت کو کام فرمایا * ایک روز بعد کھانے کے بڑے بھائي صاحب آبدیدہ ہوئے اور اپنے وطن کي تعریف اور ایران کي خوبیان بیان کرنے لگے * یہہ سنکر دوسرے بھي بسورنے لگے * مین نے کہا - اگر ارادہ وطن کا ہي تو بہتر - مین تابع مرضي کے ہون - میري بھي یہي آرزو ہي * اب انشاء اللہ تعالیٰ مین بھي آپ کي رکاب مین چلتا ہون * اُس بي بي سے دونون بھائیون کي اُداسي کا مذکور کیا - اور اپنا اِرادہ بھي کہا * وہ عاقلہ بولي - کہ تم جانو - لیکن پھر کچھہ دغا کیا چاہتے ہین - یہہ تمھارے جان کے دشمن ہین - تم نے سانپ آستین مین پالے ہین - اور ان کي دوستي کا بھروسا رکھتے ہو ! جو جي چاہے سو کرو - لیکن موذیون سے خبردار رہو * بہر تقدیر تھوڑے عرصے

مین تیاری سفر کی کر کے خیمہ میدان مین استادہ کیا * ہر آ
قافلہ جمع ہوا - میری سرداری اور قافلہ باشی پر
راضی ہوئے * اچھی ساعت دیکھکر روانہ ہوا - لیکن
اِن کی طرف سے اپنی جانب مین ہوشیار رہتا - اور سب
صورت سے فرمان برداری اور دل جوئی اِنکی کرتا *

ایک روز ایک منزل مین منجھلے بھائی نے
مذکور کیا - کہ ایک فرسخ اس مکان سے ایک چشمہ
جاری ہی مانند سلسبیل کے - اور میدان مین خود رو
کوسون تلک لالہ و نافرمان اور نرگس و گلاب پھولا ہی -
واقعی عجب مکان سیر کا ہی * اگر اپنا اختیار ہوتا تو کال
وہان جاکر تفریح طبیعت کی کرتے - اور ماندگی بھی
رفع ہوتی * مین بولا - کہ صاحب مختار ہین - فرماؤ تو کال کے
دن مقام کرین - اور وہان جاکے سیر کرتے پھرین *
یے بولے - ازین چہ بہتر ! مین نے حکم کیا - کہ سارے
قافلے مین پکار دو کہ کال مقام ہی * اور رکاول کو کہا
کہ حاضری قسم بہ قسم کی تیار کر - کال سیر کو جاینگے *
جب صبح ہوئی - ان دونون برادرون نے کپڑے پہن

کمر باندھہ کر مجھے یاد دِلایا - کہ جلد ٹھنڈے ٹھنڈے چلئے اور سیر کیجئے * مین نے سواري مانگي - بولے - کہ پا پیادہ جو لطف سیر کا ہوتا ہی سو سواري مین معلوم * نفرون کو کہہ دو گھوڑے ڈریا کرلے آوین *

دونون غلامون نے قلیان اور قہوہ دان لے لیا - اور ساتھہ ہوئے * راہ مین تیر اندازي کرتے ہوئے چلے جاتے تھے - جب قافلے سے دور نکل گئے - ایک غلام کو اِنھون نے کسي کام کو بھیجا * تھوڑي دور آگے بڑھہ کر دوسرے کو بھي اُس کے بُلانے کو رُخصت کیا * کم بختي جو آئي - میرے منہہ مین جیسے کسو نے مہر دے دي - جو وے چاہتے تھے سو کرتے تھے - اور مجھے باتون مین پر چائے لیئے جاتے تھے - مگر یہہ کُتا ساتھہ رہگیا تھا * بہت دور نکل گئے - نہ چشمہ نظر آیا نہ گلزار - مگر ایک میدان پُر خار تھا - وہان مجھے ماندگي لگي - مین دم لینے کو بیٹھا تھا * اپنے پیچھے چمک تلوار کي سي دیکھي - مُڑ کر دیکھون تو منجھلے بھائي صاحب نے مُجھہ پر تلوار ماري کہ سر دو پارہ ہوگیا * جب تلک بولون - کہ

ای ظالم! مجھے کیون مارتا ہی؟ بڑے بھائی نے شانے پر لگائی * دونون زخم کاری لگے - تیورا کر گرا - تب اِن دونون بے رحمون نے بخاطر جمع میرے تئین چور زخمی کیا اور لہو لہان کر دیا * پھر کُتّا میرا احوال دیکھکر اُنپر جھپکا - اِسکو بھی گھایل کیا * بعد اوسکے اپنے ہاتھہ سے اپنے بدنون مین زخمون کے نشان کیئے اور سر و پا برہنہ قافلے مین گئے اور ظاہر کیا - کہ حرامیون نے اُس میدان مین ہمارے بھائی کو شہید کیا - اور ہم بھی لڑ بھڑکر زخمی ہوئے * جلدی کوچ کرو - نہین تو اب کاروان پر گرکر سب کو ننگیا لینگے * قافلے کے لوگون نے بدوؤن کا نام جو سنا - وونہین بدحواس ہوئے - اور گھبرا کر کوچ کیا اور چل نکلے *

میری قبیلے نے سلوک اور خوبیان اُنکی سن رکھین تھین - جو جو مجھہ سے دغائین کین تھین - یہہ واردات اِن کا زبون سے سنکر جلد خنجر سے اپنے تئین ہلاک کیا اور جان بحق تسلیم ہوئی * اے درویشو! اُس خواجۂ سگ پرست نے جب اپنی کیفیت اور مصیبت

اسطرح سے یہان تک کہي- سنتے ہي مجھے بے اختیار رونا آیا * وہ سوداگر دیکھکر کہنے لگا - قبلۂ عالم ! اگر بے ادبي نہوتي- تو برہنہ ہوکرمین اپنا سارا بدن کھول کر دکھاتا * تبپربھي اپني راستي پر گریبان مونڈھے تاک چیر کر دکھایا * واقعي چار انگل تن اسکا بغیر زخم کے ثابت نہ تھا * میرے حضور سرسے عمامہ اُتارا - کھوپڑي مین ایسا بڑا اگڑھا پڑا تھا - کہ ایک انار سموچا اُس مین سماوے * ارکان دولت جتنے حاضر تھے سب نے اپني آنکھین بند کرلین - طاقت دیکھنے کي نہ رہي *

پھر خواجہ بولا - کہ بادشاہ سلامت ! جب یے بھائي اپني دانست مین میرا کام تمام کرکے چلے گئے - ایک طرف مین اور ایک طرف یہہ سگ میرے نزدیک زخمي پڑا تھا * لہو اِتنا بدن سے گیا کہ مُطلق طاقت اور ہوش کچھہ باقي نہ تھا - کیا جانون دم کہان اٹک رہا تھا کہ جیتا تھا * جس جگہہ مین پڑا تھا ولایت سرندیپ کي سرحد تھي - اور ایک شہر بہت آباد اوسکے قریب تھا - اُس شہر مین بڑا بتخانہ تھا - اور وہان کے بادشاہ کي ایک بیٹي

تھي نہايت قبول صورت اور صاحب جمال *

اکثر بادشاہ اور شہزادے اُسکے عشق مين خراب تھے * وہان رسم حجاب کي نہ تھي - اِس سے وہ لڑکي تمام دن ہمجوليون کے ساتھہ سير شکار کرتي پھرتي * ہم سے نزديک ايک بادشاہي باغ تھا - اُس روز بادشاہ سے اجازت ليکر اُسي باغ مين آئي تھي * سير کي خاطر اُس ميدان مين پھرتے پھرتے آنکلي - کئي خواصين بھي ساتھہ سوار تھين * جہان مين پڑا تھا آئين - ميرا کراہنا سنکر پاس کھڑي ہوئين * مجھے اِس حالت مين ديکھکر وے بھاگين اور شہزادي سے کہا - کہ ايک مردوا اور ايک کُتّا لہو مين شور بور پڑا ہے * اُنے يہہ سُنکر آپ ملکہ ميرے سرپر آئي - افسوس کھاکر کہا - ديکھو تو کچھہ جان باقي ہے؟ دو چار دائيون نے اُتر کر ديکھا اور عرض کي - اب تلک تو جيتا ہے * تُرت فرمايا - کہ امانت قاليچے پر لٹاکر باغ مين لے چلو *

وہان ليجاکر جرّاح سرکار کا بُلاکر ميرے اور کُتّے کے علاج کي خاطر بہت تاکيد کي - اور اُميدوار انعام و بخشش

کا کیا * اُس حجّام نے سارا بدن میرا پونچھ پانچھ کر خاک و خون سے پاک کیا - اور شراب سے دھو دھا کر زخمونکو تانکے مرہم لگایا - اور بید مشک کا عرق پانی کے بدلے میرے حلق مین چوایا * ملکہ آپ میرے سرھانے بیٹھی رہتی - اور میری خدمت کرواتی - اور تمام دن رات مین دو چار بار کچھہ شوربا یا شربت اپنے ہاتھہ سے پلاتی * بارے مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ ملکہ نہایت افسوس سے کہتی ہی - کس ظالم خونخوار نے تجھہ پر یہہ ستم کیا؟ بڑے بت سے بھی نہ ڈرا! بعد دس روز کے عرق اور شربت اور معجونون کی قوت سے مین نے آنکھہ کھولی - دیکھا تو اندر کا اکھاڑا آس پاس جمع ہی اور ملکہ سرھانے کھڑی ہی * ایک آہ بھری اور چاہا کہ کچھہ حرکت کرون - طاقت نہ پائی * بادشاہزادی مہربانی سے بولی - کہ اے عجمی! خاطر جمع رکھہ - کڑھہ مت - اگرچہ کسو ظالم نے تیرا یہہ احوال کیا - لیکن بڑے بت نے مجھکو تجھہ پر مہربان کیا ہی - اب چنگا ہوجاویگا *

قسم اُس خدا کی جو واحد اور لاشریک ہی - مین

اُسے دیکھکر پھر بے ہوش ہو گیا - ملکہ نے بھي دریافت کیا اور گلاب پاش سے گلاب اپنے ہاتھہ سے چھڑکا * بیس دن کے عرصے میں زخم بھر آئے اور انگور کر لائے * ملکہ ہمیشہ رات کو جب سب سو جاتے - میرے پاس آتي اور کھلا پلا جاتي * غرض ایک چلّے میں غُسل کیا - بادشاہزادي نہایت خوش ہوئي - حجّام کو اِنعام بہت سا دیا اور مجھکو پوشاک پہنوائي * خدا کے فضل سے اور خبرگیري اور سعي سے ملکہ کي خوب چاق چو بند ہوا - اور بدن نہایت تیار ہوا - اور کُشتا بھي فربہ ہو گیا * روز مجھے شراب پلاتي اور باتیں سنتي اور خوش ہوتي * میں بھي ایک آدھہ نقل یا کہاني انوکھي کہکر اُس کے دل کو بہلاتا *

ایک دن پوچھنے لگي - کہ اپنا احوال تو بیان کرو کہ تُم کون ہو - اور یہہ واردات تم پر کیوں کر ہوئي ؟ میں نے سارا ماجرا اپنا اول سے آخر تک کہہ سنایا * سنکر رونے لگي اور بولي - اب میں تجھہ سے ایسا سلوک کرونگي کہ اپني ساري مصیبت بھول جاویگا * میں نے کہا - خدا

تمھین سلامت رکھے - تم نے نئے سرسے میري جان بخشي کي ہی - اب مین تمھارا ہو رہا ہون - واسطے خدا کے اِسي طرح ہمیشہ مجھہ پر اپني مہرباني کي نظر رکھیو * غرض تمام رات اکیلي میرے پاس بیٹھي رہتي - اور صُحبت رکھتي * بعضے دن دائي اُسکي بھي ساتھہ رہتي - ہر ایک طور کا ذکر مذکور سنتي اور کہتي * جب ملکہ اُٹھہ جاتي اور مین تنہا ہوتا - طہارت کرکو نے مین چھپ کر نماز پڑھہ لیتا *

ایک بار ایسا اِتفاق ہوا کہ ملکہ اپنے باپ کے پاس گئي تھي - مین خاطرجمع سے وضو کرکے نماز پڑھہ رہا تھا - کہ اچانک شاہزادي دائي سے بولتي ہوئي آئي - کہ دیکھین عجمي اِسوقت کیا کرتا ہی - سوتا ہی یا جاگتا ہی * مجھے مکان پر جو نہ دیکھا - تعجُّب مین ہوئي - کہ این یہہ کہان گیا ہی ؟ کسو سے کچھہ لگّا تو نہین لگایا * کونا کُترا دیکھنے لگي اور تلاش کرنے لگي * آخر جہان مین نماز کر رہا تھا - وہان آنکلي * اُس لڑکي نے کبھو نماز کاہیکو دیکھي تھي - چُپکے کھڑي دیکھا کي * جب مین نے نماز تمام کرکے دُعا کے

لیئے ہاتھ اُٹھایا اور سجدے مین گیا - بے اختیار
کھلکھلا کر ہنسی اور بولی - کیا یہہ آدمی سودائی ہوگیا؟ یہہ
کیسی کیسی حرکتین کر رہا ہی؟

مین ہنسنے کی آواز سُنکر دل مین ڈرا * ملکہ آگے
آکر پوچھنے لگی - کہ اے عجمی! یہہ تو کیا کرتا تھا؟ مین کچھہ
جواب نہ دے سکا * اِس مین دائی بولی - بلا لون -
تیرے صدقے گئی - مجھے یون معلوم ہوتا ہی - کہ یہہ شخص
مُسلمان ہی - اور لات منات کا دشمن ہی - ان دیکھے
خدا کو پوجتا ہی * ملکہ نے یہہ سُنتے ہی ہاتھہ پر ہاتھہ مارا -
بہت غُصّے ہوئی - کہ مین کیا جانتی تھی - کہ یہہ تُرک ہی - اور
ہمارے خداؤن سے مُنکر ہی؟ تبھی ہمارے بڑے
بُت کے غضب مین پڑا تھا * مین نے ناحق اِسکی
پرورش کی - اور اپنے گھر مین رکھا * یہہ کہتی ہوئی چلی
گئی - مین سُنتے ہی بدحواس ہوا کہ دیکھیئے اب کیا سلوک
کرے * مارے خوف کے نیند اُچاٹ ہوگئی - صبح تک
بے اختیار رویا کیا اور آنسوؤن سے مُنہہ دھو یا کیا *

تین دن رات اِسی خوف و رجا مین روتے گذرے -

ہرگز آنکھہ نہ جھپکي * تيسري شب ملکہ شراب کے نشے
مين مخمور اور دائي ساتھہ ليئے ميرے مکان پر آئي * غصے
مين بھري ہوئي اور تير کمان ہاتھہ مين ليئے باہر چمن کے
کنارے بيتھي * دائي سے پيالہ شراب کا مانگا - پي کر کہا -
دائي ! وہ عجمي - جو ہمارے برے بُت کے قہر مين گرفتار
ہي - موا يا ابتک جيتا ہي ؟ دائي نے کہا - بليان لون -
کچھہ دم باقي ہي * بولي - کہ اب وہ ہماري نظرون سے گرا -
ليکن کہہ کہ باہر آوے * دائي نے مجھے پُکارا - مين دورا -
ديکھون تو ملکہ کا چہرہ مارے غُصے کے تمتمارہا ہي - اور
سرخ ہو گيا ہي - روح قالب مين نرہي - سلام کيا اور
ہاتھہ باندھکر کھرا ہوا * غضب کي نگاہ سے مجھے ديکھہ کر
دائي سے بولي - اگر مين اِس دين کے دشمن کو تير سے
مارون - تو ميري خطا برا اُبُت معاف کريگا يا نہين ؟ يہہ
مجھہ سے برا اگناہ ہوا ہي کہ مين نے اُسے اپنے گھر مين
رکھہ کر خاطرداري کي *

دائي نے کہا - بادشاہ زادي کي کيا تقصير ہي ؟ کچھہ
دشمن جان کر نہين رکھا - تم نے اُس پر ترس کھايا - تمکو

نیکي کے عوض نیکي ملیگي - اور یہہ اپني بدي کا ثمرہ برتے بُت سے پا رہیگا* یہہ سُنکر کہا - دائي ! اسے بیٹھنے کو کہہ - دائي نے مجھے اِشارت کي کہ بیٹھہ جا - مین بیٹھہ گیا* ملکہ نے اور جام شراب کا پیا اور دائي سے کہا - کہ اِس کم بخت کو بھي ایک پیالہ دے - تو آساني سے مارا جاوے * دائي نے جام دیا - مین نے بےعُذر پیا اور سلام کیا - ہرگز میري طرف نگاہ نکي - مگر کن انکھیون سے چوري چوري دیکھتي تھي * جب مجھے سرور رہوا - کچھہ شعر پڑھنے لگا - ازان جملہ ایک بیت یہہ بھي پڑھي -

قابو مین ہون مین تیرے - گو اب جیا تو پھر کیا ؟
خنجر تلے کسو نے تک دم لیا تو پھر کیا ؟

سُنکر مُسکرائي اور دائي کي طرف دیکھکر بولي - کیا تجھے نیند آتي ہي ؟ دائي نے مرضي پا کر کہا - کہ ہان مجھہ پر خواب نے غلبہ کیا ہي * وہ تو رخصت ہو کر جہنم واصل ہوئي * بعد ایک دم کے ملکہ نے پیالہ مجھہ سے مانگا - مین جلد بھر کر روبرو لیگیا - ایک ادا سے میرے ہاتھہ سے لیکر پي لیا * تب مین قدمون پر گرا - ملکہ نے

ہاتھہ مجھہ پر جھاڑا اور کہنے لگی - ای جاہل! ہمارے
بڑے بُت میں کیا برائی دیکھی جو غائب خدا کی
پرستش کرنے لگا؟ میں نے کہا - اِنصاف شرط ہی -
تک غور فرمائیئے - کہ بندگی کے لایق وہ خدا ہی - کہ جسنے
ایک قطرے پانی سے تم سا محبوب پیدا کیا - اور یہہ
حسن وجمال دیا - کہ ایک آن میں ہزارون اِنسان کے
دل کو دیوانہ کرڈالو * بُت کیا چیز ہی کہ کوئی اُسکی
پوجا کرے؟ ایک پتھر کو سنگ تراشون نے گڑھہ کر
صورت بنائی اور دام احمقون کے واسطے بچھایا * جنکو
شیطان نے ورغلانا ہی - وے مصنوع کو صانع جانتے ہیں *
جسے اپنے ہاتھون سے بناتے ہیں - اُسکے آگے
سر جُھکاتے ہیں * اور ہم مُسلمان ہیں - جسنے ہمیں
بنایا ہی ہم اُسے مانتے ہیں - اُنکے واسطے دوزخ -
ہمارے لیئے بہشت بنایا ہی * اگر بادشاہزادی ایمان
خدا پر لاوے تب اُسکا مزا پاوے * اور حق و باطل
میں فرق کرے اور اپنے اعتقاد کو غلط سمجھے *

بارے ایسی نصیحتیں سُنکر اُس

سنگدل کا دل مُلایم ہوا * خدا کے فضل و کرم سے رونے لگی اور بولی - اچھا مجھے بھی اپنا دین سکھاؤ * مَین نے کلمہ تلقین کیا - اُن نے بصدقِ دل پڑھا - اور توبہ استغفار کر کر مُسلمان ہوئی * تب مَین اُسکے پاؤن پڑا - صُبح تک کلمہ پڑھتی اور اِستغفار کرتی رہی - پھر کہنے لگی - بھلا مَین نے تو تمھارا دین قبول کیا - لیکن ماباپ کافر ہین - اُنکا کیا علاج ؟ مَین نے کہا - تمھاری بلا سے - جو جیسا کریگا ویسا پاویگا * بولی - کہ مجھے چچا کے بیٹے سے منسوب کیا ہی - اور وہ بُت پرست ہی - کل کو خدا نخواستہ بیاہ ہو اور وہ کافر مجھ سے ملے - تو بڑی قباحت ہی * اُسکی فکر ابھی سے کیا چاہیئے - کہ اِس بلا سے نجات پاؤن * مَین نے کہا - تم بات تو معقول کہتی ہو - جو مزاج مَین آوے سو کرو * بولی - کہ مَین اب یہان نہ ہونگی - کہین نکل جاؤنگی * مَین نے پوچھا - کس صورت سے بھاگنے پاؤگی - اور کہان جاؤگی؟ جواب دیا - کہ پہلے تم میرے پاس سے جاؤ - مسلمانون کے ساتھ سرا مَین جا رہو - تو سب آدمی سنین اور تم پر گمان

نہ لیجاوین * وہان کشتیون کي تلاش مین رہو - جو جہاز عجم کي طرف چلے مجھے خبر کیجیو - مین اِسواسطے دائي کو تمھارے پاس اکثر بھیجا کرونگي * جب تم کہلا بھیجوگے - مین نکل کر آؤنگي اور کشتي پر سوار ہوکر چلي جاؤنگي - ان کم بخت بے دینون کے ہاتھہ سے مخلصي پاؤنگي * مین نے کہا - تمھاري جان و ایمان کے قربان ہوا - دائي کو کیا کروگي ؟ بولي - اسکي فکر سہل ہي - ایک پیالے مین زہر ہلاہل پلادونگي * یہي صلاح مُقرّر ہوئي * جب دن ہوا - مین کاروان سرا مین گیا - ایک حُجرہ کرائے لیا اور جارہا * اُس جدائي مین فقط وصال کي توقّع پر جیتا تھا * جب دو مہینے مین سوداگر روم و شام و اصفہان کے جمع ہوئے - ارادہ کوچ کا تري کي راہ سے کیا - اور اپنا اسباب جہاز پر چڑھانے لگے * ایک جگہہ رہنے سے اکثر آشناصورت ہوگئے تھے - مجھہ سے کہنے لگے - کیون صاحب ! تم بھي چلو - یہان کُفرستان مین کب تک رہوگے ؟ مین نے جواب دیا - کہ میرے پاس کیا ہي جو اپنے وطن کو جاؤن ؟ یہہ ایک لونڈي

ایک کُتّا ایک صندوق بساط مین رکھتا ہون * اگر تھوڑي سي جگہہ بیٹھہ رہنے کو دو - اور اُسکا نوَل مُقرّر کرو - تو میري خاطر جمع ہو - مین بھي سوار ہون *

سوداگر نے ایک کوٹھري میرے تحت مین کردي - مین نے اسکے نوَل کا روپیہ بھر دیا * دل جمعي کرکر کسو بہانے سے دائي کے گھر گیا اور کہا - اے امّا ! تجھہ سے رخصت ہونے آیا ہون - اب وطن کو جاتا ہون * اگر تیري توجّہ سے ایک نظر ملکہ کو دیکھہ لون - تو بڑي بات ہي * بارے دائي نے قبول کیا * مین نے کہا - مین رات کو آؤنگا - فلانے مکان پر کھڑا رہونگا * بولي - اچّھا * مین کہکر سرا مین آیا * صندوق اور ریچھو نے اُٹھا کر جہاز مین لایا اور ناخدا کو سونپ کر کہا - کال فجر کو اپني کنیز کو لیکر آؤنگا * ناخدا بولا - جلد آئیو - صبح ہم لنگر اُٹھاوینگے - مین نے کہا - بہت خوب * جب رات ہوئي - اُسي مکان پر جہان دائي سے وعدہ کیا تھا - جا کھڑا رہا * پہر رات گئے محل کا دروازہ کُھلا - اور ملکہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ایک پیٹّي جواہر کي لیئے باہر نکلي - وہ پٹّاري میرے حوالے کي

اور ساتھہ چلي * صبح ہوتے کنارے دريا کے ہم پہنچے - ايک لنہوت پر سوار ہو کر جہاز مين جا اُترے - يہہ وفادار کُتّا بھي ساتھہ تھا * جب صُبح خوب روشن ہوئي - لنگر اُٹھايا اور روانہ ہوئے - بخاطر جمع چلے جاتے تھے * ايک بندر سے آواز توپون کي شاک کي آئي * سب حيران اور فکر مند ہوئے - جہاز کو لنگر کيا اور آپس مين چرچا ہونے لگا - کہ کيا شاہ بندر کچھہ دغا کريگا - توپ چھوڑنے کا کيا سبب ہي ؟

اِتّفاقاً سب سوداگرون کے پاس خوبصورت لونڈياں تھين - شاہ بندر کے خوف سے کہ مبادا چھين لے سب کنيزکون کو صندوقون مين بند کيا * مين نے بھي ايسا ہي کيا کہ اپني شاہزادي کو صندوق مين بٹھا کر قُفل کرديا * اِس عرصے مين شاہ بندر ايک غُراب پر بيٹھہ نوکر چاکر بيٹھا ہوا نظر آيا - آتے آتے جہاز پر آچڑھا - شايد اُسکے آنيکا يہہ سبب تھا کہ بادشاہ کو دائي کے مرنے کي اور ملکہ کے غائب ہونے کي جب خبر معلوم ہوئي - مارے غيرت کے اُسکا نام نہ ليا - مگر شاہ بندر کو حکم کيا

کہ مین نے سنا ہی عجمی سوداگرون کے پاس لونڈیان خوب خوب ہین - سو مین شہزادی کے واسطے لیا چاہتا ہون * تم اُنکو روک کر جتنی لونڈیان جہاز مین ہون - حضور مین حاضر کروگے * اُنھین دیکھکر جو پسند آوینگی اُنکی قیمت دی جائیگی - نہین تو واپس ہونگی *

بموجب حکم بادشاہ کے شاہ بندر اِسلیئے آپ جہاز پر آیا * میرے نزدیک ایک اور شخص تھا - اُسکے پاس بھی ایک باندی قبول صورت صندوق مین بند تھی * شاہ بندر اُسی صندوق پر آکر بیٹھا اور لونڈیون کو نکلوانے لگا * مین نے خدا کا شکر کیا - کہ بھلا بادشاہزادی کا ذکر نہین * غرض جتنی لونڈیان پائین شاہ بندر کے آدمیون نے ناوٗ پر چڑھائین * اور خود شاہ بندر جس صندوق پر بیٹھا تھا - اُسکے مالک سے بھی ہنستے ہنستے پوچھا - کہ تیرے پاس بھی تو لونڈی تھی * اُس احمق نے کہا - آپکے قدمون کی سوگند - مین نے یہہ کام نہین کیا - سبھون نے تمھارے ڈرسے لونڈیان صندوقون مین چھپائین * شاہ بندر نے یہہ بات سنکر

سب صندوقون کا جھاڑا لینا شروع کیا * میرا بھي صندوق کھولا اور ملکہ کو نکال کر سب کے ساتھہ لیگیا * عجب طرح کي مایوسي ہوئي- کہ یہہ ایسي حرکت پیش آئي کہ تیري جان تو مفت گئي- اور ملکہ سے دیکھئیے کیا سلوک کرے *

اُسکي فکر میں اپني جان کا ڈر بھول گیا- سارے دن رات خدا سے دُعا مانگتا رہا * جب فجر ہوئي- سب لونڈیون کو کشتي پر سوار کرکے لائے- سوداگر خوش ہوئے- اپني اپني کنیزکین لین - سب آئین مگر ایک ملکہ اُن مین نہ تھي * مین نے پوچھا- کہ میري لونڈي نہین آئي - اِسکا کیا سبب ہی ؟ اُنھون نے جواب دیا- کہ ہم واقف نہین - شاید بادشاہ نے پسند کي ہوگي * سب سوداگر مجھے تسلّي اور دلاسا دینے لگے - خیر جو ہوا سو ہوا - تو کڑھہ مت - اُسکي قیمت ہم سب بھري کرکر تجھے دینگے * میرے حواس باختہ ہوگئے * مین نے کہا - کہ اب عجم نہین جانے کا - کشتي والون سے کہا - یارو ! مجھے بھي اپنے ساتھہ لے چلو - کنارے پر اُتار دیجیو * وے راضي

ہوئے - مین جہاز سے اُتر کر غراب مین آیا تھا - یہہ کُتا بھي
میرے ساتھہ چلا آیا *

جب بندر مین پہنچا - ایک صندوقچہ جواہر کا جو ملکہ اپنے
ساتھہ لائي تھي اُسے تو رکھہ لیا - اور سب اسباب
شاہ بندر کے نوکرون کو دیا اور مین جاسوسي مین ہر کہین
پھرنے لگا - کہ شاید خبر ملکہ کي پاؤن - لیکن ہرگز سراغ نہ ملا
اور نہ اِس بات کا پتا پایا * ایک رات کو کسو مکر سے پادشاہ
کے بھي محل مین گیا اور ڈھونڈھا - کچھہ خبر نہ ملي * قریب
ایک مہینے کے شہر کے کوچے اور محلے چھان مارے -
اور اُس غم سے اپنے تئین قریب ہلاکت کے پہنچایا -
اور سودائي سا پھرنے لگا * آخر اپنے دل مین خیال کیا -
کہ غالب ہي شاہ بندر کے گھر مین میري بادشاہ زادي
ہووے تو ہووے - نہین تو اور کہین نہین * شاہ بندر کي
حویلي کے گرد پیش دیکھتا پھرتا تھا - کہ کہین سے بھي
جانے کي راہ پاؤن تو اندر جاؤن *

ایک بدر رو نظر پڑي کہ موافق آمد و رفت
کے ہي - مگر جال آہني اُسکے دہانے پر جڑي ہي *

یہہ قصد کیا کہ اِس بدررو کي راہ سے چلون - کپڑے بدن سے اُتارے اور اُس نجس کیچڑ مین اُترا * ہزار محنت سے اُس جالي کو توڑا اور سنڈاس کي راہ سے چورمحل مین گیا * عورتون کا سا لباس بناکر ہر طرف دیکھنے بھالنے لگا * ایک مکان سے آواز میرے کان مین پڑي جیسے کوئي مُناجات کر رہا ہي * آگے جاکر دیکھون تو ملکہ ہي - کہ عجب حالت سے روتي ہي اور ناک گھسني کر رہي ہي اور خدا سے دُعا مانگتي ہي - کہ صدقے اپنے رسول کے اور اُسکي آل پاک کے - مجھے اِس کُفرستان سے نجات دے - اور جس شخص نے مجھے اسلام کي راہ بتائي ہي اُس سے ایکبار خیریت سے ملا * مین دیکھتے ہي دوڑکر پاؤن پر گر پڑا - ملکہ نے مجھے گلے لگا لیا - ہم دونون پر ایک دم بیہوشي کا عالم ہوگیا * جب حواس بجا ہوئے - مین نے کیفیت ملکہ سے پوچھي * بولي - جب شاہ بندر سب لونڈیون کو کنارے پر لیگیا - مین خدا سے یہي دعا مانگتي تھي - کہ کہین میرا راز فاش نہو - اور مین پہچاني نجاؤن اور تیري جان پر آفت نہ آوے * وہ

ایسا ستارہ ہی کہ ہرگز کسو نے نہ دریافت کیا کہ یہہ
ملکہ ہی - شاہ بندر ہرایک کو بہ نظرِ خریداری دیکھتا تھا *
جب میري باري ہوئي - مجھے پسند کرکر اپنے گھر مین
چپکے بھیج دیا - اورون کو بادشاہ کے حضور گُذرانا *
میرے باپ نے جب اُن مین مجھے نہ دیکھا - سب
کو رُخصت کیا - یہہ سب پر پیچ میرے واسطے کیا تھا *
اب یون مشہور کیا ہی کہ پادشاہ زادي بہت بیمار ہی -
اگر مین ظاہر نہ ہوئي - تو کوئي دن مین میرے مرنے کي خبر
سارے ملک مین اُڑیگي - تو بدنامي بادشاہ کي نہووے *
لیکن اب مین اِس عذاب مین ہون کہ شاہ بندر مجھ سے
اور اِرادہ رکھتا ہی - اور ہمیشہ ساتھ سونے کو
بلاتا ہی - مین راضي نہین ہوتي * ازبسکہ چاہتا ہی -
اتبک میري رضامندي منظور رہی - لہذا چپ ہو رہتا
ہی * پر حیران ہون اِس طرح کہان تک نبھیگي ؟ سو
مین نے بھي جي مین یہہ ٹھہرایا ہی - کہ جب مجھ سے
کچھہ اور قصد کریگا - تو مین اپني جان دونگي اور مر ہونگي *
لیکن تیرے مانے سے ایک اور تدبیر دل مین

سوجھي ہي - خدا چاہے تو سواے اِس فکر کے دوسري کوئي طرح مخلصي کي نظر نہين آتي *

مين نے کہا - فرماؤ تو - وہ کون سي تدبير ہي؟ کہنے لگي - اگر تو سعي اور محنت کرے تو ہو سکے * مين نے کہا - مين فرمانبردار ہون - اگر حکم کرو تو جلتي آگ مين کود پڑون - اور سيڑھي پاؤن تو تمھاري خاطر آسمان پر چلا جاؤن - جو کچھہ فرماؤ سو بجالاؤن * ملکہ نے کہا - تو بڑے بُت کے بتخانے مين جا اور جس جگہہ جوتيان اُتارتے ہين - وہان ايک سياہ ٹاٹ پڑا رہتا ہي * اِس ملک کي رسم ہي کہ جو کوئي مفلس اور محتاج ہو جاتا ہي - اُس جگہہ وہ ٹاٹ اوڑھہ کر بيٹھتا ہي - يہان کے لوگ جو زيارت کو جاتے ہين - موافق اپنے اپنے مقدور کے اُسے ديتے ہين *

جب دو چار دن مين مال جمع ہوتا ہي - پنڈے ايک خلعت بڑے بُت کي سرکار سے دے کر اُسے رخصت کرتے ہين - وہ تونگر ہو کر چلا جاتا ہي - کوئي نہين معلوم کرتا کہ يہہ کون تھا * تو بھي جا کر اُس پلاس کے نيچے بيٹھہ - اور رہا تھہ مُنہہ اپنا خوب طرح چھپالے اور کسو

سے نہ بول * بعد تین دن کے برہمن اور بُت پرست
ہرچند تجھے خلعت دیکر رخصت کرین - وہان سے ہرگز
نہ اُٹھہ * جب نہایت مِنَّت کرین - تب تو بولیئو - کہ
مجھے روپیہ پیسا کچھہ درکار نہین - مین مال کا بھوکھا نہین -
مین مظلوم ہون - فریاد کو آیا ہون - اگر برہمنون کي ماتا
میري داد دے تو بہتر - نہین تو بڑا بُت میرا اِنصاف
کریگا - اور اُس ظالم سے بہي بڑا بُت میري فریاد کو
پہنچیگا * جب تک وہ مان برہمنون کي آپ تیرے
پاس نہ آوے - بہتیرا کوئي مناوے تو راضي نہو جیو *
آخرلاچار ہوکروہ خود تیرے نزدیک آویگي * وہ بہت
بوڑھي ہی - دوسوچالیس برس کي عمر ہی - اور
چھتیس بیٹے اُسکے جنے ہوئے بُتخانے کے سردار ہین -
اور اُسکا بڑے بُت کے پاس بڑا درجہ ہی * اِس
سبب اُسکا اِتنا بڑا حکم ہی - کہ جتنے چھوٹے بڑے اِس
ملک کے ہین - اُسکے کہنے کو اپني سعادت جانتے ہین -
جو وہ فرماتي ہی بسروچشم مانتے ہین * اُسکا دامن پکڑ کر
کہیو - اے مائي ! اگر مجھہ مظلوم مُسافر کا اِنصاف ظالم سے

نہ کریگی - تو مین برّے بُت کی خدمت مین تکّرین مارونگا-
آخر وہ رحم کھاکر تجھہ سے میری سفارش کریگا *
اُسکے بعد وہ برہمنون کی ماتاجب تیرا سب احوال
پوچھے تو کہیو- کہ مین عجم کا رہنے والا ہون- برّے بُت کی
زیارت کی خاطر اور تمھاری عدالت سنکر کالےکوسون سے
یہان آیا ہون * کئی دنون آرام سے رہا- میری بیبی بھی
میرے ساتھہ آئی تھی- وہ جوان ہی اور صورت
شکل بھی اچّھی ہی اور آنکھہ ناک سے درست ہی-
معلوم نہین کہ شاہ بندر نے اُسے کیونکر دیکھا - بزور
مجھہ سے چھین کر اپنے گھر مین ڈال دیا * اور ہم
مُسلمانون کا یہہ قاعدہ ہی - کہ جو نامحرم عورت کو اِنکی
دیکھے یا چھین لے - تو واجب ہی کہ اُسکو جسطرح ہو
مارڈالین اور اپنی جورو کو لے لین - اور نہین تو کھانا پینا
چھوڑدین - کیونکہ جب تک وہ جیتا رہے - وہ عورت
خاوند پر حرام ہی * اب یہان لاچار ہوکر آیا ہون - دیکھیئے
تم کیا انصاف کرتی ہو * جب ملکہ نے مجھے یہہ سب
سکھا پرّھا دیا - مین رخصت ہو اُسی ناپدان کی راہ سے نکلا -

اور وہ جالی آہنی پھر لگا دی *

صبح ہوتے بُت خانے میں گیا اور وہ سیاہ پلاس اُوڑھ کر بیٹھا * تین روز میں اِتنا روپیہ اور اشرفی اور کپڑا میرے نزدیک جمع ہوا کہ انبار لگ گیا * چوتھے دن پنڈے بھجن کرتے اور گاتے بجاتے خلعت لیئے میرے پاس آئے اور رخصت کرنے لگے * میں راضی نہوا - اور دُہائی بڑے بُت کی دی - کہ میں گدائی کرنے نہیں آیا - بلکہ اِنصاف کے لیئے بڑے بُت اور برہمنوں کی ماتا کے پاس آیا ہوں - جب تک اپنی داد نہ پاؤنگا یہاں سے نہ جاؤنگا * وے سنکر اُس پیرزال کے روبرو گئے - اور میرا احوال بیان کیا * بعد اُسکے ایک چوبے آیا اور میرے تئیں کہنے لگا - کہ چل - ماتا بلاتی ہی * میں وونہیں ٹاٹ کا لا سر سے پاؤں تک اُوڑھے ہوئے دہرے میں گیا * دیکھتا ہوں کہ ایک جڑاؤ سنگھاسن پر - جس میں لعل - الماس اور موتی - مونگا لگا ہوا ہی - بڑا بُت بیٹھا ہی - اور ایک کرسی زرّین پر فرش معقول بچھا ہی - اُسپر ایک بڑھیا سیاہ پوش مسند

تکیے لگائے - اور دو لڑکے دس بارہ برس کے ایک داہنے ایک بائین - شان و شوکت اور تجمّل سے بیٹھي ہی * مجھے آگے بلایا - مین ادب سے آگے گیا اور تخت کے پائے کو بوسہ دیا - پھر اُسکا دامن پکڑ لیا * اُسنے میرا احوال پوچھا * مین نے اُسیطرح جس طور سے ملکہ نے تعلیم کر دیا تھا ظاہر کیا *

سُنکر بولي - کیا مسلمان اپني اِستریون کو اُوجھل مین رکھتے ہین ؟ مین نے کہا - ہان - تمھارے بچّون کي خیر ہو - یہہ ہماري رسم قدیم ہی * بولي - کہ تیرا اچھّا مذہب ہی - مین ابھي حکم کرتي ہون کہ شاہ بندر بمعہ تیري جورو آن کر حاضر ہوتا ہی - اور اُس گیدي کو ایسي سیاست کرون کہ بار دیگر ایسي حرکت نکرے - اور سبکے کان کھڑے ہون اور ڈرین * اپنے لوگون سے پوچھنے لگي - کہ شاہ بندر کون ہی ؟ اُسکي یہہ مجال ہوئي کہ بیگاني تریا کو چھین لیتا ہی ؟ لوگون نے کہا - کہ فلانا شخص ہی * یہہ سُنکر اُن دونون لڑکون کو (جو پاس بیٹھے تھے) فرمایا - کہ جلدي اِس مانس کو ساتھہ لیکر بادشاہ کے

پاس جاؤ اور کہو - کہ ماتا فرماتی ہی کہ حکم بڑے بُت کا یہہ ہی - کہ شاہ بندر آدمیون پر زور زیادتی کرتا ہی - چنانچہ اِس غریب کی عورت کو چھین لیا ہی - اُسکی تقصیر بڑی ثابت ہوئی * جلد اُس گمراہ کے مال کا تعاقب کرکر اِس ترک کے (کہ ہمارا منظور نظر ہی) حوالے کر - نہین تو آج رات کو تو ستیاناس ہوگا - اور ہمارے غضب مین پڑیگا * وے دونون طفل اُٹھکر منڈپ سے باہر آئے اور سوار ہوئے - سب پنڈے سنکھ بجاتے اور آرتی گاتے جلو مین ہو لیئے *

غرض وہان کے بڑے چھوٹے - جہان اُن لڑکون کا پاؤن پڑتا تھا - وہان کی مٹی تبرک جانکر اُٹھا لیتے - اور آنکھون سے لگاتے * اُسی طرح بادشاہ کے قلعے تک گئے * بادشاہ کو خبر ہوئی - ننگے پانون اِستقبال کی خاطر نکل آیا - اور اُنکو بڑے مان مہت سے لیجاکر اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور پوچھا - آج کیونکر تشریف فرمانا ہوا؟ اُن دونون برہمن بچون نے ماں کی طرف سے جو کچھ سن آئے تھے کہا - اور

بڑے بُت کي خفگي سے ڈرایا *

بادشاہ نے سنتے ہي فرمایا - بہت خوب - اور اپنے نوکرون کو حکم کیا - کہ مُحصّل جاوین اور شاہ بندر کو بمعہ اُس عورت کے جلد حضور مین حاضر کرین - تو مین تقصیر اُسکي تجویز کرکے سزا دون * یہہ سنکر مین اپنے دل مین گھبرایا کہ یہہ بات تو اچّھي نہوئي - اگر شاہ بندر کے ساتھہ مالکہ کو بھي لاوین تو پردہ فاش ہوگا - اور میرا کیا احوال ہوگا! دل مین نہایت خوف زدہ ہو کر خدا کي طرف رجوع کي - لیکن میرے مُنہہ پر ہوائیان اُڑنے لگین - اور بدن کانپنے لگا * لڑکون نے یہہ میرا رنگ دیکھہ شاید دریافت کیا کہ یہہ حکم اِسکي مرضي کے موافق نہوا * وو نہین خفا و برہم ہوکر اُٹھے اور بادشاہ کو جھڑک کر بولے - اي مردک! تو دیوانہ ہوا ہي جو فرمان برداري سے بڑے بُت کي نکالا - اور ہمارے بچن کو جھوٹ سمجھا - جو دونون کو بلوا کر تحقیق کیا چاہتا ہي؟ اب خبردار! تو غضب مین بڑے بُت کے پڑا * ہمنے تجھے حکم پہنچا دیا - اب تو جان اور بڑا بُت جانے *

اِس کہنے سے پادشاہ کي عجب حالت ہوئی کہ ہاتھہ جوڑکر کھڑا ہو گیا - اور سر سے پاؤن تک رعشہ ہو گیا * مِنّت کرکے منانے لگا - یے دونون ہرگزنہ بیٹھے لیکن کھڑے رہے * اِس مین جتنے امیر اُمرا وہان حاضر تھے - ایک مُنہہ ہوکر بدگوئي شاہ بندر کي کرنے لگے - کہ وہ ایسا ہي حرامزادہ بدکار اور پاپي ہی - ایسي ایسي حرکتین کرتا ہی کہ حضور مین پادشاہ کے کیا کیا عرض کرین ! جو کچھہ برہمنون کي ماتا نے کہلا بھیجا ہی درست ہی - اِسواسطے کہ حکم بڑے بُت کا ہی - یہہ دروغ کیونکر ہوگا ؟ پادشاہ نے جب سبکي زباني ایک ہي بات سني - اپنے کہنے سے بہت خجل اور نادم ہوا * جلد ایک خلعت پاکیزہ مجھے دي - اور حکم نامہ اپنے ہاتھہ سے لکھہ اُسپر دستي مُہر کرکے میرے حوالے کیا - اور ایک رقعہ مادر برہمنان کو لکھا - اور جواہرا شرفیون کے خوان لڑکون کے روبرو پیشکش رکھہ کر رخصت کیا * مین خوشي بخوشي بُت خانے مین آیا اور اُس بڑھیا کے پاس گیا *

پادشاہ کا خط جو آیا تھا - اُسکا یہہ مضمون تھا - القاب کے بعد بندگي عجز و نیاز لکھکر لکھا تھا - کہ موافق حکم حضور کے اِس مردِ مسلمان کو خدمت شاہ بندر کي مقرر ہوئي - اور خلعت دي گئي * اب یہہ اُسکے قتل کرنے کا مُختار ہي - اور سارا مال و اموال اُسکا اِس تُرک کا ہوا - جو چاہے سو کرے * اُمیدوار ہون کہ میري تقصیر معاف ہو * برہمنون کي مانے خوش ہوکر فرمایا - کہ نوبتخانے مین بتخانے کي نوبت بجے * اور پانچ سو سپاہي برقنداز (جو بال باندھي کوڑي مارین) مسلّح میرے ہمراہ کر دیئے - اور حکم کیا کہ بندر مین جاکر شاہ بندر کو دستگیر کرکے اِس مُسلمان کے حوالے کرین - جسطرح کے عذاب سے اِسکا جي چاہے اُسے مارے * اور خبردار! سوا اِس عزیز کے کوئي محل سرا مین داخل نہو وے - اور اُسکے مال و خزانے کو امانت اُسکے سپرد کرین * جب یہہ بخوشي رخصت کرے - رسید اور صافي نامہ اِس سے لیکر پھر آوین - اور ایک سر سے پاؤں بزرگ کي سرکار سے میرے تئین دیکر سوار کروا کر وداع کیا *

جب مين بندر مين پہنچا - ايک آدمي نے بڑھ کر شاہ بندر کو خبر کي - وہ حيران سا بيٹھا تھا کہ مين جا پہنچا * غُصّہ تو دل مين بھرہي رہا تھا - ديکھتے ہي شاہ بندر کو تلوار کھينچ کر ايسي گردن مين لگائي - کہ اُسکا سر الگ بُھٹّا سا اُڑ گيا * اور وہان کے گماشتے خزانچي مشرف داروغون کو پکڑوا کر سب دفتر ضبط کيئے - اور محل مين داخل ہوا * ملکہ سے ملاقات کي - آپس مين گلے لگ کر روئے اور شکر خدا کا کيا * مين نے اُسکے اُسنے ميرے آنسو پونچھے - پھر باہر مسند پر بيٹھ کر اہلکارون کو خلعتين دين - اور اپني خدمتون پر سبکو بحال کيا - نوکر اور غلامون کو سرفرازي دي * وے لوگ جو مدّت سے ميرے ساتھ مُتعّين ہوئے تھے - ہر ايک کو اِنعام بخشش ديکر اور اُنکے جمعدار - رسالہ دار کو جوڑے پہنا کر رخصت کيا - اور جواہر بيش قيمت اور تھان نوربافي اور شال بافي اور زردوزي - اور جنس وتحفے ہر ايک ملک کے - اور نقد بہت سا پادشاہ کي نذر کي خاطر - اور موافق ہر ايک اُمراؤن کے درجہ بدرجہ - اور رہندہ يا ين کے

ليئے اور سب ہندؤن کے تقسيم کرنے کي خاطر اپنے
ساتھہ ليکر بعد ايک ہفتے کے مين بتکدے سے مين آيا -
اور اُس ماتا کے آگے بطريق بھينٹ کے رکھا *
اُسنے ايک اور خلعت سرفرازي کي مُجھے بخشي
اور خطاب ديا * پھر بادشاہ کے دربار مين جاکر پيشکش
گذراني - اور جو جو ظلم و فساد شاہ بندر نے ايجاد کيا تھا
اُسکے موقوف کرنے کي خاطر عرض کي * اس سبب سے
بادشاہ اور امير - سود اگر سب مُجھہ سے راضي ہوئے -
بہت نوازش مجھہ پر فرمائي - اور خلعت گھوڑا ديکر
منصب جاگير عنايت کي - اور آبرو و حرمت بخشي *
جب پادشاہ کے حضور سے باہر آيا - شاگرد پيشون کو اور
اہل کارون کو اتنا کچھہ دے کر راضي کيا - کہ سب
ميرا کلمہ پڑھنے لگے * غرض مين بہت مُرفّۃ الحال ہو گيا
اور نہايت چين و آرام سے اُس ملک مين ملکہ سے
عقد باندھکر رہنے لگا - اور خدا کي بندگي کرنے لگا * ميرے
اِنصاف کے باعث رعيت پر جا سب خوش تھے *
مہينے مين ايکبار بُتخانے مين اور پادشاہ کے حضور آتا جاتا -

پادشاہ روز بروز زیادہ سرفرازي فرماتا ٭

آخر مُصاحبت مین مُجھے داخل کیا - میرے بے صلاح کوئي کام نکرتا - نہایت بے فکري سے زندگي گذرنے لگي - مگر خدا ہي جانتا ہی اکثر اندیشہ اِن دونون بھائیون کا دل مین آتا - کہ وے کہان ہونگے اور کسطرح ہونگے ٭ بعد مُدّت دو برس کے قافلہ سوداگرون کا ملک زیرباد سے اُس بندر مین آیا - وے سب قصد عجم کا رکھتے تھے - اُنھون نے یہہ چاہا کہ دریا کي راہ سے اپنے ملک کو جاوین ٭ وہان کا قاعدہ یہہ تھا - کہ جو کاروان آتا اُسکا سردار سوغات و تحفہ ہر ایک ملک کا میرے پاس لاتا اور نذر گذرانتا - دوسرے روز مین اُسکے مکان پر جاتا - وہ یکے بطریق محصول کے اُس کے مال سے لیتا اور رہروانگي کوچ کي دیتا ٭ اِسیطرح وہ سوداگر زیرباد کے بھي میري ملاقات کو آئے اور بے بہا پیشکش لائے - دوسرے دن مین اُنکے خیمے مین گیا ٭ دیکھا تو دو آدمي پھٹے پرانے کپڑے پہنے گٹھري بُقچے سر پر اُٹھا کر میرے روبرو لاتے ہین ٭ بعد ملاحظہ کرنیکے پھر اُٹھا لیجاتے ہین - اور

پڑتي محنت اور خدمت کر رہے ہين *

مين نے خوب سمجھا کر جو دیکھا - تو یہي میرے دونون بھائي ہين * اُسوقت غیرت اور حمیّت نے نچاہا کہ اُنکو اِس طرح خدمت گاري مين دیکھون * جب مين اپنے گھر کو چلا - آدمیونکو کہا - کہ اِن دونون شخصون کو لیئے آو * اُنکو لائے - پھر لباس اور پوشاک بنوادي اور اپنے پاس رکھا * اِن بدذاتون نے پھر میرے مارنے کا منصوبہ کرکر ایک روز آدھي رات مين سبکو غافل پاکر چوٹّون کي طرح میرے سرہانے آ پہنچے * مين نے اپني جان کے ڈر سے چوکي دارون کو دروازے پر رکھا تھا - اور یہہ کُتّا وفادار میري چارپائي کي پٹّي تلے سوتا تھا * جون اِنھون نے تلوارين میان سے کھینچین - پہلے کُتّے نے بھونک کر اُنپر حملہ کیا - اُسکي آواز سے سب جاگ پڑے - مين بھي ہلّا بلّا کر چونکا * آدمیون نے اُنکو پکڑا - معلوم ہوا کہ آپ ہي ہين * سب لعنتیان دینے لگے - کہ باوجود اِس خاطرداري کے یہہ کیا حرکت اِن سے ظہور مين آئي ؟

بادشاہ سلامت! تب تو مین بھی ڈرا - مثل مشہور ہی - ایک خطا دو خطا - تیسری خطا مار بخطا * دل مین یہی صلاح ٹھہری کہ اب اِنکو مقید کرون - لیکن اگر بندی خانے مین رکھون تو اِنکا کون خبر گیران رہیگا؟ بھوک پیاس سے مرجائینگے - یا کوئی اور سوانگ لائینگے * اِسواسطے قفس مین رکھا ہی - کہ ہمیشہ میری نظرون کے تلے رہین تو میری خاطر جمع رہے - مبادا آنکھون سے اوجھل ہوکر کچھ اور مکر کرین * اور اِس کُتّے کی عزّت اور حُرمت اُسکی نمک حلالی اور وفاداری کے سبب ہی * سُبحانَ الله! آدمی بیوفا بدتر حیوان سے باوفا ہی * میری یہہ سرگذشت تھی جو حضور مین عرض کی - اب خواہ قتل فرمائیے یا جان بخشی کیجئے - حکم بادشاہ کا ہی *

مین نے سُنکر اُس جوان باایمان پر آفرین کی اور کہا - کہ تیری مُروّت مین کچھ خلل نہین - اور اُنکی بیحیائی اور حرامزادگی مین ہرگز قصور نہین * سچ ہی - کُتّے کی دم کو بارہ برس گاڑ دو - تو بھی ٹیڑھی کی

تيڑھي رہے * اُسکے بعد مين نے حقيقت اُن بارھون لعل کي (کہ اُس کُتّے کے پٹّے مين تھے) پوچھي * خواجہ بولا - کہ بادشاہ کي صد و بيست سال کي عمر ہو - اُسي بندر مين جہان مين حاکم تھا - بعد تين چار سال کے ايکروز بالاخانے پر محل کے (کہ بندر تھا) واسطے سير اور تماشے دريا و صحرا کے مين بيٹھا تھا - اور ہر طرف ديکھتا تھا * ناگاہ ايک طرف جنگل مين - کہ وہان شاہ راہ نہ تھي - دو آدمي کي تصوير سي نظر آئي کہ چلے جاتے ہين * دوربين ليکر ديکھا - تو عجب ہيئت کے اِنسان دکھائي ديئے * چوبدارون کو اُنکے بلانيکے واسطے دوڑايا *

جب وے آئے - معلوم ہوا کہ ايک عورت اور ايک مرد ہي * رنڈي کو محل سرا مين ملکہ کے پاس بھيج ديا - اور مرد کو روبرو بلايا * ديکھا تو ايک جوان برس بيس بائيس کا داڑھي مونچھہ آغاز ہي - ليکن دھوپ کي گرمي سے اُسکے چہرے کا رنگ کالے توے کا سا ہو رہا ہي - اور سر کے بال اور ہاتھون کے ناخُن بڑھہ کر بن مانُس کي صورت بن رہا ہي - اور ايک لڑکا برس

تين چار ايک کا کاندھے پر - اور دو آستينين کرتے کي بھري
ہوئين ہيکل کي طرح گلے مين ڈالے - عجب صورت اور
عجب وضع اوسکي ديکھي * مين نے نہايت حيران
ہو کر پوچھا - اي عزيز! تو کون ہي؟ اور کس ملک کا
باشندہ ہي اور يہہ کيا تيري حالت ہي؟ - وہ جوان
بے اختيار رونے لگا - اور وہ ہمياني کھول کر ميرے آگے
زمين پر رکھي اور بولا - الجوع الجوع! واسطے خدا کے
کچھہ کھانے کو دو * مدت سے گھانس اور بناس
پتيان کھاتا چلا آتا ہون - ايک ذرہ قوت مجھہ مين باقي نہين
رہي * وونہين نان و کباب اور شراب مين نے منگوا دي -
وہ کھانے لگا * اتنے مين خواجہ سرا محل سے کئي تھيليان
اور اس کے قبيلے کے پاس سے لے آيا * مين نے اُن
سبکو کھلوايا - ہر ايک قسم کے جواہر ديکھے - کہ
ايک ايک دانہ اُنکا خراج سلطنت کا کہا چاہيئے * ايک
سے ايک انمول ڈول مين اور تول مين اور آبداري مين -
اور اُنکي جوت پڑنے سے سارا مکان بوقلمون ہو گيا *
جب اُسنے تکڑا کھايا اور ايک جام دارو کا پيا اور

دم لیا- حواس بجا ہوئے- تب مین نے پوچھا- یے پتھر
تجھے کہان ہاتھہ لگے؟ جواب دیا- کہ میرا وطن ولایت
آذربائیجان ہی- لڑکپن مین گھر بار ماباپ سے جدا ہوکر
بہت سختیان کھینچین- اور ایک مدت تلک مین
زندہ در گور تھا- اور کئي بار ملک الموت کے پنجے سے
بچا ہون * مین نے کہا- ای مرد آدمي! مفصل کہہ تو
معلوم ہو * تب وہ اپنا احوال بیان کرنے لگا- کہ میرا
باپ سوداگر پیشہ تھا- ہمیشہ سفر ہندوستان و روس
و چین و خطا و فرنگ کا کرتا * جب مین دس برس کا ہوا نے
باپ ہندوستان کو چلا- مجھے اپنے ساتھہ لیجانیکو *
چاہا * ہرچند والدہ نے اور خالہ- ماني- پھوپھي نے کہا-
کہ ابھي یہہ لڑکا ہی- لائق سفر کے نہین ہوا- والد نے
نہ مانا اور کہا- کہ مین بوڑھا ہوا- اگر یہہ میرے روبرو
تربیت نہ پائیگا- تو یہہ حسرت گور مین لیجاؤنگا *
مرد بچہ ہی- اب نہ سیکھیگا- تو کب سیکھیگا؟

یہہ کہکر مجھے خواہ نخواہ ساتھہ لیا اور روانہ ہوا- خیر
و عافیت سے راہ کٹتي * جب ہندوستان مین پہنچے-

کچھہ جنس وہان پہنچي - اور وہان کي سوغات لیکر زیر باد کے ملک کو گئے * یہہ بھي سفر بخوبي ہوا - وہان سے بھي خرید فروخت کرکے جہاز پر سوار ہوئے کہ جلد ہي وطن مین پہنچین * بعد ایک مہینے کے ایک روز آندھي اور طوفان آیا اور مینہہ موسلا دھار برسنے لگا - سارا زمین و آسمان دھوان دھار ہوگیا - اور پتوار جہاز کي توت گئي * معلم ناخدا سر پیتنے لگے - دس دن تلک ہوا کي موج جدھر چاہتي تھي لیئے جاتي تھي - گیارہوین روز ایک پہاڑ سے تکر کھا کے جہاز پرزے پرزے ہو گیا * نہ معلوم ہوا کہ باپ اور نوکر چاکر اور اسباب کہان گیا * مین نے اپنے تئین ایک تختے پر دیکھا - سہ شبانہ روز وہ پاترا بے اختیار چلا گیا * چوتھے دن کنارے پر جا لگا - مجھہ مین فقط جان باقي تھي * اوسپر سے اوتر کر گھتنیون چل کر بارے کسو نہ کسو طرح زمین پر پہنچا * دور سے کھیت نظر آئے اور بہت سے آدمي وہان جمع تھے - لیکن سب سیاہ فام اور ننگے مادرزاد - مجھہ سے کچھہ بولے - لیکن مین نے اونکي زبان مطلق نہ سمجھي *

وہ کھیت چنون کا تھا - وہ آدمی آگ کا الاو جلا کر
بوتون کے ہولے کرتے تھے - اور کھاتے تھے - اور کئی
ایک گھر بھی وہان نظر آئے * شاید اُنکی خوراک یہی تھی اور
وہین بستے تھے - مجھے بھی اِشارت کرنے لگے کہ تو بھی
کھا * مین نے بھی ایک مُٹھی اُٹھا کر بھونانے اور پھانکنے لگا -
تھوڑا سا پانی پیکر ایک گوشے مین سو رہا *
بعد دیر کے جب جاگا اُن مین سے ایک شخص
میرے نزدیک آیا اور راہ دکھانے لگا * مین نے
تھوڑے سے چنے اُکھیڑ لیئے اور اُس راہ پر چلا *
ایک کفِ دست میدان تھا - گویا صحراے قیامت کا
نمونہ کہا چاہیئے - وہی بوٹ کھاتا ہوا چلا جاتا تھا * بعد
چار دن کے ایک قلعہ نظر آیا - جب پاس گیا تو ایک
کوٹ دیکھا بہت بلند پتھر کا - اور ہر ایک النگ اُسکی
دو دو کوس کی - اور دروازہ ایک سنگ کا تراشا ہوا -
ایک قُفل بڑا سا جڑا تھا - لیکن وہان اِنسان کا نشان
نظر نہ پڑا * وہان سے آگے چلا - ایک ٹیلا دیکھا کہ اُسکی
خاک سُرمے کے رنگ سیاہ تھی * جب اُس ٹال کے

پار ہوا تو ایک شہر نظر پڑا بہت بڑا - گرد شہر پناہ اور جا بجا برج - ایک طرف شہر کے دریا تھا بڑے پاٹ کا * جاتے جاتے دروازے پر گیا اور بسم اللہ کہکر قدم اندر رکھا * ایک شخص کو دیکھا پوشاک اہل فرنگ کی پہنے ہوئے کرسی پر بیٹھا ہی * جون اُننے مجھے اجنبی مسافر دیکھا - اور میرے مُنہہ سے بسم اللہ سُنی - پکارا کہ آگے آؤ * مین نے جاکر سلام کیا نہایت مہربانی سے سلام کا جواب دیا - تُرت میز پر پاؤروٹی اور مسکہ اور مرغ کا کباب اور شراب رکھکر کہا - پیٹ بھر کر کھاؤ * مین نے تھوڑا سا کھایا اور پیا اور بے خبر ہو کر سویا * جب رات ہو گئی تب آنکھہ کُھلی - ہاتھہ مُنہہ دھویا - پھر مجھے کھانا کھلایا اور کہا - کہ ای بیٹا ! اپنا احوال کہہ * جو کچھہ مجھہ پر گذرا تھا سب کہہ سنایا * تب بولا - کہ یہان تو کیون آیا ؟ مین نے دق ہو کر کہا - شاید تو دیوانہ ہی - مین نے بعد مدّت کی محنت کے اب بستی کی صورت دیکھی ہی - خدا نے یہان تک پہنچایا - اور تو کہتا ہی کیون آیا ! کہنے لگا - اب تو آرام کر - کل جو کہنا ہو گا کہونگا *

جب صبح ہوئي بولا - کوٹھري مين پھاوڑا اور چھلني
اور توبڑہ ہي - باہر لے آ * مين نے دل مين کہا - کہ
خدا جانے روٹي کھلاکر کيا محنت مجھہ سے کرواٴيگا * لاچار
وہ سب نکالکر اُسکے روبرو لايا * تب اُسنے فرمايا -
کہ اُس ٹيلے پر جا - اور ايک گز کے موافق گڑھا کھود -
وہان سے جو کچھہ نکلے اِس چھلني مين چھان - جو
نہ چھن سکے اُسے توبڑے مين بھرکر ميرے پاس لا *
مين وہ سب چيزين ليکر وہان گيا - اور اُتنا ہي کھود کر چھان
چھون کر توبڑے مين ڈالا - ديکھا تو سب جواہر رنگ
برنگ کے تھے - اُنکي جوت سے آنکھين چوندھيا گئين *
اُسي طرح تھيلے کو مونہا مُنہہ بھرکر اُس عزيز کے پاس
ليگيا - ديکھہ کر بولا - کہ جو اُس مين بھرا ہي تو لے اور يہان
سے جا - کہ تيرا رہنا اِس شہر مين خوب نہين * مين نے
جواب ديا - کہ صاحب نے اپني جانب مين بڑي مہربانگي
کي کہ اِتنا کچھہ کنکر پتھر ديا - ليکن ميرے کس کام کا ؟
جب بھوکھا ہونگا تو نہ اِنکو چباسکونگا - نہ پيٹ بھريگا -
پس اگر اور بھي دو - تو ميرے کس کام آئينگے ؟

وہ مرد ہنسا اور کہنے لگا - کہ مجھکو تجھہ پر افسوس آتا ہی کہ تو بھي ہمارے مانند ملکِ عجم کا متوطن ہی - اسایئے مین منع کرتا ہون - نہین تو تو جان * اگر خواہ نخواہ تیرا یہي قصد ہی کہ شہر مین جاؤن - تو میري انگوٹھي لیتا جا * جب بازار کے چوک مین جاوے - تو ایک شخص سفید ریش وہان بیٹھا ہوگا - اور اُسکي صورت شکل مجھہ سے بہت مشابہ ہی - میرا بڑا بھائي ہی - اُسکو یہہ چھاپ دیجیو - تو وہ تیري خبر گیري کریگا * اور جو کچھہ وہ کہے اُسي موافق کام کیجیو - نہین تو مفت مارا جائیگا * اور میرا حکم یہین تلک ہی - شہر مین میرا دخل نہین * تب مین نے وہ خاتم اُس سے لي - اور سلام کرکر رخصت ہوا * شہر مین گیا - بہت خاصہ شہر دیکھا - کوچہ و بازار صاف اور زن و مرد بے حجاب - آپس مین خرید و فروخت کرتے - سب خوش لباس * مین سیر کرتا اور تماشا دیکھتا جب چوک کے چوراہے مین پہنچا - ایسا اِژدہام تھا کہ تھالي پھینکیئے تو آدمیون کے سر پر چلي جائے * خلقت کا یہہ ٹھٹھہ بندھہ رہا تھا کہ آدمي کو راہ چلنا

مشکل تھا * جب کچھ بھیڑ چھٹي مین بھي دھکّم دھکّا کرتا ہوا آگے گیا * بارے اُس عزیز کو دیکھا کہ ایک چوکي پر بیٹھا ہی - اور ایک جڑاؤ چُماق روبرو دھرا ہی * مین نے جا کر سلام کیا اور وہ مُنھ دي - نظرِ غضب سے میري طرف دیکھا اور بولا - کیون تو یہان آیا - اپنے تئین بلا مین ڈالا ؟ مگر میرے بیوقوف بھائي نے تجھے منع نکیا تھا *

مین نے کہا - اُنھون نے تو کہا - لیکن مین نے نہ مانا - اور تمام کیفیت اپني اِبتدا سے اِنتہا تک کہہ سنائي * وہ شخص اُٹھا اور مجھے ساتھ لیکر اپنے گھر کي طرف چلا - اُسکا مکان بادشاہون کاسا دیکھنے مین آیا - اور بہت سے نوکر چاکر اُسکے تھے * جب خلوت مین جا کر بیٹھا - بملایمت بولا - کہ اي فرزند ! یہہ کیا تو نے حماقت کي کہ اپنے پاؤن سے گور مین آیا ؟ کوئي بھي اِس کم بخت طلسماتي شہر مین آتا ہی ؟ مین نے کہا - مین اپنا احوال پیشتر کہہ چُکا ہون - اب تو قسمت لے آئي - لیکن شفقت فرما کر یہان کي راہ و رسم سے مطّلع کیجیئے تو معلوم کرون کہ اِسواسطے

تُمنے اور تُمھارے بھائي نے مجھے منع کيا * تب وہ جوانمرد بولا - بادشاہ اور تمام رئيس اِس شہر کے راندے ہوئے ہين - عجب طرح کا اُنکا رويّا اور مذہب ہي * يہان اُنّنھا نے مين ايک بُت ہي کہ شيطان اُسکے پيٹ مين سے نام اور ذات اور دين ہر کسو کا بيان کرتا ہي * پس جو کوئي غريب مسافر آتا ہي بادشاہ کو خبر ہوتي ہي - اُسے مندر مين ليجاتا ہي - اور بُت کو سجدہ کرواتا ہي * ڈنڈوت کي تو بہتر - نہين تو بيچارے کو دريا مين ڈبوا ديتا ہي * اگر وہ چاہے کہ دريا سے نکل کر بھاگے - تو اُسکے اعضا ايسا پھول جاتے ہين کہ چل نہين سکتا - ايسا طِلسم اِس شہر مين بنايا ہي * مجھکو تيري جواني پر رحم آتا ہي - مگر تيري خاطر ايک تدبير کرتا ہون - کہ بھلا کوئي دن تو تو جيتا رہے - اور اِس عذاب سے بچے *

مين نے پوچھا - وہ کيا صورت تجويز کي ہي ؟ ارشاد ہو * کہنے لگا - تجھے کتخُدا کرون - اور وزير کي لڑکي تيري خاطر بياہ لاؤن * مين نے جواب ديا - کہ وزير اپني

بیتّي مجھہ سے مفاس کو کب دیگا - مگر جب اُنکا دین قبول کرون ؟ سو یہہ مجھہ سے نہو سکیگا * کہنے لگا - اِس شہر کي یہہ رسم ہي - کہ جو کوئی اُس بت کو سجدہ کرے - اگر فقیر ہو اور بادشاہ کي بیتّي کو مانگے - تو اُسکي خوشي کي خاطر حوالے کرین - اور اُسے رنجیدہ نکرین * اور میرا بھي بادشاہ کے نزدیک اعتبار ہي اور عزیز رکھتا ہي - لہذا سب ارکان اور اکابر یہان کے میري قدر کرتے ہین * اور درمیان ایک ہفتہ کے دو دن بُتکدے مین زیارت کو جاتے ہین - اور عبادت بجا لاتے ہین - چنانچہ کلٰ سب جمع ہووینگے - مین تجھے لیجاؤنگا * یہہ کہکر کھلا پلا کر سُلا رکھا - جب صبح ہوئي - مجھے ساتھہ لیکر بُتخانے کي طرف چلا * وہان جاکر جو دیکھا - تو آدمي آتے جاتے ہین اور پرستش کرتے ہین *

بادشاہ اور امیر بُت کے سامنے پندتون کے پاس سر ننگے کیئے ادب سے دوزانو بیتّھے تھے - اور رنا کتخدا لڑکیان اور لڑکے خوبصورت جیسے حور و غلمان چارون طرف صف باندھے کھڑے تھے * تب وہ عزیز مجھہ سے

مخاطب ہوا - کہ اب مین جو کہون سو کر* مین نے قبول کیا - کہ جو فرماؤ سو بجالاؤن * بولا - کہ پہلے بادشاہ کے ہاتھہ پاؤن کو بوسہ دے - بعد اُسکے وزیر کا دامن پکڑ * مین نے ویسا ہی کیا * بادشاہ نے پوچھا - کہ یہہ کون ہی اور کیا کہتا ہی ؟ اُس مرد نے کہا - یہہ جوان میرے رشتے مین ہی - بادشاہ کی قدم بوسی کی آرزو مین دور سے آیا ہی - اِس توقُّع پر کہ وزیر اُسکو اپنی غلامی مین سر بلند کرے - اگرحکم بُتِ کلان کا اور مرضی حضور کی ہووے * بادشاہ نے پوچھا - کہ ہمارا مذہب اور دین و آئین قبول کریگا - تو مُبارک ہی * وو نہین بُت خانے کا نقارخانہ بجنے لگا - اور بھاری خلعت مجھے پہنائی - اور ایک رسّی سیاہ میرے گلے مین ڈالکر کھینچتے ہوئے بُت کی سنگھاسن کے آگے لیجا کر سجدہ کروا کر کھڑا کیا *

بُت سے آواز نکلی - کہ اے خواجہ زادے ! خوب ہوا کہ تو ہماری بندگی مین آیا - اب ہماری رحمت اور عنایت کا اُمیدوار رہ * یہہ سنکر سب خلقت نے

سجدہ کیا اور زمین میں لوٹنے لگے اور پکارے - دھن ہی - کیون نہو! تم ایسے ہی ٹھاکر ہو * جب شام ہوئی - بادشاہ اور وزیر سوار ہو کر وزیر کے محل میں داخل ہوئے - اور وزیر کی بیٹی کو اپنے طور کی ریت رسم کرکے میرے حوالے کیا - اور بہت سا دان جہیز دیا اور اور بہت مِنّت وار ہوئے کہ بموجب حکم بڑے بت کے اُسے تمھاری خدمت مین دیا ہی * ایک مکان مین ہم دونون کو رکھا - اُس نازنین کو جو مین نے دیکھا تو فی الواقع اُسکا عالم پری کا ساتھا - نکھ سِکھ سے دُرست * جو جو خوبیان پدمنی کی سنی جاتی ہین سو سب اُس مین موجود تھین - مین اُسکو دیکھکر بہت خوش ہوا * رات کو سو رہا اور صبح کو بادشاہ کے مُجرے مین حاضر ہوا * بادشاہ نے خلعت دامادی کی عنایت کی - اور حکم فرمایا - کہ ہمیشہ دربار مین حاضر رہا کرے * آخر کو بعد چند روز کے بادشاہ کی مصاحبت مین داخل ہوا *

بادشاہ میری صُحبت سے نہایت محظوظ ہوئے - اور اکثر خلعت اور اِنعام عنایت کرتے * اگرچہ دُنیا کے

مال سے ہیں غنی تھا - اِسواسطے کہ میرے قبیلے کے پاس اِتنا نقد و جنس اور جواہر تھا کہ جسکی حد و نہایت نہ تھی * دو سال تک بہت عیش و آرام سے گُذری * اِتفاقاً وزیر زادی کو پیٹ رہا - جب ستوانسا ہوا اور اٹھوانا مہینا گذر کر پورے دن ہوئے - پیسرین لگین - دائی جنائی آئی - تو موا لڑکا پیٹ میں سے نکلا - اُسکا بِس جچا کو چڑھا - وہ بھی مرگئی * میں مارے غم کے دیوانہ ہو گیا - کہ یہہ کیا آفت ٹوٹی ! اُسکے سرہانے بیٹھا روتا تھا - ایک بارگی رونے کی آواز سارے محل میں بلند ہوئی - اور چاروں طرف سے عورتیں آنے لگین * جو آتی تھی - ایک دوہتڑ میرے سرپر مارتی اور رونا شروع کرتی * اِتنی رنڈیاں اکٹھی ہوئیں کہ میں اُن میں چھپ گیا - نزدیک تھا کہ جان نکل جاوے *

اِتنے میں کسو نے پیچھے سے گریبان میرا کھینچکر گھسیٹا - دیکھوں تو وہی مرد عجمی ہی جسنے مجھے بیاہا تھا ! کہنے لگا - کہ احمق ! تو کس لیئے روتا ہی ؟ میں نے کہا - ای ظالم ! یہہ تو نے کیا بات کہی ؟ میری بادشاہت

لٹ گئي - آرام خانہ داري کا گیا گذرا - تو کہتا ہي
کیون غم کرتا ہي! وہ عزیز تبسم کرکے بولا - کہ اب
اپني موت کي خاطر رو * مین نے پہلے ہي تجھے کہا تھا - کہ
شاید اِس شہر مین تیري اجل لے آئي ہي - سو ہي ہوا -
اب سوا مرنیکے تیري رہائي نہین * آخر لوگ مجھے
پکڑ کر بُتخانے مین لیگئے - دیکھا تو بادشاہ اور اُمرا اور چھتیس
فرقہ رعیت پر جا وہان جمع ہین - اور وزیر زادي کا مال
اموال سب دھرا ہي - جو چیز جسکا جي چاہتا ہي
لیتا ہي - اور اُسکي قیمت کے روپئے دھر دیتا ہي *
غرض سب اسباب کے نقد روپئے ہوئے - اون
روپیون کا جواہر خریدا گیا - اور ایک صندوقچے مین بند کیا -
اور ایک دوسرے صندوق مین نان حلوا اور گوشت کے
کباب اور میوۂ خشک و تر اور کھانے کي چیزین
لیکر بھرین - اور لاش اُس بي بي کي ایک صندوق مین
رکھکر صندوق آزوقہ کا ایک اونٹ پر لدوایا - اور
مجھے سوار کیا اور صندوقچہ جواہر کا میري بغل مین دیا -
اور سارے برہمن آگے آگے بھجن کرتے سنکھ بجاتے چلے -

اور پیچھے ایک خلقت مبارک بادي کہتي ہوئي ساتھ ہوئي * اِس طور سے اُسي دروازے سے کہ مین پہلے روز آیا تھا شہر کے باہر نکلا * جو نہین داروغہ کي نگاہ مجھپر پڑي - رونے لگا اور بولا - کہ اي کم بخت اجل گرفتہ ! میري بات نہ سني - اور اِس شہر مین جاکر مفت اپني جان دي - میري تقصیر نہین - مین نے منع کیا تھا * اُننے یہہ بات کہي * لیکن مین تو ھکّا بکّا ہو رہا تھا - نہ زبان یاري دیتي تھي کہ جواب دون - نہ اوسان بجا تھے کہ دیکھیئے انجام میرا کیا ہوتا ہي *

آخر اُسي قلعے کے پاس - جسکا مین نے پہلے روز دروازہ بند دیکھا تھا - لیگئے - اور بہت سے آدمیون نے مل کر قفل کو کھولا - اور تابوت اور صندوق کو اندر لیے چلے * ایک پنڈت میرے نزدیک آیا اور سمجھانے لگا - کہ مانُس ایک روز جنم پاتا ہي - اور ایک روز ناس ہوتا ہي - دُنیا کا یہي آواگون ہي * اب یہہ تیري استري اور پوت دھن ہي - چالیس دن کا اسباب بھوجن کا موجود ہي - اِسکو لے اور یہان رہ - جب تک بڑا بت

تجھہ پر مہربان ہووے * مین نے غصے مین چاہا کہ اُس بُت پر اور وہان کے رہنے والون پر اور اُس ریت رسم پر لعنت کرون - اور اُس باہمن کو دھول چھکڑ کرون * وہي مرد عجمي اپني زبان مین مانع ہوا - کہ خبردار! ہرگز دم مت مار - اگر کچھہ بھي بولا تو اِسي وقت تجھے جلا دینگے * خیر جو تیري قسمت مین تھا سو ہوا - اب خدا کے کرم سے امیدوار رہ - شاید اللہ تجھے یہان سے جیتا نکالے *

آخر سب مجھے تن تنہا چھوڑ کر اُس حصار سے باہر نکلے - اور دروازہ پھر مُقفّل کر دیا * اُسوقت مین اپني تنہائي اور بے بسي پر بے اختیار رویا - اور اُس عورت کي لوتھہ پر لاتین مارنے لگا - کہ اي مردار! اگر تجھے جنتے ہي مرجاتا تھا بیاہ کاہے کو کیا تھا - اور پیٹ سے کیون ہوئي تھي؟ مار مور کر پھر چُپکا بیٹھا * اِس مین دن چڑھا اور دھوپ گرم ہوئي - سر کا بھیجا پکنے لگا - اور تعفّن کے مارے روح نکلنے لگي * جدھر دیکھتا ہون مُردون کي ہڈیان اور صندوق جواہر کے ڈھیر لگے ہین * تب کئي صندوق

پہرا نے لیکر ناپیچے رکھے - کہ دن کو دھوپ سے اور رات کو
اوس سے بچا و ہو - اور آپ پانی کي تلاش کرنے لگا *
ایک طرف جھرنا سا دیکھا کہ قلعہ کي دیوار مین پتّھر کا
تراشا ہوا گھڑے کے مُنہہ کے موافق ہی * بارے کئي
دن اُس پانی اور کھانے سے زندگي ہوئي *

آخر آزوقہ تمام ہوا - مین گھبرایا اور خُدا کي جناب مین
فریاد کي * وہ ایسا کریم ہی کہ دروازہ کوٹ کا کُھلا -
اور ایک مُردے کو لائے - اُسکے ساتھہ ایک پیرمرد آیا *
جب اُسے بھي چھوڑ کر گئے - یہہ دل مین آیا کہ اِس
بوڑھے کو مار کر اِسکے کھانے کا صندوق سبکا سب لے لے *
ایک صندوق کا پایہ ہاتھہ مین لیکر اُسکے پاس گیا -
وہ بچارا سر زانو پر دھرے حیران بیٹھا تھا - مین نے
پاپیچھے سے آکر اُسکے سر مین ایسا مارا کہ سر پھٹ کر
مغز کا گودا نکل پڑا - اور في الفور جان بحق تسلیم ہوا *
اُس کا آزوقہ لیکر مین کھانے لگا * مدّت تک یہي میرا
کام تھا کہ جو زندہ مُردے کے ساتھہ آتا - اُسے مین مار ڈالتا
اور کھانے کا اسباب لیکر بفراغت کھاتا *

بعد کتني مدّت کے ایک مرتبہ ایک لڑکي تابوت کے ہمراہ آئي-نہایت قبول صورت- میرے دل نے نہ چاہا کہ اُسے بھي ماروں * اُن نے مجھے دیکھا اور مارے ڈر کے بیہوش ہو گئي * مَین اُسکا بھي آزوقہ اُٹھاکر اپنے پاس لے آیا- لیکن اکیلا نہ کھاتا- جب بھوکھ لگتي- کھانا اُسکے نزدیک لیجاتا اور ساتھہ ملکر کھاتا * جب اُس عورت نے دیکھا کہ مجھے یہہ شخص نہیں ستاتا- دن بدن اُسکي وحشت کم ہوئي- اور رام ہوتي چلي- میرے مکان مین آنے جانے لگي * ایک روز اُسکا احوال پوچھا کہ تو کون ہی؟ اُسنے جواب دیا- کہ مین بادشاہ کے وکیل مُطلق کي بیٹي ہون- اپنے چچا کے بیٹے سے منسوب ہوئي تھي- شب عروسي کے دن اُسے قولنج ہوا- ایسا درد سے تڑپنے لگا کہ ایک آن مین مر گیا- مجھے اُسکے تابوت کے ساتھہ لاکر یہان چھوڑ گئے ہیں * تب اُسنے میرا احوال پوچھا- مین نے بھي تمام وکمال بیان کیا اور کہا- خدا نے تُجھے میري خاطر یہان بھیجا ہی * وہ مُسکرا کر چُپکي ہو رہي *

اِسي طرح کئي دن مين آپس مين محبّت زيادہ ہو گئي * مين نے اُسے ارکان مُسلماني کے سکھلا کر کلمہ پڑھايا - اور اپني بيبي بنايا * چند روز مين وہ حاملہ ہوئي - ايک بيتا پيدا ہوا * قريب تين برس کے اِسي صورت سے گذري * جب لڑکے کا دودھ بڑھايا - ايک روز بيبي سے کہا - کہ يہان کب تاتک رہينگے - اور کس طرح يہان سے نکلينگے ؟ وہ بولي - خدا نکالے تو نکلين - نہين تو ايک روز يو نہين مرجائينگے * مجھے اُسکے کہنے پر اور اپنے رہنے پر کمال رِقّت آئي - روتے روتے سو گيا * ايک شخص کو خواب مين ديکھا کہ کہتا ہے - پر نالے کي راہ سے نکلنا ہے تو نکل * مين مارے خوشي کے چونک پڑا اور جورو کو کہا - کہ لوہے کي مينخين اور سيخين جو پُرانے صندوقون مين ہين جمع کرکر لے آؤ - تو اِسکو کشادہ کرون * غرض مين اُس موري کے مُنہہ پر ميخ رکھکر پتّھرون سے ايسا ٹھونکتا کہ تھک جاتا * ايک برس کي محنت مين وہ سوراخ اِتنا بڑا ہوا کہ آدمي نکل سکے *

بعد اُسکے مردون کي آستينون مين اچّھے اچّھے

جواہر چنکر بھرے - اور سباتھہ لیکر اُسي راہ سے ہم تینون باہر نکلے * خدا کا شکر کیا اور بیتے کو کاندھے پر بتہا لیا - ایک مہینا ہوا ہی کہ سر راہ چھوڑ کر مارے ڈر کے جنگل پہاڑون کي راہ سے چلا آتا ہون * جب گرسنگي ہوتي ہی - گھاس پات کھاتا ہون - قوّت بات کہنے کي مجھہ مین نہین * یہہ میري حقیقت ہی جو تو نے سني * بادشاہ سلامت ! مین نے اُس کي حالت پر ترس کھایا اور حمّام کروا کر اچّھا لباس پہنوایا اور اپنا نائب بنایا * اور میرے گھر مین ملکہ سے کئي لڑکے پیدا ہوئے - لیکن خورد سالي مین مر مر گئے * ایک بیتا پانچ برس کا ہو کر مُوا - اُسکے غم مین ملکہ نے بھي وفات پائي * مجھے کمال غم ہوا اور وہ ملک بغیر اُسکے کاتنے لگا - دل اُداس ہو گیا - اِرادہ عجم کا کیا * بادشاہ سے عرض کر کر خدمت شاہ بندر کي اُس جوان کو دلوادي * اِس عرصے مین بادشاہ بھي مر گیا * مین اِس وفادار کُتّے کو اور سب مال خزانہ جواہر ساتھہ لیکر نیشاپور مین آ رہا - اِسواسطے کہ میرے بھائیون کے احوال سے کوئي

واقف نہ ہووے * مین خواجۂ سگ پرست مشہور ہوا-
اور اِس بدنامي مین دُگنا محصول آج تک بادشاہ ایران
کي سرکار مین بھرتا ہون *

اِتّفاقاً یہہ سوداگر بچہ وہان گیا - اُسکے وسیلے سے
جہان پناہ کا قدم بوس کیا * مین نے پوچھا - کیا یہہ
تمھارا فرزند نہین ؟ خواجہ نے جواب دیا - قبلۂ عالم ! یہہ
میرا بیٹا نہین - آپ ہي کي رعیت ہی - لیکن اب میرا
مالک اور وارث جو کچھہ کہیئے سو یہي ہی * یہہ سُنکر
سوداگر بچے سے مین نے پوچھا - کہ تو کس تاجر کا لڑکا ہی ؟
اور تیرے مان باپ کہان رہتے ہین ؟ اُس لڑکے نے
زمین چومي اور جان کي امان مانگي اور بولا - کہ یہہ لونڈي
سرکار کے وزیر کي بیٹي ہی - میرا باپ حضور کے عتاب مین
بہ سبب اِسي خواجہ کے لعلون کے پڑا - اور حکم یون ہوا
کہ اگر ایک سال تک اُس کي بات کرسي نشین نہ ہوگي
تو جان سے مارا جاویگا * مین نے سُنکر یہہ بھیس بنایا
اور اپنے تئین نیشاپور پہنچایا * خدا نے خواجہ کو بمعہ کتّے
اور لعلون کے حضور مین حاضر کردیا * آپ نے تمام

احوال سُن لیا - اُمیدوار ہوں کہ میرے بوڑھے باپ کی مخلصی ہو *

یہہ بیان وزیرزادی سے سنکر خواجہ نے ایک آہ کی - اور بے اختیار گر پڑا * جب گلاب اسپر چھڑکا گیا - تب ہوش میں آیا - اور بولا - کہ ہائے کم بختی ! اِتنی دور سے یہہ رنج و محنت کھینچ کرمیں اِس توقّع پر آیا تھا - کہ اِس سوداگر بچے کو مُتَبنّیٰ کر کر اپنا فرزند کرونگا - اور اپنے مال متاع کا اِسکو ہبہ نامہ لکھہ دونگا - تو میرا نام رہیگا اور سارا عالم اِسے خواجہ زادہ کہیگا - سو میرا خیال خام ہوا اور بالعکس کام ہوا * اِن نے عورت ہو کر مُجھہ پیر مرد کو خراب کیا - میں رنڈی کے چرتر میں پڑا * اب میری وہ کہاوت ہوئی - گھر میں رہے نہ تیرتھہ گئے - مونڈ منڈائے فضیحت بھئے *

القِصّہ مُجھے اُسکی بے قراری اور نالہ و زاری پر رحم آیا * خواجہ کو نزدیک بُلایا اور کان میں مُژدہ اُسکے وصال کا سُنایا - کہ غمگین مت ہو - اُسی سے تیری شادی کردینگے - خدا چاہے تو اولاد تیری ہوگی - اور یہی تیری

مالک ہوگی * اِس خوش خبری کے سُننے سے
فی الجملہ اُسکو تسلّی ہوئی * تب میں نے کہا - کہ
وزیرزادی کو محل میں لیجاؤ - اور وزیر کو بندی خانے
سے لے آؤ - اور حمام میں نہلاؤ - اور خلعت سرفرازی کی
پہناؤ - اور جلدی میرے پاس لاؤ * جس وقت وزیر آیا -
لبِ فرش تک اُسکا اِستقبال فرمایا اور اپنا بزرگ
جانکر گلے لگایا اور نئے سر سے قلمدان وزارت کا عنایت
فرمایا - اور خواجہ کو بھی جاگیر و منصب دیا - اور ساعت
سعید دیکھکر وزیرزادی سے نکاح پڑھوا کر
منسوب کیا *

کئی سال میں دو بیٹے اور ایک بیٹی اُس کے
گھر میں پیدا ہوئے - چنانچہ بڑا بیٹا ملکُ التُّجار ہی -
اور چھوٹا ہماری سرکار کا مختار ہی * ای درویشو !
میں نے اِس لیئے یہہ نقل تمھارے سامنے کی - کہ
کل کی رات دو فقیروں کی سرگذشت میں نے
سُنی تھی - اب تم دونوں بھی جو باقی رہے ہو یہہ سمجھو
کہ ہم اُسی مکان میں بیٹھے ہیں - اور مجھے اپنا خادم اور

اِس گھرکو اپنا تکیہ جانو * بے وسواس اپني اپني سیرکا احوال کہو - اور چندے میرے پاس رہو * جب فقیرون نے بادشاہ کي طرف سے بہت خاطرداري دیکھي - کہنے لگے - خیر - جب تُم نے گداؤن سے اُلفت کي - تو ہم دونون بھي اپنا ماجرا بیان کرتے ہیں - سُنئے *

سیر تیسرے درویش کی

تیسرا درویش کوٹ باندھ بیٹھا - اور اپنی سیر کا بیان اِس طرح سے کرنے لگا -

احوال اِس فقیر کا ای دوستان سُنو
یعنے جو مُجھ پہ بیتی ہی وہ داستان سُنو
جو کچھ کہ شاہ عشق نے مُجھ سے کیا سلوک
تفصیل وار کرتا ہون اُس کا بیان سُنو

کہ یہہ کمترین پادشاہ زادہ عجم کا ہی * میرے ولی نعمت وہان کے پادشاہ تھے - اور سواے میرے کوئی فرزند نہ رکھتے تھے * مین جوانی کے عالم مین مصاحبون کے ساتھہ چوپڑ - گنجیفہ - شطرنج - تختۂ نرد کھیلا کرتا - یا سوار ہو کر سیر و شکار مین مشغول رہتا * ایک دن کا یہہ ماجرا ہی - کہ سواری تیار کروا کر اور سب یار آشناؤن کو لیکر میدان کی طرف نکلا * باز - بہری - جرہ - باشا -

سُرخاب اور تیتروں پر اُڑاتا ہوا دور نِکل گیا * عجب طرح کا ایک قطعہ پہاڑ کا نظر آیا - کہ جدھر نگاہ جاتی تھی کوسوں تک سبز اور پھولوں سے لال زمین نظر آتی تھی * یہہ سمان دیکھکر گھوڑوں کی باگیں ڈال دیں - اور قدم قدم سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے * ناگاہ اُس صحرا میں دیکھا کہ ایک کالا ہرن - اُسپر زربفت کی جُھول اور بھنورکلی مُرصّع کی اور گھونگرو سونے کے زردوزی پٹّے میں ٹکے ہوئے گلے میں پڑے - خاطرجمع سے اُس میدان میں (کہ جہاں اِنسان کا دخل نہیں - اور پرندہ پر نہیں مارتا) چرتا پھرتا ہی * ہمارے گھوڑوں کے سُم کی آہٹ پاکر چوکنّا ہوا اور سر اُٹھا کر دیکھا اور آہستہ آہستہ چلا *

مُجھے اُسکے دیکھنے سے یہہ شوق ہوا کہ رفیقوں سے کہا - کہ تم یہیں کھڑے رہو - میں اُسے جیتا پکڑونگا - خبردار! تم قدم آگے نہ بڑھائیو - اور میرے پیچھے نہ آئیو * اور گھوڑا جو میری رانوں تلے ایسا پرند تھا کہ بارہا ہرنوں کے اوپر دوڑا کر اُنکی کُرچھالوں کو بُھلا کر ہاتھوں سے پکڑ پکڑ لیئے تھے - اُسکے عقب دوڑایا *

وہ دیکھکر چھلانگیں بھرنے لگا اور ہوا ہوا * گھوڑا بھی باد سے باتیں کرتا تھا - لیکن اُسکی گرد کو نہ پہنچا * وہ رہوار بھی پسینے پسینے ہو گیا - اور میری بھی جیبھ مارے پیاس کے چٹخنے لگی - پر کچھہ بس نہ چلا * شام ہونے لگی - اور میں کیا جانوں کہاں سے کہاں نکل آیا ؟ لاچار ہوکر اُسے بھلاوا دیا - اور ترکش میں سے تیر نکال کر اور قربان سے کمان سنبھال کر چلے میں جوڑ کر کشش کان تلک لا کر ران کو اُسکی تاک - الله اکبر کہہ کر مارا * بارے پہلا ہی تیر اُسکے پاوں میں ترازو ہوا - تب لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کی سمت چلا * فقیر بھی گھوڑے پر سے اُتر پڑا - اور پا پیادہ اُسکے پیچھے لگا * اُسنے کوہ کا اِرادہ کیا اور میں نے بھی اُسکا ساتھہ دیا * کئی اُتار چڑھاو کے بعد ایک گنبذ نظر آیا - جب پاس پہنچا - ایک باغیچہ اور ایک چشمہ دیکھا * وہ ہرن تو نظروں سے چھلاوا ہوگیا - میں نہایت تھکا تھا - ہاتھہ پاؤں دھونے لگا *

ایک بارگی آواز رونیکی اُس برج کے اندر سے

میرے کان میں آئی جیسے کوئی کہتا ہی - کہ ای بچّے !
جسنے تجھے تیر مارا میری آہ کا تیر اُسکے کلیجے میں لگیو -
وہ اپنی جوانی سے پھل نہ پاوے اور خدا اُس کو میرا سا
دکھیا بناوے ! میں یہہ سنکر وہاں گیا - دیکھا تو ایک
بزرگ ریش سفید اچھی پوشاک پہنے ایک مسند
پر بیٹھا ہی اور ہرن آگے لیتا ہی - اُسکی جانگھ سے
تیر کھینچتا ہی - اور بد دُعا دیتا ہی * میں نے سلام کیا
اور ہاتھ جوڑ کر کہا - کہ حضرت سلامت ! یہہ تقصیر
نادانستہ اِس غلام سے ہوئی - میں یہہ نہ جانتا تھا -
خدا کے واسطے مُعاف کرو * بولا - کہ بے زبان کو تونے
ستایا ہی - اگر انجان یہہ حرکت تجھہ سے ہوئی - اللہ
مُعاف کریگا * میں پاس جا بیٹھا اور تیر نکالنے میں شریک
ہوا - بڑی دِقّت سے تیر کو نکالا - اور زخم میں مرہم بھر کر
چھوڑ دیا * پھر ہاتھہ دھو دھا کر اُس پیر مرد نے کچھہ
حاضری جو اُس وقت موجود تھی مجھے کھلائی * میں نے
کھا پی کر ایک چارپائی پر لنبی تانی *
ماندگی کے سبب خوب پیٹ بھر کر سویا - اُس

نیند میں آواز نوحہ وزاری کی کان میں آئی * آنکھیں ملکر جو دیکھتا ہون تو اُس مکان میں نہ وہ بوڑھا ہی نہ کوئی اور ہی - اکیلا میں پلنگ پر لیٹا ہون - اور وہ دالان خالی پڑا ہی * چارون طرف بھیانک ہو کر دیکھنے لگا - ایک کونے میں پردہ پڑا نظر آیا - وہان جا کر اُسے اُٹھایا * دیکھا تو ایک تخت بچھا ہی - اور اُس پر ایک پریزاد عورت برس چودہ ایک کی - مہتاب کی سی صورت - اور زُلفین دونون طرف چھوٹتین ہوئین - ہنستا چہرہ - فرنگی لباس پہنے ہوئے عجب ادا سے دیکھتی ہی اور بیٹھی ہی * اور وہ بزرگ اپنا سر اُسکے پاؤن پر دھرے بے اختیار رو رہا ہی - اور ہوش حواس کھو رہا ہی *

مین اُس پیر مرد کا یہہ احوال اور اُس نازنین کا حُسن وجمال دیکھکر مُرجھا گیا - اور مُردے کی طرح بیجان ہو کر گر پڑا * وہ مردِ بزرگ یہہ میرا حال دیکھکر شیشہ گلاب کا لے آیا اور مُجھہ پر چھڑکنے لگا * جب مین نے جیتا اُٹھہ کر اُس معشوق کے مقابل جا کر

سلام کیا۔ اُسنے ہرگز نہ ہاتھہ اُٹھایا اور نہ ہونٹھہ ہلایا * مین نے کہا۔ ای گلبدن! اِتنا غرور کرنا اور جواب سلام کا نہ دینا کس مذہب مین درست ہی؟

کم بولنا ادا ہی ہر چند۔ پر نہ اِتنا
مُند جاے چشم عاشق توبھی وہ مُنہہ نکھولے

واسطے اُس خدا کے جسنے تجھے بنایا ہی کچھہ تو مُنہہ سے بول۔ ہم اِتفاقًا یہان آنکلے ہین۔ مہمان کی خاطر ضرور ہی * مین نے بہتیری باتین بنائین۔ لیکن کچھہ کام نہ آئین۔ وہ چُپکی بُت کی طرح بیٹھی سنا کی * تب مین نے بھی آگے بڑھہ کر ہاتھہ پاؤن پر چلایا۔ جب پاؤن کو چھیڑا تو سخت معلوم ہوا * آخر یہہ دریافت کیا کہ پتھر سے اِس لعل کو تراشا ہی اور آذر نے اُس بت کو بنایا ہی * تب اُس پیر مرد بت پرست سے پوچھا۔ مین نے تیرے ہرن کی تانگ مین کھپرا مارا۔ تو نے اِس عشق کی ناوک سے میرا کلیجہ چھید کر وار پار کیا۔ تیری دعا قبول ہوئی۔ اب اِس کی کیفیت مُفصّل بیان کر۔ کہ یہہ طلسم کیون بنایا

ہی - اور تو نے بستی کو چھوڑ کر جنگل پہاڑ کیوں سیتا ہی ؟ تجھہ پر جو کچھہ بیتا ہی مجھہ سے کہہ *

جب اُس کا بہت پیچھا کیا تب اُسنے جواب دیا - کہ اِس بات نے مجھے تو خراب کیا - تو بھی سنکر ہلاک ہوا چاہتا ہی ؟ مین نے کہا - لو اب بہت مکر چکر کیا - مطلب کی بات کہو - نہین تو مار ڈالونگا * مجھے نہایت در پی دیکھہ کر بولا - ای جوان ! حق تعالیٰ ہر ایک انسان کو عشق کی آنچ سے محفوظ رکھے - دیکھہ تو اِس عشق نے کیا کیا آفتین برپا کی ہاین ! عشق ہی کے مارے عورت خاوند کے ساتھہ ستی ہوتی ہی - اور اپنی جان کھوتی ہی - اور فرہاد و مجنون کا قصّہ سب کو معلوم ہی * تو اُسکے سُننے سے کیا پھل پاویگا ؟ ناحق گھر بار دولت دنیا چھوڑ کر نکل جاویگا * مین نے جواب دیا - بس اب اپنی دوستی تہہ کر رکھو - اِسوقت مجھے اپنا دُشمن سمجھو - اگر جان عزیز ہی تو صاف کہو * لاچار ہو کر آنسو بھر لایا اور کہنے لگا - کہ مجھہ خانہ خراب کی یہہ حقیقت ہی - کہ بندے کا نام نعمان سیّاح ہی -

مین بڑا سوداگرتھا * اِس سن مین تجارت کے سبب
ہفت اقلیم کی سیر کی - اور سب پادشاہون کی
خدمت مین رسائی ہوئی *

ایکبار یہہ خیال جی مین آیا - کہ چارون دانگ ملک
تو پھرا لیکن جزیرۂ فرنگ کی طرف نہ گیا - اور وہان کے
پادشاہ کو اور رعیّت و سپاہ کو نہ دیکھا - رسم و راہ
وہان کی کچھہ نہ دریافت ہوئی - ایک دفعہ وہان بھی
چلا چاہیئے * رفیقون اور شفیقون سے صلاح لیکر اِرادہ
مُصمّم کیا - اور تُحفہ ہدایا جہان تہان کا جو وہان کے لائق
تھا لیا - اور ایک قافلہ سوداگرون کا اِکٹھا کر کر جہاز پر سوار
ہو کر روانہ ہُوا * ہَوا جو مُوافق پائی کئی مہینون مین اُس ملک
مین جا داخل ہوا - شہر مین ڈیرا کیا * عجب شہر دیکھا کہ کوئی
شہر اُس کی خوبی کو نہین پہنچتا - ہر ایک بازار و کوچے
مین پختہ سڑکین بنی ہوئین - اور چھڑکاؤ کیا ہوا - صفائی
ایسی کہ ایک تنکا کہین پڑا نظر نہ آیا - کوڑے کا تو
کیا ذکر ہی ! اور عمارتین رنگ برنگ کی - اور رات کو
رستون مین دو رستہ قدم بقدم روشنی - شہر کے باہر

باغات کہ جن میں عجائب گل بوتے اور میوے نظر آئے
کہ شاید سواے بہشت کے کہیں اور نہونگے * جو وہان کی
تعریف کرون سو بجا ہی *

غرض سوداگرون کے آنے کا چرچا ہوا - ایک
خواجہ سرا معتبر سوار ہو کرا ورکئی خدمتگار ساتھہ لیکر قافلے
میں آیا اور بیپاریون سے پوچھا - کہ تمھارا سردار کون سا
ہی؟ سبھون نے میری طرف اشارت کی * وہ محلّی میرے
مکان میں آیا - میں تعظیم بجا لایا - باہم سلام علیک ہوئی -
اُسکو سوزنی پر بٹھایا - تکیئے کی تواضع کی * بعد اُسکے
مین نے پوچھا - کہ صاحب کے تشریف لانے کا کیا باعث
ہی؟ فرمائیئے * جواب دیا - کہ شہزادی نے سُنا ہی سوداگر
آئے ہیں - اور بہت جنس لائے ہیں - لہذا مجھکو حکم کیا
کہ جا کر اُنکو حضور میں لے آؤ * پس تُم جو کُچھہ اسباب
لایق پادشاہون کی سرکار کے ہو ساتھہ لیکر چلو - اور یہ
سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کرو *

مین نے جواب دیا - کہ آج تو ماندگی کے باعث قاصر ہون -
کل جان و مال سے حاضر ہون - جو کچھہ اِس عاجز کے

پاس موجود ہی نذر گذرانونگا - جو پسند آوے مال سرکار کا ہی * یہہ وعدہ ٹھہرکر اور عطر پان دیکر خواجہ کو رخصت کیا - اور سب سوداگرون کو اپنے پاس بلاکر جو جو تحفہ جسکے پاس تھا لیکر جمع کیا - اور جو میرے پاس گھر مین تھا وہ بھی لیا - اور صبح کے وقت دروازے پر پادشاہی محل کے حاضر ہوا * باریداروں نے میری خبر عرض کی - حکم ہوا کہ حضور مین لاؤ * وہی خواجہ سرا نکلا اور میرا ہاتھ ہاتھ مین لیکر دوستی کی راہ سے باتین کرتا ہوا لے چلا * پہلے خواص پورے سے ہوکر ایک مکانِ عالیشان مین لیگیا * ای عزیز! تو باور نکریگا - یہہ عالم نظر آیا گویا پر کاٹ کر پریون کو چھوڑ دیا ہی * جس طرف دیکھتا تھا نگاہ گڑ جاتی تھی - پاؤن زمین سے اُکھڑے جاتے تھے * بزور اپنے تئین سنبھالتا ہوا روبرو پہنچا - جو نہین بادشاہزادی پر نظر پڑی - غش کی نوبت ہوئی اور ہاتھ پانون مین رعشہ ہو گیا *

بہر صورت سلام کیا - دونون طرف دست راست اور دست چپ صف بہ صف نازنینانِ پری چہرہ

دست بستہ کھڑي تھین * مین جو کچھہ قسم جواہر اور پارچۂ پوشاکي اور تحفہ اپنے ساتھہ لیگیا تھا جب کئي کشتیان حضور مین چنین گئین (از بسکہ سب جنس لائق پسند کے تھي) خوش ہو کر خانسامان کے حوالے کین اور فرمایا - کہ قیمت اِسکي بموجب فرد کے کل دي جائیگي * مین تسلیمات بجالایا - اور دل مین خوش ہوا کہ اِس بہانے سے بھلا کل بھي آنا ہوگا * جب رُخصت ہو کر باہر آیا - تو سودائي کي طرح کہتا کچھہ تھا اور منہہ سے کچھہ نکلتا تھا * اِسي طرح سرا مین آیا - لیکن حواس بجا نہ تھے * سب آشنا دوست پوچھنے لگے - کہ تُمھاري کیا حالت ہي ؟ مین نے کہا - اِتني آمد و رفت سے گرمي دماغ مین چڑھہ گئي ہي *

غرض وہ رات تلپھتے کاٹي - فجر کو پھر جا کر حاضر ہوا - اور اُسي خواجہ کے ساتھہ پھر محل مین پُہنچا - وہي عالم جو کل دیکھا تھا دیکھا * بادشاہزادي نے مجھے دیکھا اور ہر ایک کو اپنے اپنے کام پر رُخصت کیا * جب پھر چا ہوا خلوت مین اُٹھہ گئین اور مُجھے طلب کیا * جب مین

وہان گیا بیٹھنے کا حکم کیا - مین آداب بجا لاکر بیٹھا * فرمایا - کہ یہان جو تو آیا اور یہہ اسباب لایا اِس مین منافع کتنا منظور ہی ؟ مین نے عرض کی - کہ آپ کے قدم دیکھنے کی بڑی خواہش تھی - سو خدا نے مُیسّر کی - اب مین نے سب کُچھہ بھرپایا - اور دونون جہان کی سعادت حاصل ہوئی - اور قیمت جو کُچھہ فہرست مین ہی نصف کی خرید ہی اور نصف منافع ہی * فرمایا نہین - جو قیمت تو نے لکھی ہی وہی عنایت ہوگی - بلکہ اور بھی اِنعام دیا جائیگا - بشرطیکہ ایک کام تجُھہ سے ہوسکے تو حکم کرون *

مین نے کہا - کہ غلام کا جان و مال اگر سرکار کے کام آوے تو مین اپنے طالعون کی خوبی سمجھون - اور آنکھون سے کرون * یہہ سُنکر قلمدان یاد فرمایا - ایک شُقّہ لکھا اور موتیون کے دُلمیان مین رکھکر ایک رومال شبنم کا اُوپر لپیٹ کر میرے حوالے کیا - اور ایک انگوٹھی نشان کے واسطے اُنگلی سے اُتار دی اور کہا - کہ اُس طرف کو ایک بڑا باغ ہی - دِلکُشا اُسکا نام ہی - وہان تو جاکر ایک شخص کیخسرو نام دارغہ ہی -

اُسکے ہاتھہ مین یہہ انگشتری دیجیئو - اور ہماری طرف سے دُعا کہیو اور اِس رُقعہ کا جواب مانگیو - لیکن جلد آئیو - اگر کھانا وہان کھائیو تو پانی یہان پیجیئو - اِس کام کا اِنعام تجھے ایسا دونگی کہ تو دیکھیگا * مین رُخصت ہوا اور پوچھتا پوچھتا چلا - قریب دو کوس کے جب گیا وہ باغ نظر پڑا * جب پاس پہنچا - ایک عزیز مُسلّح مجھکو پکڑ کے دروازے مین باغ کے لیگیا * دیکھون تو ایک جوان شیر کی سی صورت سونے کی کُرسی پر (زِرہ داؤدی پہنے - چار آئینہ باندھے - فولادی خود سرپر دھرے) نہایت شان و شوکت سے بیٹھا ہی - اور پانسی جوان تیّار ڈھال تلوار ہاتھہ مین لیئے اور ترکش کمان باندھے مُستعد پرا باندھے کھڑے ہین *

مین نے سلام کیا - مُجھے نزدیک بُلایا * مین نے وہ خاتم دی اور خوشامد کی باتین کرکر وہ رومال دکھایا - اور رُقعے کے بھی لانے کا احوال کہا * اُسنے سُنتے ہی اُنگلی دانتون سے کاتی - اور سر دُھن کر بولا - کہ شاید تیری اجل تجھکو لے آئی ہی - خیر باغ کے اندر جا - سرو کے درخت

مین ایک آہنی پنجرہ لٹکتا ہی - اُس مین ایک جوان
قید ہی - اُسکو یہہ خط دیکر جواب لیکر جلد پھر آ * مین
شتاب باغ مین گھسا - باغ کیا تھا - گویا جیتے جی بہشت
مین گیا * ایک ایک چمن رنگ برنگ کا پھول رہا تھا
اور فوّارے چھوٹ رہے تھے - جانور چہچہے مار رہے تھے *
مین سیدھا چلا گیا اور اُس درخت مین وہ قفس دیکھا -
اُس مین ایک جوان حسین نظر آیا * مین نے ادب سے
سر نہوڑایا اور سلام کیا - اور وہ خریطہ سربمُہر پنجرے کی
تیلیون کی راہ سے دیا * وہ عزیز رُقعہ کھول کر پڑھنے لگا
اور مُجھسے مُشتاق وار احوال ملکہ کا پوچھنے لگا *

ابھی باتین تمام نہ ہوئین تھین - کہ ایک فوج
زنگیون کی نمود ہوئی اور چارون طرف سے مُجھپر آ ٹوٹی -
اور بے تحاشا برچھی اور تلوار مارنے لگی * ایک آدمی
نہتّھے کی کیا بساط ؟ ایک دم مین چُور زخمی کر دیا - مُجھے
کچھہ اپنی سُدھہ بُدھہ نہ ہی * پھر جو ہوش آیا - اپنے تئین چارپائی
پر پایا کہ دو پیادے اُٹھائے لیئے جاتے ہین - اور آپس
مین بتیاتے ہین * ایک نے کہا - اِس مُردے کی لوتھہ کو

میدان میں پھینک دو - کُتّے کوّے کھائینگے * دوسرا بولا-
اگر پادشاہ تحقیق کرے اور یہہ خبر پہنچے تو جیتا گڑوا دے
اور بال بچون کو کولھو میں پڑوا دے * کیا ہمین اپنی جان
بھاری پڑی ہی جو ایسی نامعقول حرکت کرین ؟

مین نے یہہ گفتگو سُنکر دونون یاجوج ماجوج سے
کہا - کہ واسطے خُدا کے مُجھہ پر رحم کرو - ابھی مُجھہ مین
ایک رمق جان باقی ہی - جب مرجاؤنگا جو تُمھارا جی
چاہیگا سو کیجیو * مُردہ بدستِ زندہ - لیکن یہہ تو کہو مُجھہ پر
یہہ کیا حقیقت بیتی - مجھے کیون مارا - اور تُم کون ہو ؟
بھلا اتنا تو کہہ سُناؤ * تب اُنھون نے رحم کھا کرکہا -
کہ وہ جوان جو قفس مین بند ہی اِس پادشاہ کا بھتیجا ہی -
اور پہلے اِسکا باپ تخت نشین تھا * رحلت کے
وقت یہہ وصیت اپنے بھائی کو کی - کہ ابھی میرا بیٹا
جو وارث اِس سلطنت کا ہی لڑکا اور بے شعور ہی -
کاربار پادشاہت کا خیرخواہی اور ہوشیاری سے تم
کیا کیجیو * جب یہہ بالغ ہو - اپنی بیٹی سے شادی اِسکی
کر دیجیو - اور مُختار تمام ملک اور خزانے کا کیجیو *

یہہ کہکر اُنھون نے وفات پائی - اور سلطنت کی نوبت چھوٹے بھائی پر آئی - اُسنے وصیت پر عمل نہ کیا - بلکہ دیوانہ اور سودائی مشہور کرکے پنجرے مین ڈال دیا - اور چوکی گاڑھی چارون طرف باغ کے رکھی ہی کہ پرندہ پر نہین مار سکتا - اور کئی مرتبے زہر ہلاہل دیا ہی - لیکن زندگی زبردست ہی - اثر نہین کیا * اب وہ شہزادی اور یہہ شہزادہ دونون عاشق معشوق بن رہے ہین * وہ گھر مین تلپھے ہی - اور یہہ قفس مین تڑپے ہی * تیرے ہاتھہ شوق کا نامہ اُسنے بھیجا - یہہ خبر ہرکارون نے جنس پادشاہ کو پہنچائی - حبشیون کا دستہ متعین ہوا - تیرا یہہ احوال کیا اور اُس جوان قیدی کے قتل کی وزیر سے تدبیر پوچھی * اُس نمک حرام نے ملکہ کو راضی کیا ہی کہ اُس بیگناہ کو پادشاہ کے حضور اپنے ہاتھہ سے شاہزادی مار ڈالے *

مین نے کہا - چلو مرتے مرتے یہہ بھی تماشا دیکھہ لین * آخر راضی ہوکر وہ دونون اور مین زخمی چپکے ایک گوشے

مین جا کر کھڑے ہوئے- دیکھا تو تخت پر بادشاہ بیٹھا ہی- اور ملکہ کے ہاتھہ مین ننگي تلوار ہی- اور شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکال کر روبرو کھڑا کیا * ملکہ جلاّد بنکر شمشیر برہنہ لیئے ہوئے اپنے عاشق کے قتل کرنے کو آئي - جب نزدیک پہنچي تلوار پھینک دي اور گلے مین چمٹ گئي * تب وہ عاشق بولا - کہ ایسے مرنے پر مین راضي ہون - یہان پر بھي تیري آرزو ہی وہان بھي تیري تمنّا رہیگي * ملکہ بولي - کہ اِس بہانے سے مین تیرے دیکھنے کو آئي تھي * بادشاہ یہہ حرکت دیکھکر سخت برہم ہوا اور وزیر کو ڈانٹا - کہ تو یہہ تماشا مجھے دکھلانے کو لایا تھا؟ محلّي ملکہ کو جُدا کرکے محل مین لیگئے - اور وزیر نے خفا ہو کر تلوار اُٹھائي اور پادشاہزادے کے اوپر دوڑا کہ ایک ہي وار مین کام اُس بیچارے کا تمام کرے * جون چاہتا ہی کہ تیغ چلاوے - غیب سے ایک تیر ناگہاني اُسکي پیشاني پر بیٹھا - کہ دوسار ہو گیا - اور وہ گر پڑا *

پادشاہ یہہ واردات دیکھہ کر محل مین گھس گئے -

جوان کو پھر قفس میں بند کر کر باغ میں لیگئے - میں بھی وہان سے نکلا * راہ میں سے ایک آدمی مجھے بلا کر ملکہ کے حضور لیگیا * مجھے گھایل دیکھہ کر ایک جراح کو بلوایا اور نہایت تقید سے فرمایا - کہ اِس جوان کو جلد چنگا کرکے غسل شفا کا دے - یہی تیرا مجرا ہی - اِسکے اوپر جتنی محنت تو کریگا ویسا ہی اِنعام اور سرفرازی پاویگا * غرض وہ جراح بموجب ارشاد ملکہ کے تگ و دو کرکے ایک چلے میں نہلا دُھلا مجھے حضور میں لیگیا * ملکہ نے پوچھا - کہ اب تو کچھہ کسر باقی نہیں رہی؟ مین نے کہا - کہ آپ کی توجہ سے ہتّا کتّا ہون * تب ملکہ نے ایک خلعت اور بہت سے روپیے جو فرمائے تھے بلکہ اُس سے بھی دوچند عطا کیئے اور رخصت کیا *

میں نے وہان سے سب رفیق اور نوکر چاکرون کو لیکر کوچ کیا * جب اِس مقام پر پہنچا - سبکو کہا - تم اپنے وطن کو جاؤ - اور میں نے اِس پہاڑ پر یہہ مکان اور اُسکی صورت بنا کر اپنا رہنا مقرر کیا - اور نوکرون اور غلامون کو موافق ہر ایک کی قدر کے روپیے دیکر آزاد

کیا - اور یہہ کہہ دیا - کہ جب تک میں جیتا رہوں میری قوت کی خبر گیری تمھیں ضرور ہی - آگے تمھارا رہو * اب وہی اپنی نمک حلالی سے میرے کھانے کی خبر لیتے ہیں - اور میں بخاطرجمع اِس بت کی پرستش کرتا ہوں - جب تلک جیتا ہوں میرا یہی کام ہی * یہہ میری سرگذشت ہی جو تو نے سنی * یا فقرا ! میں نے بہ مجرد سننے اِس قصے کے کفنی گلے میں ڈالی اور فقیروں کا لباس کیا اور اِشتیاق میں فرنگ کے ملک کے دیکھنے کے روانہ ہوا * کتنے ایک عرصے میں جنگل پہاڑوں کی سیر کرتا ہوا مجنون اور فرہاد کی صورت بن گیا *

آخر میرے شوق نے اُس شہر تک پہنچایا - گلی کوچے میں باولا سا پھرنے لگا - اکثر ملکہ کے محل کے آس پاس رہا کرتا - لیکن کوئی ڈھب ایسا نہ ہوتا جو وہاں تک رسائی ہو * عجب حیرانی تھی کہ جس واسطے یہہ محنت کشی کر کر گیا - وہ مطلب ہاتھہ نہ آیا * ایک دن بازار میں کھڑا تھا کہ ایکبارگی آدمی بھاگنے لگے - اور

دوکاندار دوکان بند کرکے چلے گئے - یا وہ رونق تھی یا سُنسان ہو گیا * ایک طرف سے ایک جوان - رُستم کا سا کلّہ جبڑا - شیر کی مانند گونجتا اور تلوار دودستی جھاڑتا ہوا - زرہ بکتر گلے میں اور توپ جھلم کا سر پر طمنچے کی جوڑی کمر میں کیفی کی طرح بکتا جھکتا نظر آیا - اور اُسکے پیچھے دو غلام بانات کی پوشاک پہنے ایک تابوت مخمل کا شانی سے مڑھا ہوا سر پر لیئے چلے آتے ہیں * میں نے یہہ تماشا دیکھکر ساتھہ چلنے کا قصد کیا * جو کوئی آدمی میری نظر پڑتا مُجھے منع کرتا - لیکن میں کب سُنتا ہوں ؟ رفتہ رفتہ وہ جوان مرد ایک عالی شان مکان میں چلا - میں بھی ساتھہ ہوا * اُس نے پھرتے ہی چاہا کہ ایک ہاتھہ مارے اور مجھے دو ٹکڑے کرے - میں نے اُسے قسم دی کہ میں بھی یہی چاہتا ہوں - میں نے اپنا خون معاف کیا - کسو طرح مجھے اِس زندگی کے عذاب سے چھڑادے کہ نہایت بہ تنگ آیا ہوں - میں جان بوجھکر تیرے سامنے آیا ہوں - دیر مت کر * مجھے مرنے پر ثابت قدم دیکھکر خدا نے اُس کے دل میں رحم ڈالا -

اور غصّہ بھی ٹھنڈا ہوا * بہت توجّہ اور مہربانی سے پوچھا کہ تو کون ہی - اور کیون اپنی زندگی سے بیزار ہوا ہی ؟

مین نے کہا ذرا بیٹھیئے تو کہون - میرا قصہ بہت دور دراز ہی - اور عشق کے پنجے مین گرفتار ہون - اِس سبب لاچار ہون * یہہ سنکر اُسنے اپنی کمر کھولی اور ہاتھہ منہہ دھوکر کچھہ ناشتا کیا * مجھے بھی باعث ہوا * جب فراغت کرکے بیٹھا - بولا - کہہ - تجھہ پر کیا گذری ؟ مین نے سب واردات اُس پیر مرد کی اور ملکہ کی اور اپنے وہان جانے کی کہہ سنائی * پہلے سنکر رو یا اور یہہ کہا - کہ اِس کم بخت نے کس کس کا گھر گھالا ہی - لیکن بھلا تیرا علاج میرے ہاتھہ مین ہی * اغلب ہی کہ اِس عاصی کے سبب سے تو اپنی مُراد کو پُہنچے - اب تو اندیشہ نکر اور خاطر جمع رکھہ * حجّام کو فرمایا کہ اِسکی حجامت کرکے حمام کروادے * ایک جوڑا کپڑا اُس کے غلام نے لاکر پہنایا * تب مجھہ سے کہنے لگا - کہ یہہ تابوت جو تو نے

دیکھا اُسی شہزادۂ مرحوم کا ہی جو قفس مین مُقیّد تھا - اُسکو دوسرے وزیر نے آخرکار سے مارا - اُس کی تو نجات ہوئی کہ مظلوم مارا گیا * مین اُسکا کوکا ہون - مین نے بھی اُس وزیر کو بضرب شمشیر مارا - اور بادشاہ کے مارنے کا ارادہ کیا - بادشاہ گڑگڑایا اور سوگند کھانے لگا کہ مین بے گناہ ہون - مین نے اُسے نامرد جانکر چھوڑ دیا * تب سے میرا کام یہی ہی - کہ ہر مہینے کی نوچندی جمعرات کو مین اس تابوت کو اسی طرح شہر مین لیئے پھرتا ہون اور اُس کا ماتم کرتا ہون *

اُس کی زبانی یہہ احوال سُننے سے مُجھے تسلّی ہوئی - کہ اگر یہہ چاہیگا تو میرا مقصد برآویگا - خدا نے بڑا احسان کیا جو ایسے جنونی کو مُجھہ پر مہربان کیا - سچ ہی - خدا مہربان ہو توکُل مہربان * جب شام ہوئی اور آفتاب غروب ہوا - اُس جوان نے تابوت کو نکالا اور ایک غلام کے عوض وہ تابوت میرے سرپر دھرا اور اپنے ساتھہ لیکر چلا * فرمانے لگا - کہ ملکہ کے نزدیک جاتا ہون - تیری سفارش تا بہ مقدور کرونگا - تو ہرگز دم نہ ماریو - چپکا بیٹھا سُنا

کیجیو * مین نے کہا - جو کچھ صاحب فرماتے ہین سو ہي کرونگا - خدا تمکو سلامت رکھے جو میرے احوال پر ترس کھاتے ہو * اُس جوان نے قصد پادشاہي باغ کا کیا - جب اندر داخل ہوا - ایک چبوترہ سنگ مرمر کا ہشت پہلو باغ کے صحن مین تھا - اور اُسپر ایک نمگیرا سفید بادلے کا موتیون کي جھالر لگي ہوئي - الماس کے استادون پر کھڑا تھا - اور ایک مسند مُغرّق بچھي تھي - گاؤتکیہ اور بغلي تکیئے زربفت کے لگے ہوئے - وہ تابوت وہان رکھوایا اور ہم دونون کو فرمایا - کہ اُس درخت کے پاس جا کر بیٹھو *

بعد ایک ساعت کے مشعل کي روشني نظر آئي - ملکہ آپ کئي خواصین پس و پیش اِہتمام کرتي ہوئین تشریف لائین - لیکن اُداسي اور خَفگي چہرے پر ظاہر تھي - آکر مسند پر بیٹھین * یہہ کوکا ادب سے دست بستہ کھڑا رہا - پھر ادب سے دور فرش کے کنارے موُدّب بیٹھا * فاتحہ پڑھي اور کچھ باتین کرنے لگا * مین کان لگائے سُن رہا تھا * آخر اُس جوان نے کہا - کہ ملکہ

جہان سلامت! ملک عجم کا شہزادہ آپ کی خوبیان اور محبوبیان غائبانہ سُنکر اپنی سلطنت کو برباد دے فقیر بن مانند ابراہیم ادہم کے تباہ ہوا اور بڑی محنت کھینچ کر یہان تک آ پُہنچا ہی * سائین تیسرے کارن چھوڑا شہر بلخ - اور اِس شہر مین بہت دنون سے حیران پریشان پھرتا ہی * آخر وہ قصد مرنیکا کرکے میرے ساتھہ لگ چلا - مین نے تلوار سے ڈرایا - اُس نے گردن آگے دھر دی - اور قسم دی کہ اب مین یہی چاہتا ہون - دیر مت کر - غرض تُمھارے عِشق مین ثابت ہی - مین نے خوب آزمایا - سب طرح پورا پایا * اِس سبب سے اُسکا مذکور مین درمیان مین لایا - اگر حضور سے اُسکے احوال پر مُسافر جان کر توجّہ ہو - خدا ترسی اور حق شناسی سے دور نہین *

یہہ ذکر ملکہ نے سُنکر فرمایا - کہان ہی؟ اگر شہزادہ ہی تو کیا مُضایقہ؟ روبرو آوے * وہ کوکا وہان سے اُٹھہ کر آیا اور مجھے ساتھہ لیکر گیا * مین ملکہ کے دیکھنے سے نہایت شاد ہوا - لیکن عقل و ہوش برباد ہوئے -

عالم سکوت کا ہو گیا - یہہ ہوا ونہ پڑا کہ کچھہ کہوں * ایک دم میں ملکہ سدھاری اور کوکا اپنے مکان کو چلا - گھر آکر بولا - کہ میں نے تیری سب حقیقت اول سے آخر تک ملکہ کو کہہ سُنائی - اور سفارش بھی کی - اب ہمیشہ رات کو بلا ناغہ جایا کر - اور عیش خوشی منایا کر * میں اُس کے قدم پر گر پڑا - اُسنے گلے لگا لیا * تمام دن گھڑیاں گِنتا رہا - کہ کب سانجھہ ہو جو میں جاؤں ؟ جب رات ہوئی - میں اُس جوان سے رُخصت ہو کر چلا - اور پائیں باغ میں ملکہ کے چبوترے پر تکیہ لگا کر جا بیٹھا * بعد ایک گھڑی کے ملکہ تن تنہا ایک خواص کو ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ آکر مسند پر بیٹھیں * خوش طالعی سے یہہ دِن مُیسّر ہوا - میں نے قدم بوسی کی - اُنھوں نے میرا سر اُٹھا لیا اور گلے سے لگا لیا اور بولیں - کہ اِس فرصت کو غنیمت جان - اور میرا کہا مان - مُجھے یہاں سے لے نکل - کسو اور ملک کو چل * میں نے کہا چاہیئے * یہہ کہکر ہم دونوں باغ کے باہر تو ہوئے - پر حیرت سے اور خوشی سے ہاتھہ پانوں

پھول گئے اور راہ بھول گئے - اور ایک طرف کو چلے جاتے تھے - پر کچھ ٹھکانا نہین پاتے تھے * ملکہ برہم ہو کر بولي - کہ اب مین تھک گئي - تیرا مکان کہان ہی؟ جلد چلکر پہنچ - نہین تو کیا کیا چاہتا ہی؟ میرے پانون مین پھپھولے پڑ گئے ہین - رستے مین کہین بیٹھ جاونگي *

مین نے کہا - کہ میرے غلام کي حویلي نزدیک ہی - اب آپہنچے - خاطر جمع رکھو اور قدم اُٹھاؤ * جھوٹھ تو بولا - پر دل مین حیران تھا کہ کہان لیجاؤن؟ عین راہ پر ایک دروازہ مُقفّل نظر پڑا - جلدي سے قُفل کو توڑ کر مکان کے بھیتر گئے * اچّھي حویلي فرش بچھا ہوا شراب کے شیشے بھرے قرینہ سے طاق مین دھرے - اور باورچي خانے مین نان و کباب تیّار تھے * ماندگي کمال ہو رہي تھي - ایک ایک گلابي شرابِ پُرتگالي اُس گزک کے ساتھ لي - اور ساري رات باہم خوشي کي * جب اِس چین سے صُبح ہوئي - شہر مین غُل مچا کہ شہزادي غایب ہوئي * محلّہ محلّہ کوچہ کوچہ منادي پھرنے لگي - اور کُٹنیان اور ہرکارے چھوٹے کہ ملکہ جہان سے ہاتھ آوے پیدا کرین -

اور سب دروازون پر شہر کے بادشاہی غُلامونکی چوکی آبیٹھی * گُزربانون کو حکم ہوا کہ بغیر پروانگی چیونٹی باہر شہر کے نہ نکل سکے - جو کوئی سراغ ملکہ کا لاویگا ہزار اشرفی اور خلعت اِنعام پاویگا * تمام شہر مین کٹنیان پھرنے اور گھر گھر گھسنے لگین *

مُجھے جو کم بختی لگی - دروازہ بند نکیا * ایک بڑھیا شیطان کی خالا (اُسکا خدا کرے منہہ کالا) ہاتھہ مین تسبیح لٹکائے بُرقع اوڑھے دروازہ کُھلا پا کر بیدھڑک چلی آئی - اور سامنے ملکہ کے کھڑی ہو کر ہاتھہ اُٹھا کر دُعا دینے لگی - کہ الہی! تیری نتھہ چوڑی سُہاگ کی سلامت رہے! اور کماؤ کی پگڑی قایم رہے! مین غریب رنڈیا فقیرنی ہون - ایک بیٹی میری ہی کہ وہ دوجی سے پورے دنون دردِ زہ مین مرتی ہی - اور مجھکو اِتنی وسعت نہین کہ آدھی کا تیل چراغ مین جلاؤن - کھانے پینے کو تو کہان سے لاؤن؟ اگر مر گئی تو گور کفن کیونکر کرونگی؟ اور جنی تو دائی جنائی کو کیا دونگی؟ اور جچا کو ستھورا اچھوانی کہان سے

پالا گونگی ؟ آج دو دن ہوئے ہیں کہ بھوکھی پیاسی پڑی ہی * ای صاحب زادی ! اپنی خیر کچھہ ٹکرا پارچہ دو تو اُس کو پانی پینے کا ادھار ہو *

ملکہ نے ترس کھا کر اپنے نزدیک بُلا کر چار نان اور کباب اور ایک انگوٹھی چھنگلیا سے اُتار کر حوالے کی - کہ اِس کو بیچ باچ کر گہنا پاتا بنا دیجیو - اور خاطر جمع سے گُذران کیجیو اور کبھو کبھو آیا کیجیو - تیرا گھر ہی * اُسنے اپنے دل کا مُدّعا جسکی تلاش میں آئی تھی بہ جنس پایا - خوشی سے دعائیں دیتی اور بلائیں لیتی دفع ہوئی * ڈیوڑھی میں نان کباب پھینک دئیے - مگر انگوٹھی کو مُٹّھی میں لے لیا کہ پتا ملکہ کے ہاتھہ کا میرے ہاتھہ آیا * خدا اُس آفت سے جو بچایا چاہے - اُس مکان کا مالک جو انمرد سپاہی تازی گھوڑے پر چڑھا ہوا - نیزہ ہاتھہ میں لیئے - شکار بند سے ایک ہرن لٹکائے آ پہنچا * اپنی حویلی کا تالا ٹوٹا اور کواڑ کُھلے پائے - اُس دلّالہ کو نکلتے دیکھا - مارے غُصّے کے ایک ہاتھہ سے اُسکی جھونٹی پکڑ کر لٹکا لیا اور گھر میں آیا * اُسکے

دونون پانون مین رسّی باندھکر ایک درخت کی
ٹہنی مین لٹکایا - سر تلے اور پانون اوپر کیئے ایک دم مین
ترّپ ترّپ کر مر گئی * اُس مرد کی صورت دیکھکر
یہہ ہیبت غالب ہوئی کہ ہوائیان منہہ پر اُڑنے لگین -
اور مارے ڈرکے کلیجہ کانپنے لگا * اُس عزیز نے
ہم دونون کو بدحواس دیکھکر تسلّی دی - کہ بڑی نادانی
تم نے کی - ایسا کام کیا اور دروازہ کھول دیا!
ملکہ نے مسکراکر فرمایا - کہ شہزادہ اپنے غلام
کی حویلی کہکر مجھے لے آیا - اور مجھکو پھسلایا * اُسنے
التماس کیا - کہ شہزادے نے بیانِ واقعی کیا - جتنی
خلق اللہ ہی پادشاہون کی لونڈی غلام ہین - اُنھین
کی برکت اور فیض سے سب کی پرورش اور نباہ
ہی * یہہ غلام بے دام و درم زرخرید تمھارا ہی - لیکن
بھید چھپانا عقل کا مُقتضا ہی * ای شہزادے! تمھارا
اور ملکہ کا اِس غریب خانے مین توجّہ فرمانا اور تشریف
لانا میری سعادت دونون جہان کی ہی - اور آپ نے
فدوی کو سرفراز کیا * مین نثار ہونے کو تیّار ہون - کسو

صورت میں جان و مال سے دریغ نہ کرونگا - آپ شوق سے آرام فرمائیے - اب کوئی بھر خطرہ نہیں - یہہ مردار کُتنی اگر سلامت جاتی تو آفت لاتی * اب جب تک مزاج شریف چاہے بیٹھے رہیئے - اور جو کچھہ درکار ہو اِس خانہ زاد کو کہیئے - سب حاضر کریگا - اور پادشاہ تو کیا چیز ہی! تمھاری خبر فرشتے کو بھی نہو گی * اُس جوانمرد نے ایسی ایسی باتیں تسلّی کی کہیں کہ تک خاطر جمع ہوئی * تب میں نے کہا - شاباش! تم بڑے مرد ہو - اِس مُروّت کا عوض ہم سے بھی جب ہو سکیگا تب ظہور میں آویگا - تمھارا نام کیا ہی؟ اُسنے کہا - غلام کا اِسم بہزاد خان ہی * غرض چھہ مہینے تک جتنی شرط خدمت کی تھی بجان و دل بجالایا - خوب آرام سے گذری *

ایک دن مجھے اپنا ملک اور ماباپ یاد آئے - اِس لیئے نہایت مُتفکّر بیٹھا تھا * میرا چہرہ ملین دیکھکر بہزاد خان روبرو ہاتھہ جوڑ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا - کہ اِس فدوی سے اگر کچھہ تقصیر حضور برداری میں

واقع ہوئی تو ارشاد ہو* مین نے کہا - ازبراے خدا یہہ
کیا مذکور ہی ! تم نے ایسا سلوک کیا کہ اِس شہر مین
ایسے آرام سے رہے جیسے اپنی مان کے پیٹ مین
کوئی رہتا ہی - نہین تو یہہ ایسی حرکت ہم سے
ہوئی تھی کہ اِنکا اِنکا ہمارا دشمن تھا* ایسا دوست ہمارا
کون تھا کہ ذرا دم لیتے ؟ خدا تمھین خوش رکھے - بڑے
مرد ہو* تب اُسنے کہا - اگر یہان سے دل برداشتہ ہوا
ہو - تو جہان حکم ہو وہان خیر و عافیت سے پُہنچا دون*
فقیر بولا - کہ اگر اپنے وطن تک پہنچون تو والدین کو
دیکھون* میری تو یہہ حالت ہوئی - خدا جانے اُنکی
کیا حالت ہوئی ہوگی* مین جس واسطے جلا وطن
ہوا تھا میری تو آرزو بر آئی* اب اُن کی بھی
قدم بوسی واجب ہی - میری خبر اُن کو کچھہ
نہین کہ مُوا یا جیتا ہی - اُن کے دل پر کیا قلق گذرتا
ہوگا ! وہ جوان مرد بولا - کہ بہت مُبارک ہی - چلیئے*
یہہ کہہ کے ایک راس گھوڑا تُرکی سو کوس چلنے والا
اور ایک گھوڑی جلد جسکے پر نہین کتے تھے لیکن

شایستہ ملکہ کي خاطر لایا - اور ہم دونون کو سوار کروایا - پھر زِرہ بکتر پہن - سِلاح باندھ - اوپچي بن اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا - غلام آگے ہو لیتا ہی - صاحب خاطرجمع سے گھوڑے دبائے ہوئے چلے آوین *

جب شہر کے دروازے پر آیا - ایک نعرہ مارا اور تیر سے قُفل کو توڑا اور نگہبان کو ڈانٹ ڈپٹ کر للکارا کہ - اي نامردو! اپنے خاوند کو جاکر کہو - کہ بہزاد خان ملکۂ مہرنگار اور شہزادۂ کامگار کو (جو تمھارا داماد ہی) ہانکے پکارے لیئے جاتا ہی - اگر مردمي کا کچھ نشہ ہی تو باہر نکلو اور ملکہ کو چھین لو - یہہ نہ کہیو کہ چُپ چاپ لیگیا - نہین تو قلعہ مین بیٹھے آرام کیا کرو *

یہہ خبر بادشاہ کو جلد پُہنچي - وزیر اور میر بخشي کو حکم ہوا - کہ اُن تینون بدذات مُفسِدون کو باندھکر لاو - یا اُنکے سر کاٹ کر حضور مین پہنچاؤ * ایک دم کے بعد غنیم فوج کا نمود ہوا - اور تمام زمین و آسمان گردباد ہو گیا * بہزاد خان نے ملکہ اور اِس فقیر کو ایک درمین پُل کے (کہ بارہ پلے اور جون پور کے پُل کے برابر تھا)

کھڑا کیا - اور آپ گھوڑے کو تنگیا کر اُس فوج کی طرف پھرا - اور شیر کی مانند گونج کر مرکب کو ڈپٹ کر فوج کے درمیان گھسا * تمام لشکر کائی سا پھٹ گیا - اور یہہ دونوں سرداروں تک جا پہنچا - دونوں کے سر کاٹ لیئے * جب سردار مارے گئے لشکر تتر بتر ہو گیا - وہ کہاوت ہی - سر سے سروا ہا - جب بیل پھوٹی رائی رائی ہو گئی * وو نہیں آپ پادشاہ کتنی فوج بکتر پوشوں کی ساتھہ لیکر کمک کو آئے - اُن کی بھی لڑائی اُس یکّا جوان نے مار دی - شکست فاش کھائی * پادشاہ پسپا ہوئے * سچ ہی فتح دادِ الہی ہی - لیکن بہزاد خان نے ایسی جوان مردی کی کہ شاید رستم سے بھی نہو سکتی * جب بہزاد خان نے دیکھا کہ مطلع صاف ہوا - اب کون باقی رہا ہی جو ہمارا پیچھا کریگا - بے وسواس ہو کر اور خاطر جمع کر جہاں ہم کھڑے تھے آیا - اور ملکہ کو اور مجھہ کو ساتھہ لیکر چلا * سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہی - تھوڑے عرصے میں اپنے ملک کی سرحد میں جا پہنچے * ایک عرضی صحیح سلامت آنے

کی بادشاہ کے حضور میں (جو قبلہ گاہ مجھ فقیر کے تھے) لکھ کر روانہ کی * جہان پناہ پڑھکر شاد ہوئے - دوگانہ شکر کا ادا کیا - جیسے سوکھے دھان میں پانی پڑا * خوش ہو کر سب امیرون کو جلو میں لیکر اس عاجز کے استقبال کی خاطر لب دریا آکر کھڑے ہوئے - اور نواڑون کے واسطے میر بحر کو حکم ہوا * مین نے دوسرے کنارے پر سواری پادشاہ کی کھڑی دیکھی - قدم بوسی کی آرزو میں گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا - ہیلہ مار کر حضور میں حاضر ہوا - مجھے مارے اشتیاق کے کلیجے سے لگا لیا *

اب ایک اور آفتِ ناگہانی پیش آئی - کہ جس گھوڑے پر میں سوار تھا شاید بچہ اُسی مادیان کا تھا جس پر ملکہ سوار تھی - یا جنسیت کے باعث میرے مرکب کو دیکھکر گھوڑی نے بھی جلد ہی کر کرا اپنے تئین ملکہ سمیت میرے پیچھے دریا میں گرایا - اور پیرنے لگی * ملکہ نے گھبرا کے باگ کھینچی - وہ منہہ کی نرم تھی - اُلٹ گئی - ملکہ غوطے کھا کر بمعہ گھوڑی دریا میں

ڈوب گئي کہ پھر اُن دونون کا نشان نظر نہ آیا * بہزاد خان نے یہہ حالت دیکھہ کر اپنے تئین گھوڑے سمیت ملکہ کي مدد کي خاطر دریا مین پہنچایا - وہ بھي اُس بھنور مین آ گیا - پھر نکل نہ سکا - بہتیرے ہاتھہ پاؤن مارے - کچھہ بس نہ چلا - ڈوب گیا * جہان پناہ نے یہہ واردات دیکھہ کر مہاجال منگوا کر پھنکوایا اور ملاحون او غوطہ خورون کو فرمایا * اُنھون نے سارا دریا چھان مارا - تھاہ کي مٹّي لے لے آئے - پر وي دونون ہاتھہ نہ آئے * یا فقرا ! یہہ حادثہ ایسا ہوا کہ مین سودائي اور جنوني ہو گیا - اور فقیر بن کر یہي کہتا پھرتا تھا - اِن نینون کا یہي بیکھہ - وہ بھي دیکھا یہہ بھي دیکھہ * اگر ملکہ کہین غایب ہو جاتي یا مرجاتي تو دل کو تسلّي آتي - پھر تلاش کو نکلتا یا صبر کرتا - لیکن جب نظرون کے روبرو غرق ہو گئي تو کچھہ بس نچلا * آخر جي مین یہي لہر آئي کہ دریا مین ڈوب جاون شاید اپنے محبوب کو مر کر پاؤن *

ایک روز رات کو اُسي دریا مین پیٹھا - اور

ڈوبنے کا اِرادہ کرکر گلے تک پاني مین گیا * چاہتا ہون کہ
آگے پاٴون رکھون اور غوطہ کھاٴون - وہي سوار برقع پوش -
جنھون نے تمکو بشارت دي ہي - آ پہنچے * میرا
ہاتھہ پکڑ لیا اور دلاسا دیا کہ خاطر جمع رکھہ - ملکہ اور
بہزاد خان جیتے ہین - تو اپني جان ناحق کیون کھوتا ہی ؟
دنیا مین ایسا بھي ہوتا ہی - خدا کي درگاہ سے مایوس
مت ہو - اگر جیتا رہیگا تو تیري ملاقات اُن دونون سے
ایک نہ ایک روز ہو رہیگي * اب تُو رُوم کي طرف جا -
اور بھي دو درویش دل ریش وہان گئے ہین - اُن سے
تُو جب ملیگا اپني مُراد کو پہنچیگا * یا فُقرا ! بموجب حکم
اپنے ہادي کے مین بھي خدمتِ شریف مین آکر حاضر
ہوا ہون - اُمیّد قوي ہی کہ ہر ایک اپنے اپنے مطلب کو
پہنچے * اِس فُقیر کا یہہ احوال تھا جو تمام کمال
کہہ سنایا *

سیر چوتھے درویش کی

چوتھا فقیر اپنی سیر کی حقیقت رو رو کر
اس طرح دُہرانے لگا -

قصہ ہماری بے سرو پائی کا اب سُنو
ٹُک اپنا دھیان رکھہ کے مرا حال سب سُنو
کس واسطے مَین آیا ہون یان تک تباہ ہو
سارا بیان کرتا ہون اُس کا سبب سُنو

یا مُرشداللہ! ذرا مُتوجّہ ہو* یہہ فقیر جو اِس حالت مین
گرفتار ہی - چین کے پادشاہ کا بیٹا ہی * ناز و نعمت سے
پرورش پائی - اور بخوبی تربیت ہوا * زمانے کے بھلے
برے سے کچھہ واقف نہ تھا - جانتا تھا کہ یو نہین ہمیشہ
نبھیگی * عین بے فکری مین یہہ حادثہ روبکار ہوا کہ
قبلۂ عالم جو والد اِس یتیم کے تھے - اُنھون نے
رحلت فرمائی * جان کندنی کے وقت اپنے چھوٹے بھائی کو

(جو میرے چچا ہیں) بلایا اور فرمایا - کہ ہمنے تو سب مال ملک چھوڑ کر ارادہ کوچ کا کیا - لیکن یہہ وصیّت میری تم بجالائیو - اور بزرگی کو کام فرمائیو * جب تک شہزادہ - جو مالک اِس تخت و چھتر کا ہی - جوان ہو - اور شعور سنبھالے اور اپنا گھر دیکھے بھالے - تم اُس کی نیابت کیجیو اور سپاہ و رعیّت کو خراب نہ ہونے دیجیو * جب وہ بالغ ہو - اُس کو سب کچھہ سمجھا بجھا کر تخت حوالے کرنا - اور روشن اختر - جو تمھاری بیٹی ہی - اُس سے شادی کرکے تم سلطنت سے کنارہ پکڑنا * اس سلوک سے پادشاہت ہمارے خاندان میں قایم رہیگی - کچھہ خلل نہ آویگا * یہہ کہکر آپ تو جان بحق تسلیم ہوئے - چچا پادشاہ ہوا اور بندوبست ملک کا کرنے لگا * مجھے حکم کیا کہ زنانے محل میں رہا کرے - جب تک جوان نہو باہر نہ نکلے * یہہ فقیر چودہ برس کی عمر تک بیگمات اور خواصون میں پلا کیا - اور کھیلا کودا کیا * چچا کی بیٹی سے شادی کی خبر سُنکر شاد تھا - اور اِس اُمید پر بے فکر رہتا اور

دل مین کہتا - کہ اب کوئي دن مین پادشاہت بھي ہاتھہ لگیگي اور کتخدائي بھي ہوگي - دنیا بہ اُمید قائم ہی * ایک حبشي مُبارک نام - کہ والد مرحوم کي خدمت مین تربیت ہوا تھا - اُسکا بڑا اعتبار تھا اور صاحب شعور اور نمک حلال تھا - مین اکثر اُسکے نزدیک جا بیٹھتا * وہ بھي مجھے پیار کرتا اور میري جواني دیکھہ کر خوش ہوتا اور کہتا - کہ الحمد للہ - اے شاہزادے ! اب تم جوان ہوئے - انشاء اللہ تعالی عنقریب تمھارا عمو ظلّ سبحاني کي نصیحت پر عمل کریگا * اپني بیٹي اور تمھارے والد کا تخت تمھین دیگا *

ایک روز یہہ اتفاق ہوا - کہ ایک ادنا سہیلي نے بے گناہ میرے تئین ایسا طمانچہ کھینچ کر مارا کہ میرے گال پر پانچون اُنگلیون کا نشان اُکھڑ آیا * مین روتا ہوا مبارک کے پاس گیا - اُسنے مجھے گلے سے لگالیا اور آنسو آستین سے پونچھے اور کہا - کہ چلو آج تمھین پادشاہ پاس لیچلون - شاید دیکھکر مہربان ہو اور لائق سمجھکر تمھارا حق دے * اُسي وقت چچا کے

حضور لیگیا * چچا نے دربار مین نہایت شفقت کي اور پوچھا - کہ کیون دلگیر ہو اور آج یہان کیونکر آئے ؟ مُبارک بولا - کہ کچھہ عرض کرنے کو آئے ہین * یہہ سُنکر خود بخود کہنے لگا - کہ اب میان کا بیاہ کردیتے ہین * مُبارک نے کہا - بہت مُبارک ہی * وونہین نجومي اور رمالون کو روبرو طلب کیا - اور اوپرے دل سے پوچھا - کہ اِس سال کون سا مہینہ اور کون سادن اور گھڑي مہورت مُبارک ہی کہ سرانجام شادي کا کرون ؟ اُنھون نے مرضي پاکر گن گناکرعرض کي - کہ قبلۂ عالم ! یہہ برس سارا نحس ہی - کسي چاند مین کوئي تاریخ سعد نہین ٹھہرتي - اگریہہ سال تمام بخیرو عافیت کٹے تو آیندہ کارخیر کے لیئے بہتر ہی *

پادشاہ نے مُبارک کي طرف دیکھا اور کہا - شاہزادے کو محل مین لیجا - خدا چاہے تو اِس سال کے گذرنے سے اُس کي امانت اُس کے حوالے کردونگا - خاطر جمع رکھے اور پڑھے لکھے * مُبارک نے سلام کیا اور مجھے ساتھہ لیا - محل مین پہنچا دیا * دو تین

دن کے بعد مین مُبارک کے پاس گیا - مُجھے دیکھتے ہی
رونے لگا * مین حیران ہوا اور پوچھا - کہ دادا ! خیر تو ہی ؟
تمھارے رونے کا کیا باعث ہی ؟ تب وہ خیرخواہ
(کہ مجھے دل و جان سے چاہتا تھا) بولا - کہ مین اُس روز
تمھین اُس ظالم کے پاس لیگیا - کاشکے اگر یہہ جانتا
تو نہ لیجاتا * مین نے گھبرا کر کہا - میرے جانے مین
کیا ایسی قباحت ہوئی ؟ کہو تو صحیح * تب اُسنے کہا -
کہ سب امیر - وزیر - ارکانِ دولت - چھوٹے - بڑے
تمھارے باپ کے وقت کے تمھین دیکھکر خوش ہوئے
اور خدا کا شکر کرنے لگے - کہ اب ہمارا صاحب زادہ
جوان ہوا اور سلطنت کے لائق ہوا * اب کوئی دن مین
حق حقدار کو ملیگا - تب ہماری قدردانی کریگا اور خانہ زاد
موروثیون کی قدر سمجھیگا * یہہ خبر اُس بے ایمان کو
پہنچی - اُسکی چھاتی پر سانپ پھر گیا * مُجھے خلوت
مین بلا کر کہا - ای مُبارک ! اب ایسا کام کر کہ شہزادے
کو کسو فریب سے مار ڈال - اور اُسکا خطرہ میرے
جی سے نکال - جو میری خاطر جمع ہو * تب سے مین

بے جو اس ہو رہا ہون - کہ تیرا اچھا تیری جان کا دشمن ہوا * جو نہین مبارک سے یہہ خبر نا مبارک مین نے سنی - بغیر مارے مر گیا اور جان کے ڈر سے اُسکے پانون پر گر پڑا - کہ واسطے خدا کے - مین سلطنت سے درگذرا - کسو طرح میرا جی بچے * اُس غلام باوفا نے میرا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا - اور جواب دیا - کہ کچھہ خطرہ نہین - ایک تدبیر مجھے سوجھی ہی - اگر راست آئی تو کچھہ پروا نہین - زندگی ہی تو سب کچھہ ہی *

اغلب ہی کہ اِس فکر سے تیری جان بھی بچے - اور مطلب سے کامیاب ہو * یہہ بھروسا دیکر مجھے ساتھہ لیکر اُس جگہہ جہان پادشاہ مغفور - یعنے والد اِس فقیر کے - سوتے بیٹھتے تھے گیا اور میری بہت خاطر جمع کی - وہان ایک کُرسی بچھی تھی - ایک طرف مجھے کہا اور ایک طرف آپ پکڑ کر صندلی کو سرکایا اور کُرسی کے تلے کا فرش اُٹھایا - اور زمین کو کھودنے لگا * ایکبارگی ایک کھڑکی نمود ہوئی کہ زنجیر اور قُفل اُس مین لگا ہی * مجھے بُلایا - مین نے اپنے دل مین

مقرّر یہہ سمجھا کہ میرے ذبح کرنے اور گاڑ دینے کو یہہ گڑھا اِسنے کھودا ہی * موت آنکھون کے آگے پھر گئی * لاچار چُپکے چُپکے کلمہ پڑھتا ہوا نزدیک گیا * دیکھتا ہون تو اُس دریچے کے اندر عمارت ہی - اور چار مکان ہین - ہر ایک دالان مین دس دس خُمین سونے کی زنجیرون مین جکڑی ہوئی لٹکتی ہین - اور ہر ایک گولی کے مُنہہ پر ایک سونے کی اینٹ اور ایک بندر جڑاؤ کا بنا ہوا بیٹھا ہی * اُنتالیس گولیان چارون مکان مین گنین - اور ایک خم کو دیکھا کہ مونہا مونہہ اشرفیان بھری ہین * اُسپر نہ مَیمُون ہی نہ خِشت ہی - اور ایک حوض جواہر سے لبالب بھرا ہوا دیکھا * مین نے مُبارک سے پوچھا - کہ اے داوا! یہہ کیا طِلسم ہی اور کسکا مکان ہی اور یہہ کِس کام کے ہین؟ بولا - کہ یہہ بوزنے جو دیکھتے ہو اِنکا یہہ ماجرا ہی - کہ تمھارے باپ نے جوانی کے وقت سے ملِک صادِق (جو بادشاہ جِنون کا ہی) اُسکے ساتھہ دوستی اور آمد و رفت پیدا کی تھی *

چنانچہ ہر سال میں ایک دفعہ کئی طرح کے تحفے خوشبوئین اور اِس ملک کی سوغاتین لیجاتے - اور ایک مہینے کے قریب اُسکی خدمت میں رہتے * جب رُخصت ہوتے تو ملِک صادِق ایک بندر زُمّرد کا دیتا - ہمارا پادشاہ اُسے لاکر تہخانے میں رکھتا * اِس بات سے سواے میرے کوئی دوسرا مُطّلع نہ تھا * ایک مرتبہ غلام نے عرض کی - کہ جہان پناہ! لاکھون روپیے کے تُحفے لیجاتے ہیں - اور وہان سے ایک بوزنہ پتّھر کا مُردہ آپ لے آتے ہیں - اِسکا آخر فائدہ کیا ہی؟ جواب میری اِس بات کا سُنکر فرمایا - خبردار! کہین ظاہر نہ کیجیو - خبر شرط ہی * یہہ ایک ایک مَیمُون بیجان جو تو دیکھتا ہی ہر ایک کے ہزار دیو زبردست تابِع اور فرمان بردار ہیں - لیکن جب تک میرے پاس چالیسون بندر پورے جمع نہو وین - تب تک یہہ سب نِکمّے ہیں - کچھہ کام نہ آوینگے * سو ایک بندر کی کمی تھی کہ اُسی برس پادشاہ نے وفات پائی *

اِتني محنت کچھہ نیک نہ لگي اُس کا فائدہ ظاہر نہوا * اي شاہزادے! تیري یہہ حالت بے کسي کي دیکھکر مُجھے یاد آیا اور یہہ جي مین ٹھہرایا - کسو طرح تجھکو مالک صادِق کے پاس لیجاون اور تیرے چچا کا ظلم بیان کرون * غالب ہی کہ وہ دوستي تمھارے باپ کي یاد کرکر ایک بوزنہ جو باقي ہی تُجھے دے - تب اُنکي مدد سے تیرا ملک تیرے ہاتھہ آوے اور چین ماچین کي سلطنت تو بہ خاطر جمع کرے * اور بالفعل اِس حرکت سے تیري جان بچتي ہی - اگر اور کچھہ نہوا تو اِس ظالم کے ہاتھہ سے سوائے اِس تدبیر کے اور کوئي صورت مخلصي کي نظر نہین آتي * مین نے اُسکي زباني یہہ سب کیفیت سُنکر کہا - کہ واواجان! اب تو میري جان کا مُختار ہی - جو میرے حق مین بھلا ہو سو کر * میري تسلّي کرکے آپ بخور اور عطر اور جو کچھہ وہان کے لیجانے کي خاطر مناسب جانا خرید کرنے بازار مین گیا *

دوسرے دن میرے اُس کافر چچا کے پاس (جو بجاے ابوجہل کے تھا) گیا اور کہا - جہان پناہ!

شہزادے کے مار ڈالنے کی ایک صورت میں نے دل میں ٹھہرائی ہی - اگر حکم ہو تو عرض کرون * وہ کمبخت خوش ہوکر بولا - وہ کیا تدبیر ہی؟ تب مبارک نے کہا - کہ اِسکے مار ڈالنے میں سب طرح آپ کی بدنامی ہی - مگر مین اُسے باہر جنگل مین لیجا کر ٹھکانے لگاؤن - اور گاڑ داب کر چلا آؤن - ہرگز کوئی محرم نہوگا کہ کیا ہوا * یہہ بندش مبارک سے سُنکر بولا - کہ بہت مبارک - مین یہہ چاہتا ہون کہ وہ سلامت نرہے - اُسکا دغدغہ میرے دل مین ہی - اگر مجھے اِس فکر سے تو چھوڑاویگا تو اِس خدمت کے عوض بہت کچھہ پاویگا - جہان تیرا جی چاہے لیجا کے کھپا دے اور مجھے یہہ خوش خبری لادے *

مُبارک نے بادشاہ کی طرف سے اپنی دل جمعی کرکے مجھے ساتھہ لیا - اور وے تُحفے لیکر آدھی رات کو شہر سے کوچ کیا اور اُتّر کی سمت چلا * ایک مہینے تک پایہم چلا گیا - ایک روز رات کو چلے جاتے تھے جو مُبارک بولا - کہ شکر خدا کا اب منزلِ مقصود کو پہنچے *

مین نے سنکر کہا - کہ واہ ! یہہ تو نے کیا کہا ؟ کہنے لگا -
ای شہزادے ! جنون کا لشکر کیا نہین دیکھتا ؟ مین نے
کہا - مجھے تیرے سوا اور کچھہ نظر نہین آتا * مبارک نے
ایک سُرمہ دانی نکالکر سلیمانی سُرمہ کی سلائیان میری
دونون آنکھون مین پھیر دین * وونہین جنون کی
خلقت اور لشکر کے تنبو قنات نظر آنے لگے - لیکن
سب خوش رو اور خوش لباس - مبارک کو پہچان کر
ہر ایک آشنائی کی راہ سے گلے ملتا اور مزاخین کرتا *

آخر جاتے جاتے بادشاہی سراچون کے نزدیک گئے اور
بارگاہ مین داخل ہوئے * دیکھتا ہون تو روشنی قرینے سے
روشن ہی - اور صندلیان طرح بطرح کی دورویہ
بچھی ہین - اور عالیم - فاضل - درویش اور امیر -
وزیر - میر بخشی - دیوان اُن پر بیٹھے ہین - اور
یساول - گرزبردار - احدی - چیلے ہاتھہ باندھے کھڑے
ہین - اور درمیان مین ایک تخت مُرصّع کا بچھا ہی -
اُسپر ملک صادق تاج اور چار قُب موتیون کی
پہنے ہوئے مسند پر تکیہ لگائے بڑی شان و شوکت سے

بيٹھا ہی * ميں نے نزديک جاکر سلام کيا - مہربانگي سے بيٹھنے کا حکم کيا - پھر کھانے کا چرچا ہوا * بعد فراغت کے دسترخوان بڑھايا گيا - تب مُبارک کي طرف مُتوجّہ ہوکر احوال ميرا پوچھا * مبارک نے کہا - کہ اب اِنکے باپ کي جگھہ پر چچا اِنکا پادشاہت کرتا ہی - اور اِنکا دُشمنِ جاني ہوا ہی - اِس ليئے ميں اِنھيں وہان سے لے بھاگ کر آپکي خدمت ميں لايا ہون کہ يتيم ہيں اور سلطنت اِنکا حق ہی - ليکن بغير مُربّي کسو سے کچھہ نہيں ہو سکتا * حضور کي دست گيري کے باعث اِس مظلوم کي پرورش ہوتي ہی - اِس کے باپ کي خدمت کا حق ياد کرکے اِنکي مدد فرمائيئے - اور وہ چاليسوان بندر عنايت کيجيئے جو چاليسون پورے ہون - اور يہہ اپنے حق کو پہنچ کر تمھارے جان و مال کو دُعادين - سوائے صاحب کي پناہ کے کوئي اِنکا ٹھکانا نظر نہيں آتا *

يہہ تمام کيفيت سُن کر ملک صادق نے تامّل کرکے کہا - کہ واقعي حقوق خدمت اور دوستي پادشاہ مغفور کے ہمارے اُوپر بہت تھے - اور يہہ بيچارہ تباہ ہوکر اپني سلطنت

موروثی چھوڑ کر جان بچانے کے واسطے یہان تک آیا ہی۔ اور ہمارے دامن دولت مین پناہ لی ہی - تامقدور کسو طرح ہم سے کمی نہوگی اور در گذر نہ کرونگا * لیکن ایک کام ہمارا ہی- اگر وہ اِس سے ہو سکا اور خیانت نکی اور بخوبی انجام دیا اور اِس اِمتحان مین پورا اُترا - تو مین قول و قرار کرتا ہون کہ زیادہ پادشاہ سے سلوک کرونگا- اور جو یہہ چاہیگا سو دونگا * مین نے ہاتھہ باندھہ کر التماس کیا - کہ اِس فدوی سے تابمقدور جو خدمت سرکار کی ہوسکیگی بہ سر و چشم بجالاویگا - اور اُس کو خوبی و دیانت داری اور ہوشیاری سے کریگا - اور اپنی سعادت دونون جہان کی سمجھیگا * فرمایا - کہ تو ابھی لڑکا ہی اِس واسطے باربار تاکید کرتا ہون - مبادا خیانت کرے اور آفت مین پڑے * مین نے کہا - خدا پادشاہ کے اقبال سے آسان کریگا - اور مین حتی المقدور کوشش کرونگا اور امانت حضور تک لے آؤنگا *

یہہ سُنکر ملک صادق نے مجھکو قریب بُلایا - اور ایک کاغذ دستکی سے نکال کر میرے تئین دکھلایا

اور کہا - یہہ جس شخص کی شبیہہ ہی اُسے
جہان سے جانے تلاش کرکے میري خاطر پیدا کرکے لا -
اور جس گھڑي تو اُس کا نام و نشان پاوے اور
سامنے جاوے - میري طرف سے بہت اِشتیاق ظاہر
کیجیو * اگر یہہ خدمت تجھ سے سرانجام ہوئي - تو جتني
توقُّع تجھے منظور ہی اُس سے زیادہ غور و پرداخت
کي جائیگي - و اِلاّ جیسا کریگا ویسا پاویگا * مین نے اُس
کاغذ کو جو دیکھا - ایک تصویر نظر پڑي کہ غش سا
آنے لگا - بزور مارے ڈر کے اپنے تئین سنبھالا اور کہا -
بہُت خوب - مین رُخصت ہوتا ہون - اگر خدا کو میرا بھلا
کرنا ہی تو بموجب حکم حضور کے مجھ سے عمل مین
آویگا * یہہ کہکر مبارک کو ہمراہ لیکر جنگل کي راہ لي *
گانو گانو بستي بستي شہر شہر ملک ملک پھرنے لگا - اور
ہر ایک سے اُس کا نام و نشان تحقیق کرنے *
کسو نے نہ کہا کہ ہان مین جانتا ہون - یا کسي سے مذکور
سُنا ہی * سات برس تک اُسي عالم مین حیراني
و پریشاني سہتا ہوا ایک نگر مین وارد ہوا - عمارت

عالی اور آباد - لیکن وہان کا ہر ایک مُتَنَفِّس اسم اعظم
پڑھتا تھا اور خدا کی عبادت بندگی کرتا تھا *
ایک اندھا ہندوستانی فقیر بھیک مانگتا نظر آیا -
لیکن کسو نے ایک کوڑی یا ایک نوالا ندیا * مجھے
تعجُّب آیا اور اُس کے اُوپر رحم کھایا - جیب مین سے
ایک اشرفی نکال کر اُس کے ہاتھہ مین دی * وہ لیکر بولا -
کہ ای داتا! خدا تیرا بھلا کرے - تو شاید مسافر ہی -
اِس شہر کا باشندہ نہین * مین نے کہا - فی الواقع سات
برس سے مین تباہ ہوا ہون - جس کام کو نکلا ہون
اُس کا سُراغ نہین ملتا - آج اِس بلد مین آپہونچا ہون *
وہ بوڑھا دُعائین دیکر چلا - مین اُسکے پیچھے لگ لیا *
باہر شہر کے ایک مکان عالیشان نظر آیا - وہ اُسکے
اندر گیا - مین بھی چلا - دیکھا تو جابجا عمارت گر پڑتی ہی
اور بے مرمّت ہو رہی ہی *
مین نے دل مین کہا - کہ یہہ محل لائق بادشاہون کے ہی -
جس وقت تیّاری اِسکی ہوگی کیا ہی مکان دل چسپ
بنا ہوگا! اور اب تو ویرانی سے کیا صورت بن رہی ہی!

پر معلوم نہین کہ اجاڑ کیون پڑا ہی - اور یہہ نابینا اِس محل مین کیون بستا ہی * وہ کورلاٹھي ٹیکتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک آواز آئي جیسے کوئي کہتا ہی - کہ ای باپ! خیر تو ہی؟ آج سویرے کیون پھرے آتے ہو؟ پیر مرد نے سنکر جواب دیا - کہ بیٹي! خدا نے ایک جوان مسافر کو میرے احوال پر مہربان کیا *

اُس نے ایک مُہر مُجھہ کو دي * بہت دنون سے پیٹ بھرکر اچّھا کھانا نہ کھایا تھا - سو گوشت - مصالح - گھي - تیل - آتا - لون مول لیا - اور تیري خاطر کپڑا جو ضرور تھا خرید کیا * اب اِس کو قطع کر - اور سیکر پہن - اور کھانا پکا - تو کھا پیکر اُس سخي کے حق مین دُعا دین * اگرچہ مطلب اُسکے دل کا معلوم نہین - پر خُدا دانا بینا ہی - ہم بے کسون کي دُعا قبول کرے * مین نے یہہ احوال اُسکي فاقہ کشي کا جو سُنا - بے اختیار جي مین آیا کہ بیس اشرفیان اور اُس کو دون - لیکن آواز کي طرف دھیان جو کیا - تو ایک عورت دیکھي کہ ٹھیک

وہ تصویر اُسی معشوق کی تھی * تصویر کو نکال کر مُقابل کیا - سرمو تفاوت نہ دیکھا * ایک نعرہ دل سے نکالا اور بے ہوش ہوا * مُبارک میرے تئیں بغل میں لیکر بیٹھا اور پنکھا کرنے لگا * مجھہ میں ذرا سا ہوش آیا - اُسی کی طرف تاک رہا تھا جو مُبارک نے پوچھا - کہ تم کو کیا ہو گیا ؟ ابھی منھہ سے جواب نہیں نکلا - وہ نازنین بولی - کہ ای جوان ! خدا سے ڈرا اور بیگانی استری پر نگاہ مت کر - حیا اور شرم سبکو ضرور ہی * اِس لیاقت سے گفتگو کی کہ میں اُس کی صورت اور سیرت پر محو ہو گیا - مُبارک میری خاطرداری بہت سی کرنے لگا - لیکن دل کی حالت کی اُس کو کیا خبر تھی ؟ لاچار میں پکارا - کہ ای خدا کے بندو اور اِس مکان کے رہنے والو ! میں غریب مُسافر ہوں - اگر اپنے پاس مجھے بلاؤ اور رہنے کو جگہہ دو - تو بڑی بات ہی * اُس اندھے نے نزدیک بُلایا اور آواز پہچان کر گلے لگا لیا - اور جہاں گلبدن بیٹھی تھی - اُس مکان میں لے گیا - وہ ایک کونے میں چھپ گئی *

اُس بوڑھے نے مجھہ سے پوچھا - کہ اپنا ماجرا کہہ - کہ کیون گھر بار چھوڑکر اکیلا پڑا پھرتا ہی - اور تجھے کس کی تلاش ہی؟ مین نے ملک صادق کا نام نہ لیا - اور وہان کا کچھہ ذکر مذکور نہ کیا - اِس طور سے کہا - کہ یہہ بے کس شہزادہ چین و ماچین کا ہی - چنانچہ میرے ولی نعمت ہنوز بادشاہ ہین * ایک سوداگر سے لاکھون روپے دیکر یہہ تصویر مول لی تھی - اُس کے دیکھنے سے ہوش آرام جاتا رہا - اور فقیر کا بھیس کرکر تمام دنیا چھان ماری - اب یہان میرا مطلب ملا ہی - سو تمھارا اختیار ہی *

یہہ سنکر اندھے نے ایک آہ ماری اور بولا - ای عزیز! میری لڑکی بڑی مصیبت مین گرفتار ہی - کِسو بشر کی مجال نہین کہ اِس سے نکاح کرے اور پھل پاوے * مین نے کہا - اُمیدوار ہون کہ مُفصّل بیان کرو * تب اُس مردِ عجمی نے اپنا ماجرا اِس طور سے ظاہر کیا - کہ سُن ای پادشاہ زادے! مین رئیس اور اکابر اِس کم بخت شہر کا ہون * میرے بزرگ

نام آور اور عالی خاندان تھے - حق تعالی نے یہہ بیٹی
مجھے عنایت کی * جب بالغ ہوئی تو اِسکی خوب صورتی
اور نزاکت اور سلیقے کا شور ہوا - اور سارے ملک مین
مشہور ہوا - کہ فلانے کے گھر مین ایسی لڑکی ہی
کہ اُس کے حسن کے مقابل خود پری شرمندہ ہی -
اِنسان کا تو کیا مُنہہ ہی کہ برابری کرے ؟ یہہ تعریف
اِس شہر کے شہزادے نے سُنی * غائبانہ بغیر دیکھے بھالے
عاشق ہوا - کھانا پینا چھوڑ دیا - اٹھوائی کھٹوائی
لیکر پڑا *

آخر پادشاہ کو یہہ بات معلوم ہوئی - میرے تئین
رات کو خلوت مین بُلایا - اور یہہ مذکور درمیان مین لایا -
اور مجھے باتون مین پھسلایا - حتّی کہ نسبت ناتا کرنے مین
راضی کیا * مین بھی سمجھا کہ جب بیتی گھر مین پیدا ہوئی
تو کسو نہ کسو سے بیاہی چاہیئے - پس اس سے
کیا بہتر ہی کہ بادشاہزادے سے منسوب کرون ؟
اِس مین بادشاہ بھی منّت وار ہوتا ہی * مین قبول کرکے
رُخصت ہوا - اُسی دن سے دونون طرف تیّاری بیاہ کی

ہونے لگی * ایک روز اچھی ساعت میں قاضی - مُنشی - عالم - فاضل - اکابر سب جمع ہوئے - نکاح باندھا گیا اور مہر مُعیّن ہوا * دُلہن کو بڑی دھوم دھام سے لے گئے * جب رسم رسومات کرکے فارغ ہوئے - نوشہ نے رات کو جب قصد سونے کا کیا - اُس مکان میں ایک شور غل ایسا ہوا کہ جو باہر لوگ چوکی میں تھے حیران ہوئے - دروازہ کوٹھری کا کھول کرچاہا دیکھیں کہ یہہ کیا آفت ہی * اندر سے ایسا بند تھا کہ کواڑ کھول نہ سکے * ایک دم میں وہ رونے کی آواز بھی کم ہوئی - پٹ کی چُول اُکھاڑ کر دیکھا کہ دُولہا کا سر کٹا ہوا پڑا تڑپتا ہی - اور دُولھن کے مُنہہ سے کف چلا جاتا ہی - اور اُسی مٹی لہو میں لتھڑی ہوئی بیحواس پڑی لوٹتی ہی *

یہہ قیامت دیکھہ کرسب کے ہوش جاتے رہے - ایسی خوشی میں یہہ غم ہوا * بادشاہ کو خبر پہنچی - سر پیٹتا ہوا دوڑا * تمام ارکان سلطنت کے جمع ہوئے - پر کسو کی عقل کام نہیں کرتی - کہ اِس احوال کو

دریافت کرے * نہایت کو پادشاہ نے اُس قلق کي
حالت مین حکم کیا - کہ اِس کم بخت بھوتني پیسري دُولھن کا
بھي سرکاٹ ڈالو * یہہ بات پادشاہ کي زبان سے جو نہین
نکلي - پھر ویسا ہي ہنگامہ برپا ہوا * پادشاہ ڈرا اور اپني
جان کے خطرے سے نکل بھاگا - اور فرمایا - کہ اِسے
محل سے باہر نکال دو * خواصون نے اِس لڑکي کو
میرے گھر مین پہنچا دیا * یہہ چرچا دُنیا مین مشہور ہوا -
جن نے سُنا حیران ہوا - اور شہزادے کے مارے
جانے کے سبب سے خود پادشاہ اور جتنے باشندے
اِس شہر کے ہین میرے دُشمنِ جاني ہوئے *

جب ماتم داري سے فراغت ہوئي اور چِہلُم ہو چکا *
پادشاہ نے ارکانِ دولت سے صلاح پوچھي - کہ اب
کیا کیا چاہیئے ؟ سبھون نے کہا - اور تو کچھہ ہو نہین
سکتا - پر ظاہر مین دل کي تسلّي اور صبر کے واسطے
اُس لڑکي کو اُسکے باپ سمیت مروا ڈالیئے - اور
گھربار ضبط کر لیجئے * جب میري یہہ سزا مقرّر رکي -
کوتوال کو حکم ہوا - اُسنے آکر چارون طرف سے میري

حویلي کو گھیر لیا - اور نرسنگا دروازے پر بجایا - اور چاہا کہ اندر گھسین اور پادشاہ کا حکم بجالاوین * غیب سے اینت پتھر ایسے برسنے لگے کہ تمام فوج تاب نہ لاسکي - اپنا سر مُنھہ بچا کر جدھر تدھر بھاگي - اور ایک آوازِ مُہیب پادشاہ نے محل میں اپنے کانون سُني - کہ کیون کم بختي آئي ہي - کیا شیطان لگا ہے ؟ بھلا چاہتا ہي تو اُس نازنین کے احوال کا مُتعرّض نہو - نہین تو جو کچھہ تیرے بیتے نے اُس سے شادي کرکر دیکھا ہي - تو بھي اُسکي دُشمني سے دیکھیگا - اب اگر اُنکو ستاویگا تو سزا پاویگا *

بادشاہ کو مارے دہشت کے تپ چڑھي - وونہین حکم کیا - کہ اِن بدبختون سے کوئي مزاحم نہو - کچھہ کہو نہ سنو - حویلي مین پڑے رہنے دو - اور ظلم اِنپر نہ کرو * اُس دن سے عامل باو بتاس جانکر دُعا تعویذ اور سیانے جنتر منتر کرتے ہین - اور سب باشندے اِس شہر کے اِسم اعظم اور قرآن مجید پڑھتے ہین * مدّت سے یہہ تماشا ہورہا ہي - لیکن اباتک کچھہ

اسرار معلوم نہین ہوتا - اور مجھے بھی ہرگز اِطّلاع نہین - مگر اِس لڑکی سے ایکبار پوچھا - کہ تُم نے اپنی آنکھون سے کیا دیکھا؟ یہہ بولی - کہ اور تو کچھہ مین نہین جانتی - لیکن یہہ نظر آیا کہ جسوقت میرے خاوند نے قصد سونے کا کیا - چھت پھٹ کر ایک تخت مُرصّع کا نکلا - اُس پر ایک جوان خوبصورت شاہانہ لباس پہنے بیٹھا تھا - اور ساتھہ بہت سے آدمی اہتمام کرتے ہوئے اُس مکان مین آئے - اور شہزادے کے قتل کے مُستعِد ہوئے * وہ شخص سردار میرے نزدیک آیا اور بولا - کیون جانی! اب ہم سے کہان بھاگوگی؟ اُنکی صورتین آدمی کی سی تھین - لیکن پاؤن بکریون کے سے نظر آئے * میرا کلیجا دھڑکنے لگا اور خوف سے غش مین آگئی - پھر مجھے کچھہ سُدھہ نہین کہ آخر کیا ہوا *

تب سے میرا یہہ احوال ہی کہ اِس ٹوٹے مکان مین ہم دونون جی پڑے رہتے ہین * پادشاہ کے غصّے کے باعث اپنے رفیق سب جُدا ہوگئے - اور مین گدائی کرنے جو نکلتا ہون - تو کوئی کوڑی نہین دیتا -

بلکہ دُکان پر کھڑے رہنے کے روادار نہین * اس کم بخت لڑکی کے بدن پر لتّا نہین کہ سر چھپاوے اور کھانے کو میسر نہین جو پیٹ بھر کھاوے * خدا سے یہہ چاہتا ہون کہ موت ہماری آوے - یا زمین پھاٹے اور یہہ ناشدنی سماوے - اِس جینے سے مرنا بھلا ہی * خدا نے شاید ہمارے ہی واسطے تُجھے بھیجا ہی - جو تو نے رحم کھا کر ایک مُہر دی - کھانا بھی مزیدار پکا کر کھایا - اور بیٹی کی خاطر کپڑا بھی بنایا * خدا کی درگاہ مین شُکر کیا اور تجھے دعا دی - اگر اِس پر آسیب جن یا پری کا نہوتا تو تیری خدمت مین لونڈی کی جگہہ دیتا اور اپنی سعادت جانتا * یہہ احوال اِس عاجز کا ہی - تو اُسکے درپے مت ہو اور اِس قصد سے درگذر *

یہہ سب ماجرا سُنکر مین نے بہت منت و زاری کی کہ مجھے اپنی فرزندی مین قبول کر - جو میری قسمت مین بدا ہوگا سو ہوگا * وہ پیر مرد ہرگز راضی نہوا * جب شام ہوئی اُس سے رُخصت ہو کر سرا مین آیا * مبارک نے کہا - لو شہزادے ! مُبارک ہو - خدا نے

اسباب تو درست کیا ہی - بارے یہہ محنت اکارت نہ گئی * مین نے کہا - آج کتنی خوشامد کی - پر وہ اندھا بے ایمان راضی نہین ہوتا - خدا جانے دیویگا یا نہین * پر میرے دل کی یہہ حالت تھی کہ رات کاتنی مُشکل ہوئی کہ کب صُبح ہو تو پھر جاکر حاضر ہون * کبھو یہہ خیال آتا تھا - اگر وہ مہربان ہو اور قبول کرے - تو مبارک صادق کی خاطر لیجائیگا * پھر کہتا - بھلا ہاتھہ تو آوے - مبارک کو منا وناکر مین عیش کرونگا * پھر جی مین یہہ خطرہ آتا کہ اگر مُبارک بھی قبول کرے - تو جنون کے ہاتھہ سے وہی نوبت میری ہوگی جو بادشاہزادے کی ہوئی - اور اِس شہر کا پادشاہ کب چاہیگا کہ اُسکا بیتنا مارا جائے اور دوسرا خوشی منائے *

تمام رات نیند اُچاٹ ہو گئی اور اِسی منصوبے کے اُلجھیڑے مین کتی * جب روز روشن ہوا مین چلا - چوک مین سے اچھے اچھے تھان پوشاکی اور گوتاکناری اور میوۂ خشک و تر خرید کرکے اُس بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا * نہایت خوش ہوکر بولا - کہ سبکو اپنی جان

سے زیادہ کچھہ عزیز نہیں - پر اگر میری جان بھی تیرے کام آوے تو دریغ نکروں - اور اپنی بیٹی ابھی تیرے حوالے کروں - لیکن یہی خوف آتا ہی کہ اِس حرکت سے تیری جان کو خطرہ نہو - کہ یہہ داغ لعنت کا میرے اُوپر تاقیامت رہے * مَین نے کہا - اب مَین اِس بستی مَین بیکس واقع ہوں - اور تم میرے دین دُنیا کے باپ ہو - مَین اِس آرزو مَین مُدّت سے کیا کیا تباہی اور پریشانی کھینچتا ہوا اور کیسے کیسے صدمے اُٹھاتا ہوا یہاں تک آیا - اور مطلب کا بھی سُراغ پایا * خدا نے تمھین بھی مہربان کیا - جو بیاہ دینے پر رضامند ہوئے - لیکن میرے واسطے آگا پیچھا کرتے ہو * ذرا مُنصف ہو کر غور فرماؤ تو کہ عشق کی تلوار سے سر بچانا اور اپنی جان کو چھپانا کس مذہب مَین دُرست ہی ؟ ہرچہ باداباد - مَین نے سب طرح اپنے تئین برباد دیا ہی * معشوق کے وصال کو مَین زندگی سمجھتا ہوں * اپنے مرنے جینے کی مُجھے کچھہ پروا نہین - بلکہ اگر نااُمید ہونگا تو بن اجل مارا جاؤنگا - اور تمھارا قیامت مَین دامن گیر ہونگا *

غرض اِس گُفت و شنید اور ہان ناہین قریب ایک مہینے کے خوف و رجا مین گُذرا - ہر روز اُس بُزرگ کی خدمت مین دوڑا جاتا - اور خوشامد بر آمد کیا کرتا * اِتّفاقًا وہ بوڑھا کاہِل ہوا - مین اُسکی بیمار داری مین حاضر رہا - ہمیشہ قارورہ حکیم پاس لیجاتا - جو نُسخہ لکھہ دیتا اُسے ترکیب سے بنا کر پلاتا - اور شُوربا اور غذا اپنے ہاتھہ سے پکا کر کوئی نِوالہ کِھلاتا * ایک دن مہربان ہوکر کہنے لگا - ای جوان ! تو بڑا ضدّي ہی - مین نے ہرچند ساري قباحتین کہہ سنائین - اور منع کرتا ہون کہ اِس کام سے باز آؤ - جي ہی تو جہان ہی - پر خواہ مخواہ کوئے مین گرا چاہتا ہی * اچھا آج اپني لڑکي سے تیرا مذکور کرونگا - دیکھون وہ کیا کہتي ہی * یا قُدرۃ اللّٰہ ! یہہ خوش خبري سُنکر مین ایسا پھولا کہ کپڑون مین نہین سمایا - آداب بجا لایا اور کہا - کہ اب آپ نے میرے جینے کي فکر کي * رخصت ہوکر مکان پر آیا اور تمام شب مُبارک سے یہي ذکر مذکور رہا - کہان کي نیند اور کہان کي بھوکھ ؟ * صبح کو نور کے وقت پھر جاکر موجود ہوا - سلام کیا *

فرمانے لگا - کہ لو اپنی بیٹی ہم نے تمکو دی - خدا مُبارک کرے - تم دونوں کو خدا کے حِفظ و امان میں سونپا - جب تک میرے دم میں دم ہی میری آنکھوں کے سامنے رہو - جب میری آنکھہ مُند جائیگی جو تمھارے جی میں آویگا سو کیجیو - مختار ہو *

کتنے دن پیچھے وہ مرد بزرگ جان بحق تسلیم ہوا * رو پیٹ کر تجہیز تکفین کیا * بعد تیجے کے اُس نازنین کو مُبارک ڈولی کرکر کاروان سرا میں لے آیا - اور مجھہ سے کہا - کہ یہہ امانت مالک صادق کی ہی - خبردار! خیانت نہ کیجیو - اور یہہ محنت مشقّت برباد نہ دیجیو * میں نے کہا - کہ ای کاکا! مالک صادق یہاں کہاں ہی؟ دل نہیں مانتا - میں کیونکر صبر کرون؟ جو کچھہ ہو سو ہو - جیئون یا مرون - اب تو عیش کرلون * مبارک نے دق ہوکر ڈانٹا - کہ لڑکپن نہ کرو - ابھی ایک دَم میں کُچھہ کا کُچھہ ہوجاتا ہی - مالک صادق کو دور جانتے ہو - جو آسکا فرمانا نہیں مانتے ہو؟ اُسنے چلتے وقت پہلے ہی اونچ نیچ سب سمجھادی ہی - اگر اُسکے کہنے پر رہو گے -

اور صحیح سلامت اُسکو وہان تک لیجاوگے - تو وہ بھي پادشاہ ہی - شاید تمھاري محنت پر توجّہ کرکے تمھین کو بخش دیوے - تو کیا اچّھي بات ہووے - پایت کي پایت رہے اور میت کا میت ہاتھہ لگے *

بارے اُسکے ڈرانے اور سمجھانے سے مین حیران ہوکر چپکا ہورہا - دوسانڈنیان خرید کین - اور کجاوون پر سوار ہوکر ملک صادق کے ملک کي راہ لي * چلتے چلتے ایک میدان مین آواز غُل شور کي آنے لگي - مُبارک نے کہا - شُکر خدا کا ہماري محنت نیک لگي - یہہ لشکر جنون کا آپہنچا * بارے مُبارک نے اُنسے مِل جُل کرپوچھا - کہ کہان کا اِرادہ ہی ؟ وہ بولے - کہ پادشاہ نے تمھارے اِستقبال کے واسطے ہمین تعینات کیا ہی - اب تمھارے فرمانبردار ہین - اگر کہو تو ایک دم مین روبرو لے چلین * مبارک نے کہا - دیکھو کن کن محنتون سے خدا نے پادشاہ کے حضور مین سرخ رو کیا - اب جلدي کیا ضرور ہی ؟ اگر خدانخواستہ کچھہ خلل ہوجاوے - تو ہماري محنت اکارت ہوا ور جہان پناہ کي غصّہي مین

پڑتین * سبھون نے کہا - کہ اسکے تم مُختار ہو - جس طرح
جی چاہے چلو * اگرچہ سب طرح کا آرام تھا پر رات دن
چلنے سے کام تھا *

جب نزدیک جا پہونچا - مین مبارک کو سوتا دیکھکر
اُس نازنین کے قدمون پر سر رکھہ کر اپنے دل کی
بیقراری اور مالک صادق کے سبب سے لاچاری
نہایت مِنّت و زاری سے کہنے لگا - کہ جس روز سے
تمھاری تصویر دیکھی ہی - خواب و خورش اور آرام
مین نے اپنے اُوپر حرام کیا ہی - اب جو خدا نے یہہ دن
دکھایا - تو محض بیگانہ ہو رہا ہون * فرمانے لگی - کہ میرا بھی
دل تمھاری طرف مائل ہی - کہ تم نے میری خاطر
کیا کیا ہرج مرج اُٹھایا اور کن کن مشقّتون سے
لے آئے ہو - خدا کو یاد کرو اور مُجھے بھول نہ جائیو - دیکھو تو
پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی * یہہ کہکر ایسی
بے اختیار ڈاڑھہ مار کر روئی کہ ہچکی لگ گئی *
اِدھر میرا یہہ حال - اُدھر اُسکا وہ احوال *
اِس مین مبارک کی نیند ٹوٹ گئی - وہ ہم دونون

مشتاقون کا رونا دیکھکر رونے لگا اور بولا - خاطرجمع رکھو - ایک روغن میرے پاس ہی - اُس کا بدن کے بدن مین مَل دونگا - اُسکی بو سے ملک صادق کا جی ہٹ جائیگا - غالب ہی کہ تمھین کو بخش دے *

مبارک سے یہہ تدبیر سُنکر دلکو ڈھارس ہوگئی - اُسکے گلے سے لگ کر لاڈ کیا اور کہا - ای داوا! اب تو میرے باپ کی جگہہ ہی * تیرے باعث میری جان بھی بچی - اب بھی ایسا کام کر جس مین میری زندگانی ہو - نہین تو اِس غم مین مرجاؤنگا * اُسنے ڈھیرسی تسلّی دی * جب روز روشن ہوا - آواز جنون کی معلوم ہونے لگی - دیکھا تو کئی خواص ملک صادق کی آئی ہین - اور دوسرے پاؤ بھاری ہمارے لیئے لائی ہین - اور ایک چوڈول موتیون کی توڑی ہوئی اُنکے ساتھہ ہی * مُبارک نے اُس نازنین کو وہ تیل مَل دیا اور پوشاک پہنا بناو کرواکر ملک صادق کے پاس لیچلا * پادشاہ نے دیکھکر مُجھے بہت سرفراز کیا اور عزّت و حرمت سے بٹھایا - اور فرمانے لگا - کہ تجھہ سے مین

ایسا سلوک کرونگا - کہ کسو نے آج تک کسو سے نکیا ہوگا * پادشاہت تو تیرے باپ کی موجود ہی - علاوہ اب تو میرے بیٹے کی جگہہ ہوا * یے توجہ کی باتین کررہا تھا - اِتنے مین وہ نازنین بھی روبرو آئی - اُسکی روغن کی بو سے یک بیک دماغ پراگندہ ہوا - اور حال بے حال ہو گیا - تاب اُس باس کی نہ لاسکا - اُٹھکر باہر چلا گیا - اور ہم دونون کو بُلوایا اور مبارک کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا - کہ کیون جی! خوب شرط بجا لائے! مین نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر خیانت کروگے تو خفگی مین پڑوگے * یہہ بو کیسی ہی؟ اب دیکھو تمھارا کیا حال کرتا ہون *

پھر میری طرف آنکھین نکال کے گھورا اور کہنے لگا - یہہ تیرا کام ہی! اور طیش مین آکر مُنہہ سے بُرا بھلا بکنے لگا * اُسوقت اُسکے بت کھاؤ سے یون معلوم ہوتا تھا کہ شاید جان سے مجھے مروا ڈالیگا * جب مین نے اُسکے بُشرے سے یہہ دریافت کیا - اپنے جی سے ہاتھہ دھو کرا ور جان کھو کر سر غلاف مُبارک کی کمر سے کھانیچ کر ملک صادق کی توند مین ماری * چھُری کے

لگتے ہی نہو ڑا اور چھوٹا - میں نے حیران ہو کر جانا کہ مُقرّر مَر گیا * پھر اپنے دل میں خیال کیا کہ زخم تو ایسا کاری نہیں لگا - یہہ کیا سبب ہوا ؟ میں کھڑا دیکھتا تھا کہ وہ زمین پر لوٹ لات گیند کی صورت بن کر آسمان کی طرف اُڑ چلا * ایسا بلند ہوا کہ آخر نظروں سے غائب ہو گیا - پھر ایک پل کے بعد بجلی کی طرح کڑکتا اور غُصّے میں کچھہ بے معنی بکتا ہوا نیچے آیا اور مجھے ایک لات ماری کہ میں تیورا کر چاروں شانے چِت گر پڑا اور جی ڈوب گیا * خدا جانے کتنی دیر میں ہوش آیا - آنکھیں کھول کر جو دیکھا تو ایک ایسے جنگل میں پڑا ہوں کہ جہاں سوائے کیکڑ اور تینتی اور جھڑبیری کے درختوں کے کچھہ اور نظر نہیں آتا - اب اُس گھڑی عقل کچھہ کام نہیں کرتی کہ کیا کروں اور کہاں جاؤں ! نا اُمیدی سے ایک آہ بھر کر ایک طرف کی راہ لی * اگر کہیں کوئی آدمی کی صورت نظر پڑتی تو ملک صادق کا نام پوچھتا * وہ دیوانہ جانکر جواب دیتا - کہ ہم نے تو اُسکا نام بھی نہیں سنا *

ایک روز پہاڑ پر جا کر مین نے بھي ارادہ کیا کہ اپنے تئین گرا کر ضایع کرون - جون مستعد گرنے کا ہوا وہي سوار صاحب ذو الفقار برقع پوش آ پہنچا اور بولا - کیون تو اپني جان کھوتا ہی؟ آدمي پر دکھہ درد سب ہوتا ہی - اب تیرے برے دن گئے اور بھلے دن آئے - جلد روم کو جا - تین شخص ایسے ہي آگے گئے ہیں - اُنسے ملاقات کر اور وہان کے سلطان سے مل - تم پانچون کا مطلب ایک ہي جگہہ ملیگا * اِس فقیر کي سیر کا یہہ ماجرا ہی جو عرض کیا * بارے بشارت سے مولا مشکل کشا کي مرشدون کے حضور مین آ پہنچا ہون - اور بادشاہ ظلّ اللہ کي بھي ملازمت حاصل ہوئي - چاہیئے کہ سب کي خاطر جمع ہو *

یے باتین چار درویش اور پادشاہ مین ہو رہین تھین کہ اِتنے مین ایک محلّي بادشاہ کے محل مین سے دوڑا آیا اور مبارک بادکي تسلیمین پادشاہ کے حضور بجا لایا اور عرض کي - کہ اس وقت شاہزادہ پیدا ہوا کہ آفتاب و مہتاب اُس کے حسن کے روبرو شرمندہ ہین * پادشاہ

نے متعجب ہو کر پوچھا - کہ ظاہر مین تو کسي کو حمل نہ تھا - پھر آفتاب کس کے برجِ حمل سے نمود ہوا ؟ اُسنے التماس کیا - کہ ماہ رو خواص - جو بہت دنون سے غضبِ پادشاہي مین پرتي تھي - بیکسون کي مانند ایک کونے مین رہتي تھي - اور مارے ڈر کے اُسکے نزدیک کوئي نجاتا نہ احوال پوچھتا تھا - اُسپر یہہ فضلِ الہي ہوا کہ چاند سا بیٹا اُسکے پیٹ سے پیدا ہوا *

پادشاہ کو ایسي خوشي حاصل ہوئي کہ شاید شادي مرگ ہو جاوے * چارون فقیرون نے بہت دُعا دي - کہ بھلا بابا! تیرا گھر آباد رہے اور اُسکا قدم مُبارک ہو - تیرے سائے کے تلے بوڑھا بڑا ہو * پادشاہ نے کہا - یہہ تمھارے قدم کي برکت ہي - و الاّ اپنے تو نشان گمان مین بھي یہہ بات نہ تھي - اجازت ہو تو جاکر دیکھون * درویشون نے کہا - بسم اللہ سدھاریئے * پادشاہ محل مین تشریف لے گئے - شاہزادے کو گود مین لیا اور شکر پروردگار کي جناب مین کیا - کلیجا ٹھنڈا ہوا * وونہین چھاتي سے لگائے ہوئے لا کر فقیرون کے قدمون پر ڈالا * درویشون

نے دُعائین پڑھکر جھاڑ پھونک دیا * پادشاہ نے جشن کي تیّاري کي - دوہري نوبتین جھڑنے لگین - خزانے کا مُنہہ کھول دیا - داد و دہش سے ایک کوڑي کے مُحتاج کو لکھہ پتي کردیا - ارکانِ دولت جتنے تھے سب کو دوچند جاگیر و منصب کے فرمان ہوگئے * جتنا لشکر تھا اُنھین پانچ برس کي طلب اِنعام ہوئي * مشایخ اور اکابر کو مددِ معاش اور التمغا عِنایت ہوا - بے نواؤن کے میتے اور تکر گداؤن کے چھاے اشرفي اور روپیون کي کھچڑي سے بھردیئے - اور تین برس کا خزانہ رعیّت کو معاف کیا - جو کچھہ بووین جو تین دونون حصے اپنے گھرون مین اُٹھالیجائین *

تمام شہر مین ہزاري بزاري کے گھرون مین جہان دیکھو وہان تھئي تھئي ناچ ہورہاہي - مارے خوشي کے ہر ایک ادني اعلی پادشاہِ وقت بن بیٹھا * عین شادي مین ایکبارگي اندرونِ محل سے رونے پیٹنے کا غُل اُٹھا - خواصین اور ترکنیان اور اُردابیگنیان اور محلّي خوجے سر مین خاک ڈالتے ہوئے باہر نکل آئے

اور پادشاہ سے کہا - کہ جسوقت شاہزادے کو نہلا دُھلا کر دائی کی گود میں دیا - ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور دائی کو گھیر لیا * بعد ایک دم کے دیکھیں تو اُسکا بے ہوش پڑی ہی - اور شاہزادہ غایب ہو گیا * یہہ کیا قیامت توٹی ! بادشاہ یہہ تعجبات سُنکر حیران ہو رہا - اور تمام ملک میں واویلا پڑی * دو دن تک کسو کے گھر ہانڈی نہ چڑھی - شہزادے کا غم کھاتے اور اپنا لہو پیتے تھے - غرض زندگانی سے لاچار تھے جو اِسطرح جیتے تھے *

جب تیسرا دن ہوا - وہی بادل پھر آیا اور ایک پنگھوڑا جڑاؤ موتیون کی توڑ پڑی ہوئی لایا * اُسے محل میں رکھکر آپ ہوا ہُوا * لوگون نے شاہزادے کو اُس میں انگوٹھا چوستے ہوئے پایا * پادشاہ بیگم نے جلدی بلائیں لیکر ہاتھون میں اُٹھا چھاتی سے لگایا - دیکھا تو کُرتا آب روان کا موتیون کا دردامن ٹکا ہوا گلے میں ہی - اور اُسپر شاو کا تمامی کا پہنایا ہی اور ہاتھ پاؤن میں کھڑوے مُرصّع کے اور گلے میں ہیکل نورتن کی پڑی ہی - اور جُھنجُھنا چُسنی چٹے بٹّے جڑاؤ دھرے ہیں * سب

مارے خوشی کے واری پھیری ہونے لگین - اور دعائین دینے لگین - کہ تیری مان کا پیٹ ٹھنڈا رہے اور تو بوڑھا آڑھا ہو *

پادشاہ نے ایک بڑا محل نیا تعمیر کروا کر اور فرش بچھوا اُس مین درویشون کو رکھا * جب سلطنت کے کام سے فراغت ہوتی تب آبیٹھتے - اور سب طرح سے خدمت اور خبرگیری کرتے - لیکن ہر چاند کی نوچندی جُمعرات کو وہی پارۂ ابر آتا - اور شہزادے کو لے جاتا * بعد دو دن کے تُحفہ کھلونے اور سوغاتین ہر ایک ملک کی اور ہر ایک قسم کی شہزادے کے ساتھ لے آتا - جنکے دیکھنے سے عقل اِنسان کی حیران ہوجاتی * اِسی قاعدے سے پادشاہزادے نے خیریت سے ساتوین برس مین پاؤن دیا * عین سالگرہ کے روز پادشاہ آزادبخت نے فقیرون سے کہا - سائین اللہ ! کچھ معلوم نہین ہوتا کہ شہزادے کو کون لیجاتا ہی - اور پھر دے جاتا ہی - بڑا تعجب ہی - دیکھئیے انجام اِس کا کیا ہوتا ہی * درویشون نے کہا -

ایک کام کرو - ایک شُقّۂ شوقیہ اس مضمون کا لکھہ کر شہزادے کے گہوارے میں رکھدو - کہ تمھاری مہربانگی اور محبت دیکھکر اپنا بھي دل مشتاق ملاقات کا ہوا ہی - اگر دوستي کي راہ سے اپنے احوال کي اطّلاع دیجیئے تو خاطرجمع ہو اور حیراني بارکاں دفع ہو * پادشاہ نے موافق صلاح درویشون کے افشاني کاغذ پر ایک رُقعہ اُسي عبارت کا ترقیم کیا اور مہدِ زرّین مین رکھہ دیا *

شہزادہ بموجب قاعدۂ قدیم کے غائب ہوا - جب شام ہوئي آزادبخت درویشون کے بِسترون پر آکر بیٹھے اور کلمہ کلام ہونے لگا * ایک کاغذ لپٹا ہوا پادشاہ کے پاس آپڑا - کھول کر پڑھا - تو جواب اُسي شُقّے کا تھا - یہي دو سطرین لکھي تھین - کہ ہمین بھي اپنا مشتاق جانیئے - سواري کے لیئے تخت جاتا ہی - اِس وقت اگر تشریف لائیے تو بہتر ہی - باہم مُلاقات ہوتے سب اسباب عیش و طرب کا مہیّا ہی - صاحب ہي کي جگہہ خالي ہی * پادشاہ آزادبخت درویشون کو ہمراہ لیکر تخت پر بیٹھے - وہ تخت حضرت سُلیمان کے تخت کي

مانند ہوا پر چلا * رفتہ رفتہ ایسے مکان پر جا اُترے کہ عمارتِ عالیشان اور تیاری کا سامان نظر آتا ہی - لیکن یہہ معلوم نہین ہوتا کہ یہان کوئی ہی یا نہین * اِتنے مین کسو نے ایک ایک سلائی سُلیمانی سُرمے کی اُن پانچون کی آنکھون مین پھیردی * دو دو بوندین آنسو کی ٹپک پڑین - پریون کا اکھاڑا دیکھا کہ اِستقبال کی خاطر گُلاب پاشین لیئے ہوئے اور رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے کھڑا ہی *

آزاد بخت آگے چلے - تو دو رویہ ہزارون پریزاد مؤدّب کھڑے ہین - اور صدر مین ایک تخت زُمُرّد کا دھرا ہی - اُس پر ملک شہپال شاہرخ کا بیٹا تکیہ لگائے بڑے تُزک سے بیٹھا ہی - اور ایک پریزاد لڑکی روبرو بیٹھی شہزادۂ بختیار کے ساتھ کھیل رہی ہی - اور دونون بغل مین کُرسیان اور صندلیان قرینے سے بچھی ہین - اُن پر عُمدہ پریزاد بیٹھے ہین * ملک شہپال باوشاہ کو دیکھتے ہی سرو قد اُٹھا اور تخت سے اُترکر بغل گیر ہوا اور ہاتھہ پکڑے اپنے برابر تخت

پر لاکر بٹھایا - اور بڑے تپاک اور گرم جوشی سے باہم گفتگو ہونے لگی * تمام روز ہنسی خوشی کھانے اور میوے اور خوشبوؤن کی ضیافت رہی - اور راگ رنگ سُناکیئے * دوسرے دن جب پھر دونون بادشاہ جمع ہوئے - شہبال نے بادشاہ سے درویشون کے ساتھہ لانے کی کیفیت پوچھی *

بادشاہ نے چارون بے نواؤن کا ماجرا جو سُناتھا مفصّل بیان کیا اور سفارش کی اور مدد چاہی - کہ اِنھون نے اِتنی محنت اور مُصیبت کھینچی ہی - اب صاحب کی توجّہ سے اگر اپنے مقصد کو پہنچین تو ثوابِ عظیم ہی - اور مخلص بھی تمام عُمر شکر گُذار رہیگا - آپ کی نظرِ توجّہ سے اِن سب کا بیڑا پار ہوتا ہی * ملک شہبال نے سُنکر کہا - بسرو چشم - مین تمھارے فرمانے سے قاصر نہین * یہہ کہکر نگاہِ گرم سے دیؤن اور پریون کی طرف دیکھا - اور بڑے بڑے جن جو جہان سردار تھے اُن کو نامے لکھے - کہ اِس فرمان کے دیکھتے ہی اپنے تئین حضورِ پرنُور مین حاضر کرو - اگر کسی کے آنے مین توقّف

ہوگا- تو اپني سزا پاویگا اور پکڑا ہوا آویگا- اور آدم زاد خواہ عورت خواہ مرد جس کے پاس ہو اُسے اپنے ساتھ لیئے آوے * اگر کوئي پوشیدہ کر رکھیگا اور ثاني الحال ظاہر ہوگا- تو اُس کا زن و بچہ کولھو مین پیرا جائیگا اور اُسکا نام و نشان باقي نرہیگا *

یہہ حکم نامہ لیکر دیو چارون طرف متعیّن ہوئے *
یہان دونون بادشاہون مین صُحبت گرم ہوئي اور باتین اختلاط کي ہونے لگین * اُس مین ملک شہبال درویشون سے مُخاطِب ہوکر بولا- کہ اپنے تئین بھي بڑي آرزو لڑکے ہونے کي تھي- اور دل مین یہہ عہد کیا تھا کہ اگرخدا بیٹا دے یا بیٹي- تو اُس کي شادي بني آدم کے بادشاہ کے یہان جو لڑکا پیدا ہوگا اُس سے کرونگا * اِس نیّت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ پادشاہ بیگم پیٹ سے ہین * بارے دن اور گھڑیان اور مہینے گنتے گنتے پورے دن ہوئے- اور یہہ لڑکي پیدا ہوئي * موافق وعدے کے تلاش کرنے کے واسطے عالم جنّات کو مین نے حکم کیا- کہ چاردانگ دُنیا مین جُستجو کرو- جس پادشاہ یا شہنشاہ کے

یہان فرزند پیدا ہوا ہو اُسکو بہ جنس اِحتیاط سے جلد اُٹھا کر لے آؤ* وہ نہین بموجب فرمان کے پریزاد چارون سمت پراگندہ ہوئے - بعد دیر کے اِس شہزادے کو میرے پاس لے آئے*

مین نے شکر خدا کا کیا - اپنی گود مین لے لیا - اپنی بیٹی سے زیادہ اُسکی محبّت میرے دل مین پیدا ہوئی* جی نہین چاہتا کہ ایک دم نظرون سے جدا کرون - لیکن اِس خاطر بھیج دیتا ہون - کہ اُسکے ماباپ نہ دیکھینگے تو اُنکا کیا احوال ہوگا* لہذا ہر مہینے مین ایک بار منگا لیتا ہون - اور کئی دن اپنے نزدیک رکھکر پھر بھیج دیتا ہون* اِنشاء اللہ تعالیٰ اب ہمارے تمھارے مُلاقات ہوئی - اُسکی کتخدائی کر دیتا ہون - موت حیات سب کو لگی پڑی ہی - بھلا جیتے جی اُنکا سہرا دیکھہ لین*

پادشاہ آزادبخت نے یہہ باتین ملک شہبال کی سنکر اور اُسکی خوبیان دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے اور بولے - پہلے ہم کو شہزادے کے غایب ہوجانے اور

پھر آنے سے عجب عجب طرح کے خطرے دل مین آتے تھے- لیکن اب صاحب کی گفتگو سے تسلّی ہوئی * یہہ بیٹا اب تمھارا ہی- جس مین تمھاری خوشی ہو سو کیجئے * غرض دونون بادشاہون کی صُحبت مانند شکر و شیر کے رہتی اور عیش کرتے * دس پانچ دن کے عرصے مین بڑے بڑے پادشاہ گلستانِ اِرم کے اور کوہستان کے اور جزیرون کے (جنکی طلب کی خاطر لوگ تعینات ہوئے تھے) سب آکر حضور مین حاضر ہوئے* پہلے ملک صادق سے فرمایا- کہ تیرے پاس جو آدم زاد ہی حاضر کر* اُس نے نپٹ غم و غصّہ کھا کر لاچار اُس گُلعزار کو حاضر کیا - اور ولایتِ عُمّان کے پادشاہ سے شہزادی جن کی (جسکے واسطے شہزادہ ملک نیم روز کا گاو سوار ہو کر سودائی بنا تھا) مانگی * اُسنے بھی بہت سی عذر معذرت کرکے حاضر کی * جب پادشاہ فرنگ کی بیٹی اور بہزاد خان کو طلب کیا- سب مُنکر پاک ہوئے اور حضرت سلیمان کی قسم کھانے لگے *

آخر دریاے قُلزم کے پادشاہ سے جب پوچھنے کی

نوبت آئي - تو وہ سر نیچا کرکے چپ ہو رہا * ملک شہبال نے اُسکي خاطر کي - اور قسم دي اور اُمیدوار سرفرازي کا کیا اور کچھہ دھونس دھڑکا بھي دیا * تب وہ بھي ہاتھہ جوڑ کر عرض کرنے لگا - کہ پادشاہ سلامت! حقیقت یہہ ہی کہ جب پادشاہ اپنے بیٹے کے استقبال کي خاطر دریا پر آیا - اور شہزادے نے مارے جلدي کے گھوڑا دریا مین ڈالا - اِتّفاقاً مین اُس روز سیر و شکار کي خاطر نکلا تھا * اُس جگہہ میرا گذر ہوا - سواري کھڑي کرکے یہہ تماشا دیکھہ رہا تھا - اِس مین شہزادي کو بھي گھوڑي دریا مین لے گئي * میري نگاہ جو اسپر پڑي دل بے اختیار ہوا - پریزادون کو حکم کیا کہ شہزادي کو بمعہ گھوڑي لے آؤ * اُسکے پیچھے بہزاد خان نے گھوڑا پھینکا - جب وہ بھي غوطے کھانے لگا اُس کي دلاوري اور مردانگي پسند آئي - اُسکو بھي ہاتھون ہاتھہ پکڑ لیا * اُن دونون کو لیکر مین نے سواري پھیري - سو وے دونون صحیح سلامت میرے پاس موجود ہین * یہہ احوال کہکر دونون کو روبرو بلایا اور سلطان

شام کي شهزادي کي تلاش بهت کي - اور سبهون سے بسختي و ملايمت استفسار کيا - ليکن کسو نے حامي نه بهري اور نه نام و نشان بتايا * تب ملک شهبال نے فرمايا - که کوئي پادشاه يا سردار غير حاضر بهي هي يا سب آچکے ؟ جنون نے عرض کي - که جهان پناه ! سب حضور مين آئے هين - مگر ايک مسلسال جادو (جسنے کوه قاف کے پردے مين ايک قلعه جادو کے علم سے بنايا هي) وه اپنے غرور سے نهين آيا هي - اور هم غلامون کو طاقت نهين جو بزور اسکو پکڑ لاوين - وه بڑا اقلب مکان هي - اور وه خود بهي بڑا شيطان هي *

يهه سنکر ملک شهبال کو طيش آيا - اور لڑائي کي فوج جنون اور عفريتون اور پريزادون کي تعينات کي اور فرمايا - اگر راستي مين اس شهزادي کو ساتهه ليکر حاضر هو فبها - و الا اس کو زير و زبر کرکے مشکين باندهه کر لے آؤ - اور اس کے گڑهه اور ملک کو نيست نابود کرکے گدهے کا هل پهروا دو * وهين حکم هوتے هي ايسي کتني فوج روانه هوئي که ايک آدهه دن کے عرصے مين

وے جوش خروش والے سرکش کو حلقہ بگوش کر کے پکڑ لائے - اور حضور میں دست بستہ کھڑا کیا * ملک شہپال نے ہر چند سرزنش کر کر پوچھا - لیکن اُس مغرور نے سواے نا کے ہان نکی * نہایت کو غُصّے ہو کر فرمایا - کہ اِس مردود کے بند بند جدا کرو - اور کھال کھینچ کر بُھس بھرو - اور پریزادون کے لشکر کو تعیّن کیا کہ کوہ قاف میں جا کر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر پیدا کرو * وہ لشکر مُتعیّنہ شہزادي کو بھي تلاش کر کے لے آیا - اور حضور مین پہنچایا * اُن سب اسیرون نے اور چارون فقیرون نے ملک شہپال کا حکم اور اِنصاف دیکھہ کر دعائین دین اور شاد ہوئے - بادشاہ آزاد بخت بھي بہت خوش ہوا * تب ملک شہپال نے فرمایا - کہ مردون کو دیوان خاص مین اور عورتون کو پادشاہي محل مین داخل کرو - اور شہر مین آئینہ بندي کا حکم کرو اور شادي کي تیاري جلدي ہو * گویا حکم کي دیر تھي *

ایک روز نیک ساعت اور مبارک مہورت دیکھکر شہزادہ بختیار کا عقد اپني بیٹي روشن اختر سے

باندھا - اور خواجہ زادۂ یمن کو دمشق کي شہزادي سے بیاہا - ملک فارس کے شہزادے کا نکاح بصرے کي شہزادی سے کر دیا - اور عجم کے پادشاہزادے کو فرنگ کي ملکہ سے منسوب کیا - اور نیم روز کے پادشاہ کي بیٹي کو بہزاد خان کو دیا - اور شہزادہ نیم روز کو جن کي شہزادي حوالے کي - اور چین کے شہزادے کو اُس پیر مرد عجمي کي بیٹي سے (جو ملک صادق کے قبضے میں تھي) کتخدا کیا * ہر ایک نامراد بدولت ملک شہبال کي اپنے مقصد اور مراد کو پہنچا * بعد اُسکے چالیس دن تک جشن فرمایا - اور عیش و عشرت میں رات دن مشغول رہے *

آخر ملک شہبال نے ہر ایک پادشاہ زادے کو تحفہ اور سوغاتیں اور مال اسباب دے دے کر - اپنے اپنے وطن کو رخصت کیا * سب بہ خوشي و خاطر جمعي روانہ ہوئے - اور بہ خیر و عافیت جا پہنچے اور پادشاہت کرنے لگے * مگر ایک بہزاد خان اور خواجہ زادہ یمن کا اپني خوشي سے بادشاہ آزاد بخت کي

رفاقت مین رہے * آخر یمن کے خواجہ زادے کو خان سامان اور بہزاد خان کو میر بخشی شہزادہ صاحب اقبال یعنے بختیار کی فوج کا کیا * جب تک جیتے رہے عیش کرتے رہے *

الہی! جس طرح یہہ چارون درویش اور پانچوان پادشاہ آزاد بخت اپنی مراد کو پہنچے - اِسی طرح ہر ایک نامراد کا مقصدِ دلی اپنے کرم اور فضل سے بر لا - بہ طفیل پنجتنِ پاک - دوآزدہ امام - چہاردہ معصوم (علیہم الصلواۃ والسلام) کے - آمین یا اِلہ العالمین *

خاتمۂ کتاب مین

جب یہہ کتاب فضلِ اِلہی سے اختتام کو پہنچی - جی مین آیا کہ اِسکا نام بھی ایسا رکھون کہ اُسی مین تاریخ نکلے * جب حساب کیا تو بارہ سو پندرہ ہجری کے آخر سال مین کہنا شروع کیا تھا * باعث عدم فرصت کے بارہ سو سترہ سن کی اِبتدا مین انجام ہوئی * اِس

فکر مین تھا کہ دل نے کہا - باغ و بہار اچھا نام ہی - ہم نام و ہم تاریخ اِس مین نکلتي ہی - تب مین نے یہي نام رکھا * جو کوئي اِسکو پڑھیگا گویا باغ کي سیر کریگا - بلکہ باغ کو آفت خزان کي بھي ہی - اور اِس کو نہین - یہہ ہمیشہ سرسبز رہیگا *

تمام شد